باسمہ تعالیٰ شانہ

چونکہ بعد از وفات سرکار میرزا محمد حسن شیرازی اعلی اللہ مقامہ مرجع اکثر خواص عراق و عجم مسائل تقلیدیہ مین سرکار شریعت مدار حجۃ الاسلام افقہ الفقہا الاعلام جناب سرکار حاجی میرزا محمد حسین طہرانی النجفی مدظلہ العالی و المرحوم حاجی میرزا خلیل ہوئے اور بعض مومنین اہل ہند نے سرکار موصوف سے خواہش کی کہ اس رسالہ کو جسکو بعض مومنین نے موافق رای سرکار مرزای شیرازی مرحوم کے نسخہ سے منتخب کیا تہا موافق رای شریف کے قابل عمل فرمادین لہذا سرکار موصوف نے اس حقیر کو امر فرمایا کہ اوس رسالہ کو موافق رای شریف سرکار موصوف کے کردون لہذا یہ رسالہ باحواشی مطابق رای شریف جناب موصوف کے ... واضح رہے کہ رای سرکار موصوف کی یہ ہے کہ جن مسائل مین تقلید کسی مجتہد جامع الشرائط کے کرچکا ہو یعنی جن مسائل کو بقصد عمل اخذ کیا ہو بعد مرنے اوس مجتہد کے بہی بنسبت اونہین مسائل کے اوسی کی تقلید پر باقی رہنا احوط ہے

حررہ اقل الطلبۃ السید کلب باقر الہندی وفقہ اللہ لمرضاتہ وجعل غدہ خیرا من ماضیہ

در مطبع جعفری واقع جونپور طبع یافت

بموجب شہادت جناب عمدۃ العلماء ... زبدۃ الفقہاء
المحققین مولانا و سیدنا جناب ... پایہ
این رسالہ موافق رائے احقر است ...
ان شاء اللہ تعالیٰ کتبہ الاحقر محمد الجوم
میرزا جلیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی خیر خلقہ محمد ن المصطفیٰ
... الانبیاء وخاتم ... ابن عمہ علی وصیہ ... علی المرتضیٰ
امیر المومنین وعترتہ الطاہرین الی یوم الدین اما بعد
پس مخفی نرہے کہ ہر مکلف پر علم مسائل دین و احکام رب العالمین واجب و لازم ہے
غرض خلق عالم سے عبادت خدا ہے اور عبادت بدون معرفت احکام دین و علم
مسائل شرع مبین ہو نہیں سکتی پس ضرور ہی کہ عمل عبد کا باجتہاد ہو یا بتقلید
یا باحتیاط اور علم مسائل باجتہاد واسطے عامۃ مومنین اور اکثر مکلفین کے
ممکن نہیں اور جاننا تمامی احتیاط کا بتصریح اکثر محققین کار مجتہد ہے اور ہر شخص
عوام مومنین میں اسکی لیاقت نہیں رکھتا پس حق میں اکثر مومنین کے سوا تقلید کے
کوئی طریقہ عمل کا باقی نرہا اور مسئلہ تقلید میں اختلاف ہی کہ آیا تقلید ہر مجتہد کی
کافی ہے یا ضرور ہے کہ جو شخص زمرہ مجتہدین سی اعلم و افضل ہو اوسکی تقلید
لازم ہی اکثر محققین نے تقلید اعلم کو واجب جانا ہے اور یہی مذہب اوفق باحتیاط
ہی اور اس زمانہ میں بشہادت ثقات و عدول مومنین و بحکم شہرت و استفاضہ علمائے عراق

علم

مین اعلم واکمل ذات ملکی صفات خدام عالی مقام قدوۃ العلماء الاعلام اسوۃ الفقہاء الکرام
نخبۃ المجتہدین الفخام فقیہ اہل البیت علیہم الصلوۃ والسلام ناشر شرائع الاسلام ناصر دین
خیر الانام العالم العامل الفقیہ الکامل الورع الصالح المؤتمن الکہف الحاج جناب میرزا
حسن شیرازی دام ظلہ العالی بدوام الایام واللیالی مین ثابت و متحقق ہی اور اون جناب
کے فتاوای و احتیاط شہرۂ انام اور معتمد علیہ خاص و عام ہین اور بلاد ہند مین چند رسالہ موافق
فتوای جناب موصوف کی متعارف ہین لہذا حقیر سراپا تقصیر نے نظر بافادہ مومنین یہہ رسالہ احکام
طہارت و صلوۃ و صوم مین کہ نخبہ سے موافق فتوای جناب موصوف کے منتخب کیا گیا ہی اور جا بجا
رسالہ عربی مسمی بہ **نجاۃ العباد** سی کہ وہ بہی موافق فتوای جناب ممدوح الالقاب سے
کچہہ مضامین اس سے زیادہ کئے گئے ہین چہپوایا تاکہ نفع اوسکا عام اور فائدہ تام ہو امید
خداوند عالم سی یہہ ہی کہ مومنین کو توفیق عمل اس رسالہ پر ہو اور یہہ کمترین بہی داخل ثواب و حسنات
یوم الحساب ہووے واللہ الموفق والمعین **مقصد اول** بیان مسائل طہارت مین ہی اور اس مقصد مین
تین بحث ہین بحث پہلا بیان مسائل وضو اور غسل اور تیمم مین ہی اور اس بحث مین تین باب
ہین **باب اول** احکام وضو مین ہے اور یہہ باب مشتمل کئی فصل پر ہے **فصل اول** واجب ہے
وضو واسطے نماز واجب کی اور طواف واجب کے اور صحت مین دونو کی شرط ہی یعنی نماز و طواف بے وضو کے
صحیح نہین ہی بلکہ نماز سنت مین بہی وضو شرط ہی اور اسیطرح وضو واجب ہی واسطے چہونے حروف
قرآن کی اگر چہونا حروف قرآن کا مکلف پر نذر وغیرہ سے واجب ہوا ہو ورنہ واجب ہوگا اگرچہ بے وضو
کو چہونا حروف قرآن کا مطلقا حرام ہی **فصل دوم** وضو باطل کرتا ہی بول و غائط و ریاح خارج
سی نکلین آواز ہو یا نہ ہو اور خواب ایسا کہ دیکہنی اور سننے سی معذور ہو جاوے اور جنون اور غشی
اور نشہ اور قطرہ جو قبل استبرا یا وقت استبرا آوے اور بول ہونا اوسکا مشکوک ہو خواہ
پیشاب مین اور قطرہ کے آنے مین بہت فاصلہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اور استحاضہ قلیلہ وکثیرہ و متوسطہ
اور حیض و نفاس و مس میت و جنابت لیکن بعد ہر ایک کے ان امور مین سے وضو واجب ہوتا ہے

مگر جنابت کے بعد اسکے فقط غسل واجب ہے اور ... احوط اسمین وضو کرنا ہی
اور استحاضہ کثیرہ او متوسطہ اور حیض و نفاس مین، غسل و وضو دونون واجب ہین اور احوط
او افضل یہہ ہے کہ وضو قبل غسل کرے اگرچہ ... احتیاط ہے جا ہے قبل کرے جا ہے
بعد اور بطلان وضو کا بسبب ان امور کے اوس وقت مین ہوتا ہے جب یقیناً انمین سے کوئی
امر پایا جاوے پس اگر ظن یا شک ہو تو وضو باطل نہ ہوگا لکن احوط اس صورت مین یہہ ہے کہ وضو کو باطل
کرکے دوبارہ وضو کرے **فصل سوم** بیان استنجا و استبرا مین ہے واجب ہے پاک کرنا مخرج
بول کا پانی ہی سے سوائے پانی کے اور کسی چیز سے طہارت اوسکی نہین ہوسکتی اور احوط اور اقوی
یہہ ہے کہ دو دفعہ پانی ڈالنا واجب ہے ... پانی ڈالا جانا اتنی مدت تک کہ جسمین
دو مرتبہ پانی پڑ سکتا ہے علی الاقوی کافی نہین ہے اور اقوی ... پہلی مرتبہ اتنا پانی ڈالے کہ قطرہ
بول اوس مین مستہلک ہو جاوے اور ہاتھ ملنا مخرج پر واجب نہین ہے ہان اگر مخلوط مذی یا ودی
یا اجزای بول خشک ہوکر جم گئے ہون تو ہاتھ سے چھڑانا چاہئے تا بالیقین زوال نجاست کا
ہو جاوے بلکہ اگر شک خروج مذی یا ودی کا ہو تو بھی ہاتھ سے ملنا احوط ہے اور مخرج براز کی پاکی
ایسمین اختیار ہے چاہے پانی سے دہووے اور چاہے ڈہیلے وغیرہ سے پونچہ ڈالے اگر نجاست اوس جگہ سے
کہ جسکا نجس ہونا عادتاً ضروری ہے پھیلی نہ ہو اور اگر پھیل گئی ہو تو متعین ہے دہونا تمام مقام کا
پانی سے یعنی اور کسی چیز سے طہارت نہین ہوسکتی ہے اور اسیطرح اگر ساتھ براز کے اور کوئی
نجاست نکلی مثل خون وغیرہ کے اور روا نہین ہے دو مرتبہ پاک ... مخرج براز کا پانی سے
بلکہ نجاست کا دور ہو جانا کافی ہے اگرچہ ایک ہی مرتبہ مین حاصل ہو جاوے لکن احوط درصورتیکہ
تعدی فاحش ہو کہ جو سبب نجاست آب استنجا ہوتی ہے دو نوبت ہے اور رنگ اور بو جو مقام
مین رہجاوے اعتبار اوسکا نہین ہے اور سوا پانی کے کسی اور چیز سے اگر پاک کرے تو واجب ہے
تین مرتبہ تین چیزون سے پاک کرے اگرچہ ایک ہی مرتبہ مین عین نجاست دور ہو جاوے جیسا کہ
اگر تین چیزون سے بھی دور نہ ہو تو واجب ہے زیادہ ... اور کافی ہے ایک پتھر کے تین

فصل سوم بیان استنجا میں

کونون سی پونچھنا اور [illegible] چیز پاپ اور ہر طرف کرنیوالی براز کی ہی مثل کٹہرے اور ردی

اور گھاس اور لکڑی اور [illegible] سونا [illegible] اور بال اور کہال اور کف دست وغیرہ کہ طہارت اوس سے

باشتراط مذکورہ ہوسکتی ہی البتہ جایز نہین ہی طہارت کرنا ساتھہ اوس چیز کے جو ملک غیر ہو بدون

اذن مالک کی [illegible] کے جسکا استعمال مضر ہو اگرچہ سوای و شکی اور کوئی چیز ممکن نہ ہو

اور ساتھہ شی نجس کے [illegible] اور سرگین اور ہڈی اور جو چیز واجب التعظیم ہو مثل خاک

پاک اور ورق قرآن و دعا [illegible] طہارت نہین حاصل ہوتی استعمال سی نجس کے حتما اور

اسیطرح [illegible] اسکی ذکر کی گئین ہین علی الاحوط اور مستحب ہے استبرا

از بابول [illegible] بیچ ذکر تک تین مرتبہ سونتے پہر وہان سے سر حشفہ تک

مین [illegible] انگوٹھا اور [illegible] زور سی دبا [illegible] اور

کو طرف سر حشفہ کے کہینچے [illegible] پس مجموع افعال استبرا نو ہوتے ہین تین مرتبہ

سونتنا [illegible] اصل ذکر سی سر حشفہ تک اور کافی ہی عوض مین

اسکی [illegible] نچوڑنا حشفہ کا [illegible] استبرا کا یہہ ہے کہ جو

قطرہ مشتبہ [illegible] ہوگا او مبطل وضو نہ ہوگا اور بمنزلہ استبرا

[illegible] کثرت حرکت یہان تک کہ یقین ہو اسکا کہ مخرج

[illegible] ہو تو نکلی نہین ہے پس قطرہ مشتبہ یہان پاک ہے

[illegible] **فصل چہارم** بیان حقیقت وضو مین اجزاء

[illegible] کے آخر تک طول مین اور

جس [illegible] انگوٹھی اور بیچ کی اونگلی مین آجاوے عرض مین [illegible] ہاتھونکا کہنی سے اونگلیون

کے سرے تک اور دہونے مین [illegible] کچھہ زیادہ [illegible] تا کہ یقین مقام واجب کے دہو جانیکا

حاصل ہو جاوے خصوصا عرض مین کیونکہ معرفت حد عرض کی تحقیق نہایت مشکل ہے خصوصا

واسطی عوام کے اور دہونا [illegible] کہنی کے کچھہ [illegible] دہوا [illegible] غرض سے اور مسح

بیان حقیقت وضو

[illegible]

مقدم راس کا اور مراد مقدم راس سے وہ حصہ چہارم سر کا ہے جو متصل مونہہ سے ہے اور مسح سر کی طولاً اور عرضاً کوئی حد معین نہیں ہے بلکہ اتنا کافی ہے کہ عرفاً مسح کہیں اگرچہ بقدر ناخون کے ہو لیکن احوط و افضل یہہ ہے کہ مسح بقدر تین انگل کے ہو اور احوط یہہ ہے کہ مسح درمیان دو سفیدیوں کے جو دو جانب پیشانی کے واقع ہیں کرے اور مسح دونوں پیروں کا انگلیوں کے سرے سے بلندی پشت پا تک طول میں اور عرض میں کوئی حد معین نہیں ہے اور واجب ہے کہ طول میں کوئی جزو چھوٹ نہ جاوے بخلاف عرض کے کہ یہان مسمی کافی ہے لیکن احوط مسح کرنا چھنگلی اور قدم کے جوڑ تک ہے اور افضل مسح کرنا تمام پشت پا کا ہے تمام کف دست سے

فصل پنجم شرائط وضو کے کئی ہیں پہلی شرط نیت ہے اور احوط اور اولی یہہ ہے کہ نیت کرے وضو کی اس قصد سے کہ وضو کرتا ہوں میں واجب یا سنت واسطے رفع ہونے حدث اور مباح ہونے نماز کے قربۃ الی اللہ اور ملحوظ اوسی نیت کو نزدیک مونہہ دھونے کے کرے اور اگر قصد وضو کا اثنای وضو میں جاتا رہے تو نیت باطل ہو جاوے گی لیکن اگر پھر قصد ہو جاوے قبل زائل ہونے موالات کے تو وضو کو تمام کرے صحیح ہوگا اور اگر وضوے واجب میں قصد سنت کرے یا سنت میں قصد وجوب کرے باطل ہو جاویگا دوسری شرط شروع کرنا مونہہ دھونے میں اوپر سے اور احتیاطاً ملحوظ اس بات کی رکھے کہ حقیقتاً ابتدا اوپر سے ہو اور واجب ہے یہہ بھی کہ جو جزو اوپر ہو پہلے اوس پر پانی جاری ہو اوسکے بعد جو نیچے اوس کے ہو اور ظاہرا میں اتنا کافی ہے کہ عرف میں کہیں کہ پانی پہلے اوپر کے جزو پر جاری ہوا اوسکے بعد نیچے کے جزو پر اور ہاتھ دھونے میں کہنی سے ابتدا کرے اور ضرور نہیں ہے پہونچانا پانی کا نیچے بالوں کے اگر بالوں سے جلد چھپ گئی ہو اور جو جلد ظاہر ہو البتہ دھونا اوسکا واجب ہے اور واجب نہیں ہے دھونا اوس مقدار کا بالوں سے داڑھی کے جو حد سے مونہہ کے باہر ہے اور مسح میں سر کے چاہیے کہ ہاتھ کو بالاے سر سے پیشانی کی طرف لاوے اور پیروں میں انگلیوں سے پنڈلی کی طرف کھینچے اور جائز ہونا اولٹے مسح کا محل تامل ہے تیسری شرط یہہ ہے کہ مسح اوسی تری سے ہو جو آب وضو کے ہاتھ میں باقی ہو اور احوط یہہ ہے کہ سیدھے ہاتھ کی تری سے مسح سر کا اور داہنے پانو کا کرے

اور بائیں ہاتھ کی تری سے بائیں پاؤں کا اور اس احتیاط کو ترک نہ کرے اور جائز نہیں لینا پانی کا
واسطے مسح کے باقی اعضائے وضو سے اگر تری ہاتھ میں باقی ہو خصوصاً اوس مقدار سے کہ ضروری ہی کی جو نکلی
ہو گئی ہو اور اگر تری ہاتھ کی خشک ہو گئی ہو تو جائز ہے لینا پانی کا اون اعضا سے لیکن جس قدر ضروری ہے لیکن
ہو گئی ہو اور جس پانی سے کہ مسح کرنا اس صورت میں بھی جائز ہے اسکا مشکل ہے اور احوط یہ ہے کہ منہ کے صرف
میں کم پانی ہو تو دوبارہ اعضا سے نہ لے اور احوط یہ ہے کہ مقام مسح خشک ہو اگرچہ ضرور نہیں ہے کہ تری
ہاتھ کی محل مسح پر ظاہر ہو جاوے اور اگر پانی زیادہ ہو تو اوسکو خشک کرنے مقام مسح کو مسح جائز ہوگا
اور ضرور نہیں ہے کہ ہاتھ میں تری زیادہ ہو یہاں تک کہ اگر پانی محل مسح پر جلدی ہو تو
تو بھی کچھ خلل نہیں ہے مگر نیت دھونے کی نہ ہو اور واجب نہیں ہے مسح کرنا جلد پر بلکہ کافی ہے بالوں
پر بھی لیکن اگر بال بڑے ہوں تو جس قدر محل مسح کے باہر ہیں اوس پر مسح نہیں ہو سکتا
اور جتنی محل مسح کے اندر ہیں اوپر کر سکتا ہے اور شرط ہے مسح میں نہ ہونا حائل کا اگر مقام
تقیہ نہ ہو چوتھی شرط ترتیب اعضائے وضو میں وضو واجب ہو خواہ سنت اضطراری وضو
ہو مثل وضو جبیرہ کے یا اختیاری عالم ہو وضو کرنے والا یا ناسی اور مراد ترتیب سے یہ ہے کہ پہلے
منہ دھووے بعد اوسکے دہنا ہاتھ بعد اوسکے بایاں ہاتھ بعد ازاں سر کا مسح کرے
بعد اوسکے دہنے پیر کا پھر اوسکے بائیں پیر کا اور اگر بھولے سے خلاف اس ترتیب کے واقع ہوا ہو تو
جس مقام سے خلاف ترتیب ہوا ہو وہاں سے پھر دوبارہ کرے اگر اعضا خشک نہ ہوئی ہوں
ورنہ از سر نو کرے پانچویں شرط موالات ہے درمیان اعضائے وضو کے اور بغیر اوسکے
وضو باطل ہے اور مراد موالات سے یہ نہیں ہے کہ بعد ایک عضو کے دوسرے عضو کو فوراً دھووے
جیسا کہ بعض کا معتقد ہے کہ اگر ... بلکہ مراد یہ ہے کہ عضو سابق خشک نہ ہونے پاوے مسح کرنے کے شروع
کرنے میں اگرچہ یہ موسم گرما ہو اتنی تاخیر نہ کرے کہ جتنی تاخیر میں اعتدال فصل میں اعضا
سابق خشک ہو جاتے ہیں خلاصہ یہ کہ موالات میں اعتبار مقدار زمان تاخیر کا ہے
نہ رطوبت باقی رہنے کا اعضا پر ظاہر ہے کہ اگر عمداً بھی اعضا کو خشک کر دے ...

بیان ترتیب

بمقدار مذکور نہووے تو وضو مین خلل نہ ہوگا اگرچہ احوط رعایت بقاے رطوبت ہے جیسا کہ از سرِ نو
وضو کرنا احوط ہے دھو تیکہ دھونے مین ایک عضو کے ماقبل اوسکا خشک ہوجاوے
اگرچہ ماقبل کا ماقبل تر رہے اور یہہ احتیاط ترک کیجاوے بلکہ احوط یہہ ہے کہ وضو از سرِ نو کرے اوس صورت مین
بھی کہ جب تری باقی ہے بسبب کثرت آب وضو یا افراط برودت ہوا کے اور تا خشک اعضا مقدار مذکور سے
ہوجاوے لکن اگر اعضا خشک ہوجاوین بسبب افراط حرارت ہوا یا حرارت ... کی نا تاخیر زائد
نہ ہوئی تو از سرِ نو وضو کرنا لازم نہین ہے اگرچہ احوط ہے چہٹی شرط مباشرت ہے یعنی مکلف کا خود وضو
کرنا بدون شرکت غیر کے حالت اختیار مین اور اس شرط مین عامد اور جاہل اور ناسی اور غافل ...
وضو اور غسل اور تیمم اور دھونا اور مسح کرنا سب برابر ہین پس ہرگاہ دوسرے کی شرکت سے تمام
طہارت کو یا بعض کو عمل مین لاوے یا دوسرا شخص وضو کردے یا بعض افعال اوسکو کردے تو یہہ کافی نہوگا
بلکہ اگر وضو کرنیوالے کی نیت مین شریک کرنا غیر کا داخل ہو تو بھی وضو باطل ہے اگرچہ اتفاق شرکت
نہ بھی ہو ساتوین شرط مطلق ہونا پانیکا ہے بایں معنی کہ عرفاً اوسکو پانی کہنا بدون قید کے بھی
صحیح ہو نہ یہہ کہ بقید اوسکو پانی کہنا صحیح ہو اور فرق نہین ہے اس حکم مین آب شور و شیرین اور
آب برف و آب دریا و بارش مین بلکہ اگر کوئی چیز اور بھی پانی مین ملجاوے جبتک اطلاق باقی
رہے یعنی بلاقید پانی کہنا صحیح ہو مضر نہین ہے آٹھوین شرط یہ ہے کہ آب وضو پاک ہو اور مستعمل از النجاسات
مین نہ ہوا ہو بلکہ احوط یہہ ہے کہ رفع حدث اکبر یعنی غسل مین بھی مستعمل نہ ہوا ہو پس اگر وضو آب
نجس سے کرے اعادہ کرنا لازم ہوگا بلکہ اگر بقصد تشریع کرے تو گنہگار ہوگا اور فرق
نہین ہے باطل ہونے مین وضو کے آب نجس اور آب مضاف سے درمیان اس امر کے کہ مطلع ہو یا نہ
یا مطلع ہوا ہو اور بھول گیا ہو اور بر تقدیر بھول جانے کے یا نہ جاننے کے مطلع ہو وقت مین یا بعد وقت
کے نوین شرط مباح ہونا پانیکا ہے بایں طور کہ پانی مباح الاصل ہو مثل دریا کے یا ملک وضو کرنیوالے
کے ہو یا اجازہ مالک کی ہو خواہ اذن صریح یا فحوائی یا شاہد حال سے اور احوط شاہد حال مین
یہ ہے کہ جب یقین اجازہ اوسی حاصل ہو تب استعمال کرین لیکن نہرین جو واقع رہون مین

اور

اور شہروں میں ہوتی ہیں استعمال ذکر پانیکا جائز ہے جبتک کہ مالک کی کراہت
ثابت نہ ہو اور احتمال ہونا اس بات کا کہ مالکوں میں کوئی صغیر یا مجنون ہو منفعہ نہیں
اگر علم ہو کہ آب غصبی میں آب مباح اسطرح پر کہ امتیاز بالکل جاتا رہے اور قابل قسمت اور قیمت لے
بسبب کم ہونے کی ہو تو بھی جائز ہونا تصرف کا اوسمیں محل اشکال ہے پس احتیاط یہہ ہے کہ بدون
حاصل کرنے اجازت مالک کے وضو اوس سے نہ کرے اگر مشتبہ ہو آب مباح ساتھہ غصبی کے
تو وضو اوس سے صحیح نہیں ہے دسوین شرط یہہ ہے کہ پانی کے استعمال میں خوف ضرر کا نہ ہو
یا پیدا ہونے مرض کا یا زیادتی کا یا طول مرض کا یا تنگی وقت کا یا اپنے یا اپنے رفیق
کے پیاس کا جسکے مفارقت سے ضرر متصور ہو ہرچند وہ کافر ہو یا ضرر متصور نہ ہو لیکن حفظ جان
نفس محترمہ ہو یعنی جسکا ہلاک کرنا حرام ہو یا کسی حیوان کے پیاس کا جس کے مرنے سے ضرر
ہو پس ہر ایک صورت میں ان صورتوں میں سے اگر وضو کرے باطل ہوگا اور یہہ شرط
اور شرط سابق یعنی اباحت اوس وقت میں شرط ہے جب آگاہ ہو پس اگر آگاہ نہ ہو وضو باطل نہ ہوگا
گیارہوین شرط یہہ ہے کہ جہاں وضو کیا جاوے وہ جگہہ مباح ہو غصبی نہ ہو اور اس شرط میں اختلاف
ہے لیکن قول مذکور موافق احتیاط ہے ہاں اگر وضو کے بعد غصبیت مکان سے آگاہ ہو تو وضو
بلا اشکال صحیح ہے مگر مالک کو کرایہ دینا وضو کرنیوالے پر لازم ہے اگر عرفاً کرایہ ہوتا ہو اور بر تقدیر
نہونیکے اتنا ہی کرایہ دینا ہوگا جتنا کرایہ اس تصرف کے مثل تصرفات میں ہوتا ہے اور بعض علما
نے یہہ بھی شرط بڑہائی ہے کہ ظرف اور وہ جگہہ جہاں پانی وضو کا گرے مباح ہو اور
یہہ احوط ہے اگر انحصار اوسی ظرف میں اور ویسی جگہہ میں نہ ہو اور اگر ظرف آب وضو یا وہ جگہہ
پانی گرنیکی منحصر ہو غصبی میں تو تیمم معین ہے پس اگر وضو کریگا وضو باطل ہوگا اگر وضو
کرنا موقوف ہو گرانے پر پانی کے زمین غصبی پر بلکہ اگر موقوف نہ بھی ہو لیکن وضو کرنا بعینہ تصرف
کرنا ہو زمین پر جہاں پانی گرتا ہے شمار کیا جاوے تو بھی وضو باطل ہے بارہوین شرط
یہہ ہے کہ اعضاء وضو طاہر ہوں نجاست سے پس ہر گاہ پانی ڈالے اور جاری کیا وضو

اور ازالۂ نجاست بھی کرے کافی نہ ہوگا اور اگر ازالۂ نجاست نہ کرے تو کافی ہوگا
بدرجۂ اولیٰ ظاہر ہے اور شرط نہیں ہے صحت وضو میں طہارت غیر محل وضو کی اور احوط
یہہ ہے کہ ترک نہ کرے استنجا قبل وضو کے **فصل چھٹی** بیان میں حکم جبائر کے
ہے اور جبائر وہ لکڑیاں ہیں جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر باندھی جاتی ہیں پس واضح ہو کہ اگر کسی
شخص کے بعض اعضائے وضو میں زخم یا پھوڑا ہو مثل زخم تلوار اور چھری کے اور زخم
پھوڑے کی اور مثل اس کے یا ٹوٹ گیا ہو اور اوپر اوسکے جبیرہ اور پہایا بندہا ہو اور دہونا اوسے
اور مسح کرنا اوس کے مضر نہ ہو اور طاہر ہو یا نجس ہو لیکن پاک کرنا اوسکا بدون ضرر
ممکن ہو خواہ آب سرد سے یا گرم سے اور آب گرم موجود ہو یا موجود
نہ ہو لیکن گرم کرنا ممکن ہو موقوف صرف پر نہ ہو یا ہو لیکن قدرت مصارف پر رکھتا ہو تو لازم ہے
کہ پاک کرے اور وضو کرے اور اگر دہونا نیچے زخم کے مضر ہو کافی ہے دہونا اوسکے
کناروں کا جو صحیح ہیں اگر مسح کرنا خاص اوسپر ممکن نہ ہو اور اگر ممکن ہو تو اقوی یہہ ہے
کہ مسح کرنا اوسپر لازم ہے بلکہ اگر مسح ممکن نہ ہو تو بھی احتیاط یہہ ہے کہ زخم پر کوئی چیز
پاک رکھے اور اوسپر مسح کرے اور یہہ احتیاط ترک نہ ہووے اور یہی حکم ہے اوس ہڈی
کا جو ٹوٹ گئی ہو اور اون پھوڑوں کا جنکے اوپر پہایا نہ ہو لیکن بصورت امکان مسح
جراحت کے اور اسیطرح اوس صورت میں کہ کوئی اور چیز طاہر جراحت پر رکھکر
مسح اوس چیز کا ممکن ہو احوط یہی ہے کہ [illegible] کرنا تیمم کا اور اگر بعض مقامات میں دہونے
کی جبیرہ ہو اور ممکن ہو پانی پہونچانا اوس جلد تک جو نیچے جبیرہ کے ہے خواہ جبیرہ اوٹھا کے
اور خواہ مکرر پانی ڈالنے سے یا پانی میں عضو موقوف کے ڈبونے سے اسطور سے کہ پانی
نیچے تک پہونچ جاوے اور جلد دہوئی جاوے ان سب صورتوں میں پانی پہونچانا جلد کو
جسطرح چاہیے واجب ہے لیکن احوط یہہ ہے کہ اگر جبیرہ کا اوٹھانا ممکن ہو اوٹھا کر
ماتحت اوسکا دہویا جاوے اور اگر ممکن نہ ہو تو مکرر پانی ڈالیں یا عضو کو پانی میں ڈبوئیں

تاکہ دہو جاوے اور اگر ممکن نہ ہو جدا ہونا جلد کا مسح کریں اوپر جبیرہ کے اور جبکہ جبیرہ مقام
مسح مین ہو پس اگر جبیرہ تمام محل پر نہ ہو بلکہ اتنی جلد کھلی ہو جسکا اوپر مسح کرنا کافی ہے اکتفا
کرین اوسکے مسح پہ اور اگر تمام مقام مسح پر جبیرہ ہو پس اگر ممکن ہو اوٹھانا جبیرہ کا اوس
قدر جکا کہ مسح واجب ہے ہو سکتی ہے اوٹھانا واجب ہوگا اور اگر ممکن نہ ہو مسح
کرے جبیرہ پر لیکن اگر ممکن ہو پہونچانا پانیکا نیچے جبیرہ کے اور ضرر نہ ہو اور مقام پاک
ہو واجب ہے کہ پانی ڈالنا جبیرہ پر یہانتک کہ پانی مقام مسح پر پہونچ جاوے یا پانی مین
ڈبوے اسطور پر کہ جلد تک پہونچ جاوے اور احوط اس صورت مین یہ ہے کہ جبیرہ کے
اوپر بھی مسح کرے اور نیچے جبیرہ کے بھی پانی پہونچاوے بدون قصد دہونیکے اور مقام مسح
کا جبیرہ مین اگر پاک ہو فبہا ورنہ پاک کری اگر ممکن ہو اور اگر ممکن نہ ہو واجب ہے
تیمم اور اکتفا تیمم پر نہ کرے بلکہ تیمم بھی کرے اور جبیرہ پر کوئی چیز پاک رکھ کے
اوس چیز پر مسح بھی کرے اور فرق نہین ہے اس امر مین کہ جبیرہ بعض عضو پر ہو
یا تمام عضو پر بلکہ جمیع اعضا پر لیکن درصورتیکہ جبیرہ تمام عضو پر ہو احوط جمع درمیان
وضو اور تیمم کے ہے اور اسیطرح فرق نہین ہے اس امر مین کہ نیچے جبیرہ کے پاک ہو یا
نجس اور نہ اسمین کہ جراحت خود اس شخص کے قصور سے ہو یا نہ اور حکم جبائر مین ہین
وہ پٹیان جو زخمون پر اور پھوڑون پر باندہے جاتی ہین اور دوائین جو اوپر
لگائی جاتی ہین اور جو چیز بدون حاجت کے بدن مین چپٹا دی گئی ہو اور جو چیز کہ چھڑانے
مین اوسکے اذیت ہو تو احوط یہ ہے کہ وضو کرے جسطور سے جبیرہ مین کیا جاتا ہے
اور تیمم بھی کرے اور جبکہ مسح کرنے مین جلد پر ضرر ہو اور اوسکے اوپر رکھنے کو کوئی
چیز نہ ہو یا جبیرہ اور مثل جبیرہ پر مسح کرنے مین ضرر ہو اور سوا جبیرہ کے اور کوئی
حائل نہ ہو تو احوط یہ ہے کہ سوا محل ضرر کے باقی مواضع کو دہووے اور تیمم بھی کرے
اور اگر کسی عضو مین اعضاء وضو سے ورم اور پھوڑے اور ٹوٹ جانیکی

سے اور کوئی مرض ہو تو تنہا یا ساتہہ ان امراض مذکورہ کی تو تیمم واجب ہی اور اسی
قبیل سے ہی درد چشم کا مین چاہئی تیمم کرنا لکن اکتفا کرنا تیمم پر محل اشکال ہی فصل آٹھوین
شکوک مین واقع ہو کہ جب آدمی یقین رکہتا ہو حدث کا اور شک یا وہم یا ظن رکہتا
ہو وضو کا واجب ہے اوپر اوسکی وضو کرنا اور اسیطرح اگر یقین رکہتا ہو طہارت اور حدث
دونو کا اور شک امر مین ہو کہ پہلی طہارت واقع ہوئی یا حدث واجب ہے کہ وضو کرے اور اگر
شک کرے کسی چیز مین اجزاء وضو سے قبل فراغ کے واجب ہے کہ اوس جز مشکوک کو
بجا لاوے اور اوسکی مابعد کو اگر موالات باقی ہو ورنہ وضو از سر نو کرے اور یہی حکم ہی سہو کا
واجبات وضو مین مطلقا اگرچہ بعد فراغ کے ہو خواہ نماز پڑہ چکا ہو یا نہ پڑہی ہو پس
اگر بعد فراغ کے وضو سے یاد آوے کہ بایان ہاتہہ نہین دہویا تو واجب ہے کہ بایان
ہاتہہ کو دہوئے اور مسح سر و پا کا بہر کرے اگر مونہہ اور داہنان ہاتہہ دونون خشک نہ
ہوگئی ہون ورنہ وضو از سر نو کرے اور جو شخص کثیر الشک ہو اوس کے شک کا
کچہہ اعتبار نہین ہے یعنی اوسکو درصورت بقاء موالات کی جز مشکوک کا کرنا اور درصورت
زوال موالات کی وضو کا از سر نو کرنا لازم نہین ہی لیکن اگر شک نفس وضو کے کرنے اور
نکرنے مین ہو تو اسصورت مین نہ واجب ہونا وضو کا محل تامل ہے اور اگر یقین ہو
طہارت کا اور شک ہو حدث مین یا احتمال ضعیف ہو حدث کا یا ظن اوسکا ہو تو پہر
حاجت وضو کی نہین ہے اور اسیطرح اعتبار نہین ہے شک کا کسی چیز مین اجزاء وضو
سے اگر شک بعد فراغ کے اور مشغول ہونے کے دوسرے کام مین ہو بلکہ اگر شک بعد
فراغ کے وضو سے ہو اور جائے وضو سے نہ اوٹہا ہو اور دوسرے کام مین مشغول نہ ہوا ہو تو
بہی شک کا اعتبار نہین ہی بیٹہنے مین طول ہوا ہو یا نہ ہوا ہو لیکن اگر شک جز آخر
مین ہو تو جبتک نہ ہو دوسرے فعل مین یا طول نہ ہو جلوس کا اعتبار شک کا باقی
رہیگا اور اعادہ جز مشکوک کا اگر اعضا تر ہون یا وضو کا اگر خشک ہو گئی ہون

مشغول

واجب

واجب ہوگا باب دوسرا بیان غسل میں ہے اور اس باب میں کئی فصلیں ہیں
فصل پہلی موجبات غسل میں یعنی وہ امور کہ جنسے غسل واجب ہوتا ہے چھ ہیں
جنابت حیض نفاس استحاضہ چھونا میت کا اور موت اور ہر ایک ان اغسال
مین سے سوائے غسل میت کے واجب ہوتا ہے واسطے نماز واجب کے اور شرط ہے صحت نماز
واجب اور سنتی دونون مین اور اسیطرح واجب ہوتا ہے اور شرط ہے طواف واجب
کے لئے اور کبھی واجب ہوتا ہے اوس وقت مین بھی کہ جب چھونا حروف قرآن کا واجب ہو
واسطے اصلاح غلطی کے مثلاً اس سبب سے کہ چھونا حروف قرآن کا موقوف ہے طہارت پر
اور بدون طہارت کے حرام ہے اور اسیطرح واجب ہوتا ہے غسل جنابت و حیض و نفاس
واسطے تلاوت اون سورون کے جنمین سجدہ واجب ہے خواہ تمام سورہ پڑھے خواہ
بعض آیات اور اسیطرح واجب ہے واسطے داخل ہونے کے مسجد الحرام اور مسجد مدینہ مین
اور واسطے توقف کے باقی مساجد مین اور واسطے رکھنے کسی چیز کے مسجد مین بشرطیکہ
ہر ایک ان امور سے بسبب نذر وغیرہ کے واجب ہو اور استحاضہ حکم مین جنابت و حیض و
نفاس کے ہے وجوب غسل مین واسطے امور مذکورہ کے بنا بر احوط بلکہ شمول ہونا اسکا
خالی قوت سے نہیں ہے اور اسیطرح واجب ہوتا ہے غسل جنابت اور غسل حیض و نفاس
واسطے روزہ واجب کے مطلق لیکن سوائے رمضان و قضاء رمضان کے اور روزون
مین بنا بر احوط اور حکم غسل استحاضہ واسطے روزہ کے مذکور ہوگا کتاب الصوم مین انشاء اللہ
اور شرط ہے غسل جنابت چھونے مین حروف اسم جلالہ یعنی لفظ اللہ کے بلکہ چھونا
جمیع اعلام اور اسماء الہی اور لفظ اللہ کا جو نام غیر خدا مین ہو مانند عبد اللہ وغیرہ کے
اور اسماء انبیاء اور ائمہ علیہم السلام کا بدون غسل کے احوط ہے بلکہ اختیار کرنا اس قول کا
بلا وجہ نہیں ہے اور واجب ہوتا ہے غسل بھی نذر سے اور عہد سے اور قسم سے اور
واجب نہیں ہے کوئی غسل بنفسہ بلکہ مستحب بنفسہ ہے فصل دوسری

بیان حقیقت غسل مین واضح ہو کہ غسل نام ہی تمام بدن دہونیکا اور بالونکا دہونا
واجب نہین ہی اگرچہ اچہا ہی بلکہ پر دہ لگتی جو نرم بدن مین ہوتے ہین اونکو چہوڑنا چاہیے
اور اگر سوف ہو دہونا جلد کا بالون کے دہونے پر البتہ دہونا اونکا اس حالمین ضرور ہے
اور کان کا اور مونہہ کا اور ناک کا اور پلکونکا اور سوراخ احلیل کا اور مانند اسکی دہونا اندر
ضرور نہین ہی اور اسیطرح ضرور نہین ہے دہونا اون سوراخونکا جو کان مین واسطے زیور کے
چہیدے جاتی ہین اگر تنگ ہون کہ باطن اوسکا دکہائی ندیتا ہو لکن دہونا اچہا ہی اور اگر باطن
دکہائی دیتا ہو واجب ہوگا دہونا اور اسیطرح سوراخ نتہنون کا اور یہی حکم ہی ناک کا اگر لٹ
جاوی اور چاہی کہ دہونا بدنکا بارتماس ہو یا بہ ترتیب اور مراد ارتماس سے یہ ہی کہ تمام
بدن یکدفعہ بحسب عرف کے پانیمین ڈوب جاے یعنی عرف مین کہین کہ دفعتہ تمام بدن
پانیمین ڈوب گیا اور ضرور نہین ہے باہر ہونا تمام بدن کا پہلے سے بلکہ اگر زانو تک
یا کمر تک یا سینہ تک پہلے سے پانیمین ہو تو بہی ضرر نہین ہی لکن اچہا ہے نکال لینا تمام
بدن کا پانی سے بعد اوسکی نیت کرکے غوطہ لگانا اور اگر کوئی جزو بدن چہوٹ جاوی کہ
دہو یا نہ گیا ہو کتنا ہی کم ہو اور بعد پانی سے نکلنے کی معلوم ہوا اعادہ کرنا چاہئے غسل کا
اور مراد ترتیب سے یہہ ہی کہ پہلے سر و گردن دہووے بعد ازان داہنی طرف بعد اوسکے بائین
طرف اور اچہا ہی دہونا داہنی طرف کا گردن کے ساتہہ داہنی طرف بدن کے اور بائین
طرف گردن کا ساتہہ بائین طرف بدن کی اور فرق نہین ہے ترتیب کے شرط ہونے
درمیان اوس شخص کی جو مسئلہ جانتا ہو اور اوس شخص مین جو نہ جانتا ہو یا بہول گیا ہو اور
واجب نہین ہی ترتیب ہر ایک عضو کے اجزا مین اور اچہا ہی دہونا ناف کا اور عورت کا داہنی
طرف اور بائین طرف دونون کے ساتہہ اور دہونے مین سر و گردن کے اور داہنی اور
بائین طرف کی ہر ایک مین تہوڑا تہوڑا حد سے زیادہ دہونا واجب ہے تاکہ یقین قدر واجب
کے دہو جانیکا حاصل ہو جاوے اسطور پر کہ کچہہ بدن گردن کے ساتہہ دہو ی اور کچہہ بائین

طرف نیچی داہنی طرف کے ساتھ دہوے اور کچھ داہنی طرف سے بائیں طرف کے ساتھ دہوے اور
اسیطرح سے کچھ گردن سے جو محاذی دونون طرفونکے ہے چاہیئے اوس طرف
مین داخل کرلی جاوے بلکہ ہر طرف سے کچھ زیادہ داخل کرے اور موالاۃ غسل ترتیبی
مین ضرور نہین ہے لیکن غسل استحاضہ مین احوط موالاۃ ہے اگر مرض استحاضہ کا باقی ہو
الا نہ بے اشکال موالاۃ ضرور نہوگی اور یہی حکم ہے مسلوس اور مبطون کا پس اگر کوئی
مقام نہ دہویا گیا ہو اور بعد غسل کے معلوم ہو تو از سر نو کرنا غسل کا ضرور نہوگا بلکہ
فقط اوسی مقام کا دہو لینا کافی ہوگا لیکن اگر سر و گردن سے کوئی جز چھوٹ گیا ہو بعد
اوس کے دہونے کے داہنی اور بائیں طرف کا دہونا ضرور ہے اور اگر داہنی طرف سے
چھوٹ گیا ہو تو بعد دہونے اوس جز کے بائیں طرف کا دہونا ضرور ہے اور اگر
بائیں طرف سے رہگیا ہو تو سوا اوس جز کے جو دہویا نہیں گیا اور کسی جز کا دہونا
ضرور نہیں ہے اور نیت نزدیک دہونے سر کے کرنا چاہیئے اور اگر شک کرے
کسی عضو کے دہونے مین اعضاے غسل سے تو کچھ اوسکا خیال نکرے اگر غسل تمام ہو چکا ہو اگرچہ اوس
جگہہ سے جہان غسل کیا ہے حرکت نہ کی ہو لیکن اگر شک جز آخر مین ہو اور اپنی جگہہ
سے حرکت نہ کی ہو تو احوط یہہ ہے کہ اگر اور کسی شغل مین مشغول نہوا ہو اور غسل
کو مدت دراز نہ ہوئی ہو تو جز مشکوک کو دہوے اور قبل تمام ہونے غسل کے شک ہو
کسی جز مین تو اوس جز کو دہوے اور اگر کثیر الشک ہو تو خیال نہ کرے خواہ مکان غسل
سے حرکت کرنے کے بعد شک ہو یا قبل اور مراد کثرت شک سے یہہ ہے کہ عرف مین
اوسکو کثیر الشک کہین اور مطلق ہونا پانی کا اور مباح ہونا اور پاک ہونا اور مکان
کا مباح ہونا [illegible] اور باقی رہنا نیت پر آخر تک اور مباشرت یعنی خود بجالانا
مکلف کا حکم ان سب کا غسل مین وہی حکم ہے جو وضو مین انکا تہا پس اگر
ہوسکے خود غسل کرنا تو دوسرے کو شریک نکرے اور اگر نہ ہوسکے تو اعانت کرے دوسرے

شخص کے غسل ایسے جسطرح ہو کہ وضو مین گذرا فصل تیسری بیان مین ان
چیزون کے جنسے غسل واجب ہوتا ہے اور اس فصل مین کئی مطلب ہین مطلب
پہلا بیان جنابت مین جنابت دو طرح کی ہوتی ہے اول دخول یعنی غائب
ہونا حشفہ کا قبل مین عورت کے یا دبر مین عورت یا مرد کے اور حاصل ہوتی ہے
جنابت اس سے دونو کے لئے مطلب دوسرا نکلنا منی کا مرد ہو یا عورت
سوتے مین نکلا یا جاگتے مین بسبب جماع یا بے جماع باختیار یا بلا اختیار زیادہ ہو یا
کم اور حکم منی مین ہے وہ رطوبت مشتبہ کہ بعد خروج منی کے اور قبل پیشاب کرنیکے
نکلے اور فقط حرکت کرنا منی کا اپنی جگہ سے موجب غسل نہین ہے جبتک باہر نہ نکلے اور
اگر شک ہو خروج منی مین تو بھی غسل واجب نہ ہوگا اور اسیطرح اگر خواب دیکھے کہ
محتلم ہوا اور بعد جاگنے کے اثر اوسکا نہ ہو غسل واجب نہ ہوگا اور اگر عورت کے فرج سے
منی مرد کی بعد غسل کے نکلے تو اوس پر غسل دوبارہ واجب نہین ہے اور اسیطرح
اگر شک کرے کہ منی مرد کی ساتھ منی خود اوسکی بھی نکلی یا نہین بلکہ اگر ظن
بھی اسبات کا حاصل ہو کہ منی اوسکی بھی ساتھ مرد کے منی کے نکلی ہے تو بھی
غسل واجب نہ ہوگا اور اسیطرح اگر شک کرے کہ منی جو نکلا یا مرد کی ہے یا خود
اوسکی لازم نہین ہے غسل ہان اگر علم و یقین اسبات کا ہو کہ منی خود اوسکی
ہے یا مخلوط ہے مرد کے منی کے ساتھ اعادہ غسل کا واجب ہے تیسرا مطلب
غسل مس میت مین ہے واجب ہوتا ہے غسل چھونے سے مردہ کو بعد سرد ہو جانے
کے اور قبل نہلانیکے اور حکم میت مین ہے وہ ٹکڑا بدن انسان کا جس مین
ہڈی ہو خواہ جدا ہوا ہو زندہ سے خواہ مردہ سے اور واجب ہونا غسل کا چھونے
سے استخوان بے گوشت کے محل اشکال ہے اور غسل کرنا احوط ہے اور چھونے
سے بالون کے واجب نہ ہونا غسل کا اظہر ہے اور دانت کے چھونے مین وجوب

تیسرا

مین اشکال ہے **مطلب چھٹا** احکام اموات مین ہے اور اسمین کئی بحثین ہین

بحث اول بیان غسل مین ہے اور اسمین دو فصلین ہین **فصل پہلی** نہلانا میت
کا واجب کفائی ہے یعنی سب مکلفین پر واجب ہوتا ہے اور ایک شخص کے کر دینے سے اوروں
وجوب ساقط ہو جاتا ہے اور تمام امور میت مین شوہر بہ نسبت اپنی زوجہ کے اولیت رکھتا ہے
اور بعد شوہر کے اگر کنیز ہو مالک مقدم ہے غیر مالک پر اور بعد مالک کے اقارب ولی ہونے
اور مقدم ہین اجنبی پر اگرچہ ہاشمی بہی ہو اور اگر غسل دیا جاوے میت کو بلا اجازت
اولیاء کے غسل باطل ہے اور یہی حکم ہے نماز کا اور شرط ہے کہ غسل دینے والا میت
کا شیعہ اثنا عشری ہو اور یہہ بہی شرط ہے کہ غسل دینے والا مرد ہو اگر میت مرد ہو اور
عورت ہو اگر میت عورت ہو مگر شوہر زوجہ کو اور زوجہ شوہر کو اور عورت لڑکا تین
برس کا اور مرد لڑکی تین برس کی اگر نہلادے مضائقہ نہین ہے اور اسیطرح اگر عورت مرد
محرم کو اور مرد عورت محرم کو نہلاوے حالت ضرورت مین ہو سکتا ہے اور غیر ضرورت
مین احوط ترک ہے بلکہ خالی رجحان سے نہین ہے اور آقا کنیز کو نہلا سکتا ہے اور عکس مین
احوط ترک ہے اور واجب ہے غسل دینا میت مومن اثنا عشریکا اور حکم میت مین ہے
سینہ اور وہ ٹکڑا جسمین سینہ ہو پس غسل دینا اوسکا واجب ہے بلکہ کفن دینا اور
نماز پڑہنا بہی واجب ہے اور واجب ہے غسل و کفن اور حنوط اوس ٹکڑے کا جسمین
ہڈی ہو اور میت سے جدا ہوا ہو اور جو ٹکڑا زندہ سے جدا ہوا ہو اوسمین اور استخوان
بے گوشت مین احوط ہے اور حمل چار مہینہ کا اگر ساقط ہو واجب ہے غسل و کفن اور حنوط
اور دفن اوسکا لیکن نماز نہ واجب ہے اور نہ سنت اور چار مہینہ سے کم کا اگر ہو تو واجب
ہے اوسکو ایک کپڑے مین لپیٹ کر دفن کرنا اور دور کرنا نجاست کا بدن میت
سے قبل غسل کے اور چہپانا اوسکی عورت کا نامحرم سے واجب ہے اور واجب ہے
رو بقبلہ کرنا میت کا حال احتضار مین اسطور سے کہ چت اوسکو لٹا دین کہ منہ اوسکا

پیر قبلہ کیطرف ہو جاوین اور واجب ہی باقی رکہنا اوسکا رو بقبلہ تحقق وفات
تک اور احوط تا بدفن ہی اور فرق نہین ہی اس حکم مین درمیان مرد و عورت و بالغ
و نابالغ کے **فصل دوسری** کیفیت غسل مین واجب ہے غسل دینا میت
کو پہلی آب سدر سے پہر آب کافور سے پہر آب خالص سی اور فرق نہین ہی اس حکم
مین درمیان میت جنب اور حائض وغیرہ کا اور احوط ہی غسل دینا میت کا
بطریق غسل ترتیبی اور طریقہ غسل کا بیان وہی ہی جو غسل جنابت مین گذرا اور
نیت تینون غسلون مین شرط ہی او نیت ہر غسل کی نزدیک شروع اوسی غسل کے
کرے اور اگر آب سدر اور آب کافور اور آب خالص کوئی انمین سی میسر نہو
تین تیمم دین بقصد قربت مطلقہ علی الاحوط اور اسیطرح اگر خوف ہو غسل دینے
مین پوست یا گوشت میت کے جدا ہو جانیکا تو تین تیمم بقصد قربت مطلقہ کرنا
احوط ہے اور چاہیے کہ تیمم دینے والا میت کا اپنے ہاتہ سی تیمم دے میت
کے ہاتہ سے اور اقوی یہ ہے کہ مکان غسل مباح ہو **بحث دوسری** بیان تکفین
مین واجب ہے تکفین میت کی مرد ہو یا عورت یا خنثی یا خواجہ سرا تین پارچہ سے
ایک کرتا ایک لنگ ایک سر تا سرے اور شرط ہی کرتہ مین کہ شانہ سی آدہی
پنڈلی تک ڈہانک لے اور لنگ مین یہہ شرط ہے کہ ناف سے زانو تک ہو اور سر تا سر
مین یہہ شرط ہے کہ میت کے قد سے اتنی بڑی ہو کہ دونو طرف باندہ سکین اور
عرض اتنا ہو کہ ایک طرف دوسری پر آجاوے اور احوط یہ ہی کہ کرتہ قدم تک ہو اور لنگ
سینہ سے قدم تک ہو لکن احوط اور اظہر یہ ہی کہ زائد مقدار واجب سے بدون اذن
ورثہ کے نہ دیا جاوے لکن اگر ورثہ مین کوئی نابالغ ہو تو اوس کے حصہ سی زائد
واجب سے نہ لیوین اور اگر قدرت تین پارچون کی نہ ہو جتنا مقدور ہو اوسپر
اکتفا کرے خواہ ایک پارچہ ہو خواہ دو پارچے ہون بلکہ اگر مقدور نہ ہو مگر

غسل عورت اسیقدر واجب ہوگا اور کیفیت تکفین کی یہہ ہے کہ پہلے لنگی باندھے
اوسکے اوپر کرتہ پہناوے اوس کے اوپر سے سرتا پیر چادر لپیٹے اور احوط یہہ ہے
کہ ایک پارچہ اتنا دبیز ہو کہ جو اوسکے نیچے ہے چھپ جاوے اور جائز نہیں ہے
کفن غصبی اور نجس اور کفن حریر محض اور پوست حیوان ماکول اللحم ہو یا نہ ہو
اور تذکیہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اور احوط یہہ ہے کہ کفن نکریں اوس کپڑے میں کہ جو
بالوں سے بنا گیا ہو اگر بال ماکول اللحم کے ہوں اور اگر غیر ماکول اللحم کے ہوں
تو بنا بر مشہور جائز نہ ہوگا اور کفن واجب دیا جاوے کا اصل مال میت سے
اگرچہ میت قرضدار ہو مگر عورت کہ کفن اوسکا شوہر پر واجب ہے اگرچہ عورت
مالدار بھی ہو اور واجب ہے بعد غسل کے حنوط کرنا اور حنوط کے معنی یہہ ہیں کہ سات
عضو پر جن پر سجدہ ہوتا ہے کافور ملنا اور کافی ہے مسمی مسح اور قبل غسل کے
حنوط کرنا کافی نہیں ہے اور مرد اور عورت اور خنثی اور خواجہ سرا اور بچہ اور بڈھا
سب کا حنوط واجب ہے مگر جو شخص احرام میں مرا ہو اوسکا حنوط کرنا نہیں جائز
ہے اور غسل بھی آب کافور سے نچاہیے بلکہ کوئی خوشبو نزدیک اوس کے
نہ لیجانا چاہیے **بحث سوم** نماز میت میں اور اوسمیں دو فصلیں ہیں
فصل پہلی واجب ہے نماز ہر شیعہ اثنا عشری پر اور وجوب نماز میں سب کی برابر
تامل ہے **فصل دوسری** نماز میت واجب کفائی ہے ہر مکلف پر شرط
صحت نماز میں ہونا مومن اثنا عشری ہونا نماز پڑھنے والیکا اور ساقط ہے باقی
مکلفین پر بالغ ہونا اوسکا شرط ہے اگر طفل ممیز نماز پڑھے صحیح ہے لیکن اور مکلفین
سے بحسب ظاہر ساقط نہ ہوگی اور اولی بہ نماز وہ شخص ہے جو اولی بتغسیل
ہو اور تفصیل گذری اور جائز نہیں ہے نماز میت پر بدون اذن ولی کے
منفرد ہوے یا جماعت اور اگر ولی اذن نہ دیوے کسیکو نماز جماعت کی ادا

خود بھی با وصف قابلیت کے اقدام نکرے اگر کوئی عذر شرعی رکھتا ہو تو ولایت
باقی رہیگی اور نماز فرادی پڑہیں گے باذن یا خود ولی پڑہیگا اور اگر عذر شرعی
رکھتا ہو جو طہور ہونا امر نماز کا ہے ولی پر اور یہ احتیاطاً ترک نہوی اور کیفیت نماز
یہہ ہے کہ پہلے نیت کرے بعد ازان تکبیرۃ الاحرام کہے بعد اوسکے چار تکبیرین کہے اور درمیان
تکبیرون کے دعا پڑہے پہلی تکبیر کے بعد شہادتین اور دوسری کے بعد صلوات
اور تیسری کے بعد دعا واسطے مومنین کے اور چوتھی کے بعد واسطے میت کے
کرے پس اگر بعد تکبیر اول کے کہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اور بعد تکبیر دوم کے کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
اور بعد تکبیر سوم کے کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور بعد
تکبیر چہارم کے کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذَا الْمَیِّتِ بعد اوسکے تکبیر پنجم کہے کافی
ہے لکن بہتر اوسوقت میں ہے کہ حسب میت شیعہ اثنا عشری ہو اور اگر طفل ہو
بعد تکبیر چہارم کے کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِاَبَوَیْهِ وَلَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّ
اَجْرًا اگر ماں باپ دونون اوس کے مومن ہون اور اگر ایک مومن ہو اور
ایک کافر تو دعا مخصوص مومن کے لئے کرے اور واجب ہے اس نماز میں امام
اور رو بہ قبلہ ہونا حتی الامکان اور رکھنا سر میت کا داہنی طرف نماز گذار کے
لکن اگر ماموم ہو تو امام کے داہنی طرف سر میت کا ہونا کافی ہے اور اگر سر میت کا بائیں
جانب نماز گذار کے ہو نماز باطل ہے عمداً اسطرح رکھا ہو یا بھول سے یا جہالت سے
اور اسیطرح شرط ہے نماز میں چت لٹانا میت کا بحث چوتھی احکام دفن میں
واجب کفائی ہے دفن کرنا میت کا یعنی چھپانا اوس کے بدن کا غار میں
اسطرح سے کہ جسم اوس کا ضرر سے درندون کے محفوظ رہے اور بدبو نہ پھیلے اور واجب
ہے لٹانا ہو یکا قبر میں داہنی ہاتھ پہ رو بقبلہ اور ہر گاہ کشتی میں ہو اور دفن

ممکن نہ ہو کسی ظرف مین مثل مشہور کے رکہین اور موہنہ اوسکا بند کرین
اور دریا مین ڈالدین یا یہ کہ پیر مین اوسکے یا کمر مین یا اور کسی جگہ کوئی چیز
سنگین مثل پتہر کے باندہین اور دریا مین ڈالین لیکن اول جو ظرف مین رکہنا ہی
بہ شرط امکان اور اگر میت زن غیر مسلمہ ہو اور حاملہ ہو اور حمل کسی مومن کا ہو
واجب ہے اوسکا پشت بہ قبلہ دفن کرنا تاکہ بچہ جو پیٹ مین ہی رو بقبلہ ہووے
اگر جان اوسمین پڑ چکی ہو اور حرام ہی کہولنا قبر کا مگر چند صورتون مین اور اسیطرح
حرام ہے لیجانا میت کا بعد دفن کے ایک شہر سے دوسرے شہر مین مگر مشاہد مشرفہ
مین بلکہ مشاہد مشرفہ مین بہی بنا بر مشہور کے حرام ہی اور حرام ہے طمانچہ
مارنا موہنہ پر اور نوچنا موہنہ کا اور بالونکا موت اقربا اور غیر اقربا مین اور
اسیطرح پہاڑنا کپڑونکا موت مین سوا باپ اور بہائی کے

باب تیسرا

احکام تیمم مین اور اوسمین کئی فصلین ہین

فصل پہلی

بیان مین اون امور کے ہی جسکے سبب سے بدلی وضو اور غسل کے تیمم واجب ہوتا ہی واضح ہو کہ
سبب تیمم کا ممکن نہ ہونا وضو اور غسل کا ہے اور یہہ کئی امرون سے
ہوتا ہی پہلی اتنا پانی نہ ہو کہ جو وضو یا غسل کے لیئے کافی ہو اگرچہ اتنا پانی ہو
جس سے بعض افعال وضو یا غسل کے ہو سکین اور اگر اتنا پانی ہو کہ ازالہ نجاست
مین کافی ہو اور وضو یا غسل کے لیئے نہ بچ جا ہے کہ ازالہ نجاست اوس
پانی سے کرے اور عوض وضو یا غسل کے تیمم کرے بشرطیکہ نجاست معفو نہ
ہو اور جن چیزون پر تیمم کیا جاتا ہے موجود ہون ورنہ وضو اور غسل کو ازالہ
نجاست پر مقدم رکہیگا دوسرے پانی تک رسائی نہ ہونا بسبب خوف جانور درندہ
کے یا چور کے یا خوف جانکا ہو خواہ مال کا خواہ آبرو کا یا
بہ سبب میسر نہ ہونے ڈول یا رسی کے مانند اوسکے جس سے پانی نکالا جاتا ہے یا اگر یا

فصل پہلی

لکڑی اور مانند اسکی جنسے پانی گرم کیا جاتا یا محتاج ہو دام ہم کا جس سے
پانی خریدا جاتا ہے اور میسر نہ ہو اوس شخص کو اور اگر مقدور ہو مول لینا پانی کا
یا اون آلات کا جن پر نکالنا پانیکا موقوف ہے مول لیوے بشرطیکہ مول لینے سے
متضرر نہو یعنی بحسب حال اوس کے نقصان شدید نہو قیمت گران ہو یا ارزان
اور اگر ممکن ہو کنوان کھودنا بدون مشقت شدید کے یا پانی نکالنا کپڑا بیچے نقصان
شدید کے یا اور جسطرح سے ہو ترک کرے تیمم نہ کرے اگر استعمال مین پانی کے
ڈر ہووے ہلاکت کا یا بیماری کا یا طول مرض کا یا دشواری علاج کا اور مثل
اس کے اون امور سے جسکا تحمل شاق ہے عادتاً اور کافی ہے خوف ضرر مین
حاصل ہونا ظن کا تجربہ سے خواہ قول طبیب عادل سے بلکہ قول غیر عادل سے بھی
اور اگر ظن ضرر نہو بلکہ احتمال ہو فقط لکن باعث خوف ہو تو احوط اس صورت
مین یہہ ہے کہ وضو اور تیمم دونو کرے اور منجملہ ضرر کے ہے شئین یعنی جلد کا
شق ہوجانا اور خون نکلنا اور ترک تیمم البتہ اسی حالت مین نکرے اور وضو کرنا
اگر احتیاطاً منظور ہو تو کرے اور منجملہ اعذار کے جس سے تیمم مباح ہوتا ہے
تشنگی ہے اگرچہ فی الوقت نہ ہو لکن بظن آیندہ ہوجانیکا رکہتا ہو اور در صورت شک احوط جمع
وضو اور تیمم مین اور از جملہ اعذار کے ہے متاذی ہونا سردی ہوا سے یا گرمی سے
پانیکو اور کوئی تدبیر نہ ہو سکتی ہو اور واجب ہے ڈھونڈنا پانی کا متعلق بر اگر
ممکن ہو اور کوئی ضرر اوس مین نہ ہو اور یقین پانی نہونیکا اندر اوسکے جہان تک
تفحص پانی کا کرنا چاہئے نرکہتا ہو اور وقت گنجایش رکہتا ہو اور حد طلب کی زمین
پست و بلند ناہموار مین کہ جسمین اشجار و احجار ہوون مسافت ایک تیر کی
جو شخص معتدل القوۃ کمان معتدل سے نکالے ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو بقدر مسافت
دو تیر کے چارون طرف ہے اور اگر ترک طلب کرے اور نماز پڑہے ہو وسعت وقت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مین نماز ~~...~~ نماز باطل ہے اور اگر بالغیر کرے یہانتک کہ وقت تنگ ہو جاوے تو نماز
صحیح ہے **فصل دوسری** خالص مٹی پر تیمم کرنا باشکال صحیح ہے اور اگر ممکن نہ ہو
مٹی پر تیمم کرنا اور نہ پتھر پر تو غبار رخت یا نمدیا یال اسپ پر بے اشکال صحیح ہے اور اگر کوئی انمین سے
میسر نہ ہو تو تیمم پتھر پر بے اشکال صحیح ہے اور اگر دستیاب ہو پتھر اور غبار ہو کپڑون پر اور زمین
پر اور دیل پر یا ایک چیز پر انمین سے معلوم ہے کہ تیمم غبار پر بھی کرے اور پتھر پر بھی اور تیمم غبار
غبار رخت اور غیر رخت سب برابر ہے جس خاک پر جا کرے لیکن ان سب مین معتبر ہے جمع کرنا
غبار کا امتحان ... کو یا جس چیز پر جما ہو اور اگر غبار اصلا بہم نہ پہونچے تیمم اوس پر کرے اور اسیطرح
اگر غبار از قبیل خاکستر وغیرہ ہو تو تیمم ساتھ اوسکے نہ کرے اور اگر کوئی چیز ان مین سے دستیاب نہو
اور گیلی مٹی ملے تیمم اوسی پر کرے بشرطیکہ قدرت خشک کرنے یا اوسکی نہو بسبب تنگی وقت وغیرہ
کے اور اگر پتھر اور گل دونو ملین احوط جمع ہے درمیان تیمم کے پتھر پر اور گل پر اور جب قادر ہو تیمم
کرنے پر اوپر خاک کے احوط ترک کرنا غیر خاک کا ہے بلکہ خالی قوت سے نہیں ہے اور اگر کوئی چیز
انمین سے نہ ملے ساقط ہوگا تیمم اور نماز ہر چند میسر ہو برف کہ جس سے وضو اور غسل نہ کرسکین اور
بعضے قائل ہوے ہین ساتھ وضو یا غسل کے برف سے اور مراد وضو اور غسل سے یہان ملنا اوس کا اعضاے
وضو یا غسل پر ہے اگرچہ جریان حاصل نہ ہو اور بعضے قائل ہوے ہین تیمم کے اوسپر اور احوط جمع کرنا
ہے درمیان وضو یا غسل اور تیمم اور قضا کے اور فرق نہیں ہے خاک سرخ و سفید وغیرہ مین تمام
خاک ہے اور جائز ہے تیمم کرنا اوس مٹی پر جسکا استعمال تیمم مین ہو چکا ہو اور خاک قبر
پر جب تک علم اوس کی نجاست کا نہ ہو اور جائز نہیں ہے تیمم کرنا خاک غصبی پر اور غیر زمین
پر مثل اشنان اور آرد کے اور معادن پر مثل ہرتال اور سرمے کی اور خاکستر غیر زمین پر
اور احوط اقوی ترک کرنا تیمم کا ہے خاکستر زمین پر اور زمین نمک اور گچ پر جو جلائی گئی ہو
کے اور مکروہ ہے تیمم کرنا زمین شورہ زار پر **فصل تیسری** بیان مین کیفیت تیمم
کے سے ہے واجب ہے مارنا دونو کف دست کا بہم ملا کے اور اسیطرح واجب ہے مسح کرنا

پیشانی کا ہے اونچی جگہ سے بالون کے ابتدا تک اور احوط داخل کرنا جبینون کا ہی
اور مراد جبینین سے دونو طرف پیشانی کے ہین اور اسیطرح ہی داخل کرنا دونو
بہونکا اور واجب ہے مسح کرنا پشت کا ہر ایک ہاتھہ کے بند دست سے اونگلیون کے
کنارے تک دوسرے ہاتھہ کے باطن کف دست سے اور اگر ممکن نہ ہو مسح کرنا باطن کف سے
مسح کرے پشت دست سے اور واجب ہے مسح کرنا تمام پیشانی اور تمام پشت کف کا البتہ
مسح کرنا تمام باطن کف دست سے واجب نہین ہے اگرچہ احوط ہے اور ہر ایک عضو محل
تیمم سے زائد اوس مقدار سے جہان تک مسح واجب ہے کنارون سے کچھہ اور داخل کرے
تاکہ یقین حصول قدر واجب کا ہو جاوے اور واجب ہے تیمم مین نیت قربت اور
احوط ہے نیت وجوب یا ندب اور استباحہ عمل جسطرح سے وضو مین بیان ہوا
اگر نیت رفع حدث یہان خلاف احتیاط ہے بلکہ معقول نہین چونکہ تیمم رافع حدث
نہین اور احوط ہی ہونا نیت کا عوض وضو یا غسل کے لکن اگر تیمم بدل وضو اور
غسل دونو کے ذمہ مکلف پر ہو واجب ہے معین کرنا کہ تیمم عوض وضو کے کرتا ہے
یا عوض غسل اور احوط یہ ہے کہ نیت کرے اسطور سے کہ تیمم کرتا ہون مین واسطے
مباح ہونے نماز کے عوض وضو کے یا غسل کے واجب یا مستحب قربۃ الی اللہ اور احوط
ہی ہر تیمم خواہ عوض وضو ہو خواہ عوض غسل جمع کرے یک ضربی اور دو ضربی
یعنی ایک مرتبہ ہاتھہ زمین پر مارے اور مسح پیشانی اور دونو ہاتھونکا کرے اور
دوبارہ تیمم کرے اسطور سے کہ ایک مرتبہ ہاتھہ مارے اور فقط پیشانی کا مسح
کرے اور پہر ہاتھہ مارے اور دونو ہاتھونکا مسح کرے اور واجب ہے تیمم مین ترتیب
اسطور سے کہ ہاتھہ مارنا زمین پر قبل مسح پیشانی کے عمل مین لاوے اور مسح پیشانی
کو قبل مسح دست کے بجا لاوے اور مسح داہنے ہاتھہ کا قبل بائین ہاتھہ کے کرے
لیکن ہمہ یک ضربی تیمم مین ہے اور دو ضربی مین بعد مسح پیشانی کے پہر ہاتھہ زمین پر

مارے

ہاتھ سے قبل مسح کرنے پانون کے اور اسیطرح واجب ہے تیمم مین پاک ہونا ہی کا اور خود بجا لانا افعال تیمم کا جسطرح وضو اور غسل مین مذکور ہوا اور واجب ہے موالاۃ تیمم مین اگرچہ عوض غسل کا ہو اور مراد موالاۃ سے یہان پے در پے کرنا افعال تیمم کا ہے بر گا اور اسیطرح واجب ہے کہ درمیان ہاتھ کے اور مٹی کے اور ہاتھ اور ممسوح کے حائل نہو اور تیمم قبل وقت نماز واجب کے صحیح نہین ہے اور وقت نماز واجب مین صحیح ہے جب وقت تنگ ہو اور وسعت وقت مین اشکال ہے اور احوط تاخیر کرنا ہے ضیق وقت تک خواہ امید زوال عذر کے رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو ہرچند اظہر جواز تقدیم ہے اول وقت مین اگر علم رکھتا ہو کہ عذر برطرف نہوگا آخر وقت تک اور فرق نہین ہے جواز تیمم مین وقت تنگ مین درمیان نماز واجب و سنت یومیہ وغیر یومیہ کے اور جو شخص نماز پڑھے ساتھ تیمم صحیح کے واجب نہین ہے اوسپر اعادہ نماز کا حضر مین ہو یا سفر مین بعد وقت کے مین خارج وقت تیمم کیا ہو جنابت مین یا نکلیف ہو نا پانی آب جانتا ہو یا نہ اور اگر تیمم کیا ہو واسطے فریضہ حاضرہ کے بعد اوسکے ہو سکتا ہے نماز دیگر بجا لانا اوسی تیمم سے اول وقت مین اور واجب نہین ہے انتظار کرنا آخر وقت کا مگر زوال عذر سے یاس ہو اور ہا تھ امید زوال عذر کی تاخیر احوط ہے اور اگر قضا نماز کی ذمہ پر کسی شخص کے ہو اور زوال عذر سے یاس ہو تیمم اوس نماز کے لئے جب ارادہ نماز پڑھنے کا کر سکتا ہے اور ساتھ امید زوال عذر کی مشکل ہے جیسا کہ ناامیدی مین جبکہ ارادہ قضا پڑھنے کا حال مین نہ رکھتا ہو تیمم بقصد نماز قضا نہین کر سکتا ہے اور اگر بعد تیمم کے اور قبل شروع کرنے نماز کے پانی ملجاوے اور ممکن ہو استعمال کرنا اوسکا اور اتنا وقت ہو کہ جسمین وضو یا غسل ہو سکتا ہے تو تیمم باطل ہو جاوے گا اور اگر اثنای نماز مین پانی ملجاوے باطل ہوگا تیمم اتنی دیر ہوئی ہو جسمین وضو یا غسل ہو سکتا ہے یا نہ ہوئی ہو اور احوط تمام کرنا نماز کا اور قضا یا اعادہ اوسکا ہے لیکن قبل رکوع کے اگر پانی

٢ [illegible]

اور استعمال ممکن ہو از سر نو نماز پڑھنا خالی قوۃ سے نہیں ہے اور بنا بر قول جواز
تیمم کے وسعت وقت میں ہے لیکن بنا بر قول ثانی کے یعنی یہہ کہ تیمم جائز نہیں ہے
مگر وقت تنگ میں واجب ہونا اتمام نماز کا بلا اشکال ہے اور اگر کوئی شخص تیمم کرے عوض
غسل کے بعد ازان حدث اصغر صادر ہو واجب ہے تیمم کرنا عوض غسل کے اور احوط یہہ ہے
کہ جمع کرے درمیان وضو اور تیمم کے اگر قدرت رکھتا ہو وضو پر اور درمیان دو تیمم کے اگر
قدرت نہ ہو ایک عوض وضو کے اور دوسرا عوض غسل کے لیکن اگر تیمم عوض غسل جنابت کا تھا
ایک تیمم بہ نیت ما فی الذمہ کفایت کرتا ہے **فصل چوتھی** واجب ہوتا ہے تیمم محدث
پر واسطے نماز واجب اور طواف واجب کے اور شرط ہے ہر نماز میں واجب ہو یا سنت
بشرطیکہ ممکن نہ ہو وضو یا غسل اور ممکن ہو تیمم اور اسیطرح واجب ہوتا ہے تیمم
جن چیزونکی لیے واجب ہوتا ہے وضو یا غسل مثل روزہ رمضان اور اوسکی قضا
کے اور تیمم واسطے داخل ہونیکے مسجد الحرام میں اور مسجد نبوی میں اور واسطے
توقف کرنیکے باقی مساجد میں اور واسطے مس کتابت قرآن کے اگر ماموربہ کو
واجب ہون مثل وضو کے من باب المقدمہ واجب ہے اور جو شخص مسجد مدینہ میں یا مسجد الحرام
میں محتلم ہو واجب ہے اوسپر تیمم مسجد سے باہر آنے کے لئے جب غسل ممکن نہ ہو یا
سبب نجاست مسجد کا ہو اور جب غسل ممکن ہو اور زمانہ اوسکا کم زمانہ تیمم سے یا برابر ہو
اور سبب نجاست مسجد کا نہ ہو وجوب غسل اس حال میں خالی قوت سے نہیں ہے اور بعض
علماء حائض اور نفسا کو بھی مثل جنب کے گردانا ہے وجوب تیمم میں باہر آنے کے
لئے اور عمل اس قول پر احوط ہے اور واجب ہوتا ہے تیمم نذر و عہد و قسم سے بھی اوس کی اطلاق
کے ساتھ کہ کتاب نذر میں مذکور ہے **مبحث چہارم** در بیان نجاسات اور
مطہرات اور احکام تطہیر میں ہے اور اس میں کئی باب ہیں **باب اول** اقسام نجاسات
میں ہے اور وہ بارہ قسمیں ہیں قسم اول و ثانی بول و غائط ہے حرام گوشت جانور کا

جو خون چھینٹدار رکھتا ہو یعنی رگ کاٹنے میں خون دھار دیتا ہو اور فرق نہیں ہے اس
حکم میں انسان اور جانوران صحرائی اور دریائی اور پرندہ اور چرندہ اور چمگادڑ وغیرہ
میں اور نہ اون جانوروں میں جنکا کھانا اصل میں حرام ہے اور اون میں جنکا کھانا اصل
میں حلال ہے لیکن کسی سبب سے بھی حرام ہو گیا ہو مثل اوس جانور کے جو جلال یعنی گندہ خوار
ہو یا دودھ خنزیر کا اوسنے اتنا پیا ہو جس سے استخوان میں قوت آئی ہو اور مثل بہائم وغیرہ کے
جنسے وطی آدمی نے کی ہو فرج میں یا دبر میں تیسرے منی انسان کی اور مادہ جانور کی جو خون
جھیندہ رکھتا ہو اگرچہ حلال ہو چوتھے خون انسان کا اور اون جانوروں کا جو خون جھیندہ رکھتے
ہیں ماکول اللحم ہوں یا نہ ہوں زیادہ ہو خون یا کم رگ سے نکلا یا اور جگہ سے مگر جو خون باقی
رہجاتا ہے ذبیحہ ماکول اللحم میں بعد بہجانے خون کے بقدر عادت طاہر ہے لیکن جو خون رہجاوے
اون عضا میں جو اعضاء ذبیحہ کے کہ حرام ہیں مثل تلی کے اجتناب اوس سے احوط ہے اور خون
مشتبہ جسکا پاک ہونا یا نجس ہونا دونو احتمال ہوں محکوم بطہارت ہے پانچویں اور چھٹے
سگ و خوک صحرائی اور اسیطرح اجزا اون دونو کی اگرچہ حیات اونمیں حلول کیا ہو
مثل بال اور ناخون کے ساتویں مردہ جانور جو خون جھیندہ رکھتا ہو مگر میت آدمی کی نجاست
اوسکی بعد سرد ہونے کے اور قبل نہلانے کے ہوتی ہے بلکہ قبل سرد ہونیکے بھی بعد مرنیکے بنا بر قوی
اور احوط کے اور اجزاء میتہ نجس کے نجس ہیں خواہ جدا ہوئے ہوں زندگی میں یا بعد موت
کے وہ اجزا کہ جن میں حیات حلول کرتی ہے اور جو اجزا کہ جلد سے انسان کے جدا ہوتے ہیں
چھوٹے چھوٹے اظہر طہارت اونکی ہے اور احوط اجتناب ہے آٹھویں کافر اصلی ہو یا مرتد
حربی ہو یا ذمی مثل یہود و نصاریٰ وغیرہ کے اور یہی حکم اونکے اجزا کا ہے اگرچہ حیات کا
حلول اونمیں نہوا ہو اور کافر وہ شخص ہے کہ انکار الوہیت کا یا رسالت کا یا کسی امر
کا ضروریات دین سے کرے اور قوی اجتناب ہے اولاد کفار سے قبل بلوغ کے اور احوط
اجتناب ہے منکر سے لیکن طہارت انکی اقوی ہے لیکن ظروف اور کپڑے کفار کے

پاک ہین جبتک علم نجاستکا نہ ہو اور مطلق مظنہ حکم بنجاست مین کافی نہین
نوین شراب اور جو چیز نشہ کرے اور خود بہنے والی ہو اگرچہ خشک ہو گئی ہو
اور مشہور یہ ہے کہ آب انگور بہی بعد جوش آنیکے اور بعضونکے نزدیک بعد اتنے جوش کے
جسمین تو اگاڑہا ہو جاوے بحکم شراب ہے اور اظہر اور احوط اجتناب ہے اگر نشہ
نہ کرے والا حکم بہ نجاست ذاشکال ہوگا دسوین فقاع اور وہ ایک قسم شراب کی
کہ جو سے بنائی جاتی ہے لیکن مدار حکم بہ نجاست صرف اسم فقاع ہے پس جسکو عرف عرب
مین فقاع کہین وہ نجس ہوگی گیارہوین پسینہ جنب کا حرام سے خواہ وقت حصول جنابت
کے آوے یا بعد مرد کا پسینہ ہو یا عورتکا جنابت زنا سے حاصل ہوئی ہو یا لواطہ
یا وطی بہائم سے اور مثل ان صورتونکے اور جن صورتون مین حرمت وطی کی ذاتی
ہے بلکہ جہان عرضی ہے مثل وطی حائض اور روزے صوم واجب مین اور ظہار مین قبل
کفارہ دینے کے وہان بہی اقوی اجتناب ہے پسینہ سے بارہوین پسینہ اونٹ کا جو
جلال ہو یعنی گندہ خوار ہو بلکہ مطلق حیوان جلال علی الاحوط باب دوسرا
احکام نجاسات مین واجب نہین ہے دور کرنا نجاست کا لنفسہا بلکہ مستحب ہے اور شرط
ہے پاک کرنا کپڑے کا اور بدنکا نجاستسے صحت نماز اور طواف مین بشرط امکان اگر
معفو نہ ہو اور جگہ پیشانی رکہنے کی سجدہ مین اور ظرف کا جب بر طوبت اوسکا استعمال
کرنا ہو اون امور مین جو مشروط بطہارت ہین مثل کہانے اور پینے اور وضو اور غسل
وغیرہ کے اگر استعمال اوسکا مستلزم تعدی نجاست کو ہو کہانیکی چیزون کا کہانیکے لئے اور واجب ہے
ازالہ کرنا نجاست کا مساجد سے اور قرآن سے اور جو چیز مخصوص ساتہ اوسکے ہو مثل جلد کے
اور ضرایح معظمہ سے اور جو اونپر گرد پوشش ہو بنا بر احوط اور حرام ہے نجس کرنا مسجد کا
اور معفو ہے خون قروح اور جروح کا جبتک بالکل بند نہ ہو جاوے ہر وقت جاری ہو
یا نہ ہو بدن مین ہو یا کپڑے مین بشرطیکہ ازالہ خون کا یا بدلنا کپڑے کا [illegible]

تحمل مشقت کا ہونا ہے احوط لکن تحقیق مشقت میں اتنا کافی ہے کہ عرف میں کہا ہیں کہ
دہونا ہر نماز کے لیے یا ہر روز دہونا دشوار ہے اور اگر ممکن ہو دہونا خونکا ہر روز ایکمرتبہ
تو ترک نہ کرنا اسکا احوط ہوگا اور اسیطرح معفو ہے وہ پیپ جو خون معفو سے نجس
ہو جاوے جس سے خالی ہونا انسان کا بہت کم ہوتا ہے اور یہہ حکم یعنی معاف ہونا خون
مجروح اور مقروح کا مخصوص اوسی شخص کے ساتھ ہے جسکا بدن مجروح یا مقروح ہو پس
اگر کپڑے خون آلودہ زخمی کے اور مقروح کے دوسرا شخص صحیح پہن لے تو اوسکے حق میں
یہہ نجاست معاف نہ ہوگی اور معاف نہیں ہے خون مشتبہ جسکا خون مجروح یا مقروح ہونا
مشکوک ہو اور معاف ہے خون جو کم ہو بمقدار درہم کے کپڑے میں بلکہ بدن میں بھی اور نہیں ہے
لہ معاف ہو اگرچہ احوط اجتناب ہے لکن یہہ حکم خون حیض و نفاس و استحاضہ کا نہیں ہے
بلکہ خون نجس العین کا اور غیر ماکول اللحم کا بھی معاف نہیں ہے علی الاحوط بلکہ خالی رجحان
سے نہیں ہے اور احوط مقدار درہم میں اکتفا ہے مقدار سر ناخن ابہام سے معاف رکھے
اور اظہر یہہ ہے کہ مقدار درہم برابر ہتھیلی کے گڑھے کے ہے اور مراد
ناخون ابہام سے ناخون انگوٹھے کا ہے اور اسیطرح معاف ہے نجاست اوس کپڑے
کی جسمیں تنہا نماز نہ ہوسکے اور اپنے محل میں ہو اور جو محل میں نہو اوسمیں اشکال ہے اور
اسیطرح غیر لباس میں اور اقوی اجتناب ہے عمامہ پیچیدہ نجس سے اور قبا
نجس کا تہ کر کے جیب میں رکھنا احوط ہے بہی اجتناب احوط ہے اور پرورش کرنیوالی جو
کے اگر ایک کپڑا رکھتی ہو کافی ہے دہونا اوسکا دن بھر میں ایکمرتبہ جسوقت چاہے نجاست
بول سے لکن احوط یہہ ہے کہ تجویز ممکن ہو اوسکو بجا لانا اوسکا ساتھ طہارت اس نماز کے
کے جسکو پاک کیا ہے تاخیر اوس میں نکرے اور صبیہ کے مرتبہ میں اشکال ہے اور جیسا
ہے یا لپک کر نہیں کپڑے اور جسکی نجاست بول سے دو مرتبہ ہونا اگر طہارت
آب غیر جاری سے کرے حتی کہ احوط بلکہ اقوی بول طفل غیر خوار مسلم میں بھی دو دفعہ

دہونا ہے لیکن آب جاری مین ایکمرتبہ کافی ہے اور آب کر مین دو مرتبہ احتیاطا دہونا ترک نہ کرے
اور سواے بدن اور کپڑے کے اور بول کے اور سب نجاستون مین احتیاط یہ ہے کہ دو دفعہ سوائے زوال
کے کہ انمین تین مرتبہ دہونا چاہیے ہر نجاست سے مگر جس برتن مین چوہا مر جاوے یا شراب گری ہو
یا کتے یا سور نے چاٹا ہو کہ انمین تین مرتبہ دہونا کافی نہین ہے بلکہ احوط سات مرتبہ دہونا اوس
برتن کا ہے جسمین چوہا مرا ہو خصوصا موش دشتی ہر چند ظاہر غیر موش دشتی مین کفایت تین
مرتبہ کی ہے اور اسیطرح شراب مین احوط سات مرتبہ ہے ہر چند ظاہر تین مرتبہ کافی ہے اور
اگر ظرف اوسکا چوبی یا سفالی غیر روغنی یا کدو کا ہو احوط اجتناب ہے اوس سے
ہر چند اقوی قبول تطہیر سطح ظاہر ہے اور وہ برتن جسکو سور نے چاٹا ہو اوسکا سات
مرتبہ دہونا واجب ہے اور احوط ہے مٹی ملنا قبل سات مرتبہ دہونے کے اور اس احتیاط کو ترک
نکرین اور جسکو کتے نے چاٹا ہو تین مرتبہ دہونا اوسکا واجب ہے ہر چند احتیاط یہ ہے کہ سات
مرتبہ دہوین لیکن چاہیے کہ پہلی مرتبہ دہونے مین مٹی سے مانجی اور احوط یہ ہے کہ ایکمرتبہ محل
نجاست پر خشک مٹی ملین اور دوبارہ مٹی کو پانی مین ملا کے محل نجاست کو اوس سے
دہوین بعد ازان دو مرتبہ آب خالص سے دہوین اور راکھہ اور چونا اور گچ اور مانند
اس کے عوض مٹی کے کافی نہین ہین اور موقوف ہے تطہیر اون چیزون کی جنمین پانی
نفوذ کرتا ہے نچوڑنے پر اگر آب قلیل سے طہارت کیجاوے مگر بول رضیع کہ اس مین
حاجت نچوڑنے کی نہین ہے اور آب جاری اور کر مین اظہر ہے احوط نچوڑنا ہے
بلا اشتراط خالی قوت سے نہین ہے اور واجب ہے تطہیر نجاسات مین دور کرنا عین نجاست
کا اور رنگ اور بو کا جاتا رہنا ضرور نہین ہے اور جبکہ موضع نجاست مشتبہ ہو اگر ایک کپڑے مین ہو
واجب ہے دہونا اون سب مقامات کا جنکی نجاست محتمل ہو اور اگر اشتباہ کئی کپڑون مین
یا غیر لباس مین ہو پس اگر محصور ہو کل کا دہونا واجب ہے اور اگر نامحصور ہو تو کسیکا
دہونا واجب نہین ہے اور اگر ممکن نہ ہو دہونا اون کپڑون کا نماز کے لیے جائز ہے نماز

اور احوط یہی کہ نماز برہنہ بھی پڑھے اور جامہ نجس مین بھی اور اگر برہنہ ہونا ممکن نہو
بسبب سردی وغیرہ کی تو نجس کپڑے مین نماز پڑہے اور اعادہ اور قضا اوس پر نہین ہے
اور اگر کپڑا ایک نجس ہو اور دوسرا پاک ہو اور مشتبہ ہو اور ممکن نہو تیسرا کپڑا اور
نہ دہونا اونکا دو مرتبہ نماز پڑہے دونون مین اور جب نماز پڑہے نجس کپڑے مین نجاست
بدن میں اور علم نجاست کا رکھتا ہو واجب ہے اعادہ وقت مین اور قضا بعد وقت کے اور
اگر بھول گیا ہو پاک کرنا اور بعد نماز کے یاد آوے اعادہ اور قضا واجب ہے اور اگر اثنا
نماز مین یاد آوے اعادہ واجب ہے اور اگر وقت اعادہ کا باقی نرہا ہو نماز تمام کرے اور
احتیاط یہ قضا ترک نہ کرے اور اگر نجانتا ہو نجاست کو پس اگر بعد نماز کے معلوم ہوا اور
وقت گذر گیا ہو قضا اوس پر نہین ہے اور اسیطرح اگر اندر وقت کے معلوم ہوا اور اگر
علم اثناے نماز مین حاصل ہو باطل ہے نماز اور واجب ہے اعادہ نماز کا جبکہ معلوم ہو
نجاست کا قبل نماز کے ہونا اور اگر قبل نماز کے ہونا معلوم نہو اور ممکن ہو پاک
کرنا بدون فعل منافی کے تطہیر کرلے اور نماز تمام کرے اور اگر ممکن نہو نماز باطل ہے
اور واجب ہے اعادہ نماز کا اور اگر علم نہ نجاست وقت تنگ مین حاصل ہو تمام
کرے اور اعادہ نہین ہے باب تیسرا مطہرات اور اونکے احکام مین ہے اور اوس مین
کئی فصلین ہین فصل پہلی حکم مین پانی کے ہے پانی یا مطلق ہے یا مضاف
اور دونو پاک ہین جبتک کوئی نجاست خارج سے اوس تک نہ پہونچے لیکن مطہر
آب مطلق ہے پس آب مضاف نہ رفع حدث کرتا ہے اور نہ رفع خبث اور نجس ہوتا ہے
بمجرد ملاقات نجاست اگرچہ بقدر کر یا زیادہ از کر ہو اور آب مطلق پاک کرتا ہے
ہر چیز کو مگر وہ جو قابل پاک ہونیکی نہین ہے اور اگر پہونچے اوس تک نجاست تو
اوسکی کئی قسمین ہوتی ہین قسم پہلی آب جاری یعنی وہ پانی کہ جو زمین
سے باہر آتا ہو اور بہتا ہو زمین پر اور اس کے حکم مین وہ پانی ہے کہ زمین

فصل پہلی مطہرات

سی باہر آوی اور بہی اور کنوان او سپر صادق ہوا اور وہ نجس نہیں ہوتا ہے
ملاقات نجاست سی جبتک رنگ یا بو یا مزہ اوسکا بسبب نجاست کی متغیر نہو
خواہ بمقدار کر ہو یا نہ ہو مگر وہ پانی کہ جو زمین سی باہر آتا ہوا اور بہتا نہ ہوا حوط
بلکہ اقوی یہہ ہی کہ بمجرد ملاقات کی نجس ہو جاتا ہی اگر کر سی کم ہو اور پاک ہوتا ہے
اسطور سی کہ پانی اوسکا کم کردین تاکہ تازہ پانی اس سے ابلی اور بقیہ آب
نجس مین ممزوج ہووے اور حوض حمام کی جو بمقدار کر نہون لیکن متصل
بمادہ ہون حکم آب جاری مین ہین پاک کرنے مین اور نجس نہونے مین
بمجرد ملاقات نجاست کی مگر شرط یہہ ہے کہ متصل مادہ سی ہو اور پانی مادہ کا
کر بہر ہو لیکن اگر آب حوض حمام متغیر بہ نجاست ہو گیا ہو تو اوسکی تطہیر مین
شرط ہے کہ مادہ مین پانی مقدار کر سے اتنا زائد ہو کہ بعد برطرف ہونے
تغیر کے بسبب امتزاج اوس پانی کے ساتہ کسی مقدار کے آب مادہ سی بقدر
کر باقی رہی اور اس حکم مین حمام اور غیر حمام یکسان ہے، **قسم دوسری**
آب باران اور حکم اوسکا اور حکم آب جاری کا ایک ہے یعنی نجس نہیں ہوتا بملاقات
نجاست اور پاک کرتا ہی اور چیزونکو وقت بارش کے ہر چند جاری نہو نزدیک
بعض علما کی اور احوط اعتبار جریان ہی خواہ زمین مین جمع ہوا ہو یا پرنالے
سی آوی اور بہت ہو یا کم خود نجاست تغیر ہو گیا ہوا اوسکو اوسی سمت مین
پہونچاوی اور اگر ظاہر پر پانی بارش کا پڑے باطن بہی پاک ہو جاویگا اور جائے
نچوڑنیکی اسمین نہیں ہی نزدیک بعض علما کی لیکن احوط بلکہ اقوی یہہ ہی کہ نچوڑنا
واجب ہے **قسم تیسری** آب مشکوک اگر بقدر کر کا زیادہ نجس نہیں ہوتا
مگر جب رنگ یا مزہ یا بو متغیر ہو جاوی بسبب نجاست کے خواہ تمام متغیر ہو یا کوئی قطعہ
اوسکا اور مراد تغیر سے تغیر حسی ہی یعنی متغیر ہو اس طور کہ رنگت

اوسکی آنکھ ہے اور فرو زبان ہے اور لگاؤ دماغ سے دریافت ہوے اور اعتبار نہین ہے اور
صفات کا سواے رنگ اور مزہ اور بو کے اور نہ ان صفات کا اگر تغیر بعض ہو خواہ اصلی یعنی
خود اوسکی صفت ہے یا اوس مین بھی حاصل ہوئی ہو کسی اور چیز سے سواے نجاست کے اور
نہ اعتبار ہے اوس تغیر کا جو بسبب مجاورت نجاست کے ان صفات مین ہوا ہو اور نہ اوس
تغیر کا جو تقدیری ہو یعنی اگر اوصاف نجاست مین فرض کیجاوین تو برتقدیر تحقق اوصاف کو تغیر
پائینگا لازم ہوا اور اگر پانی مین خود بسبب کسی عارض کے ایسی صفات پائی جاوین کہ اگر صفات
نہ ہوتی تو تغیر ظاہر ہو جاتا مثل اسکے کہ پانی سرخ ہوا اور بسبب اوس کے رنگ خون کا اوس مین
ظاہر نہ ہوا تو اوس صورت مین حکم بہ نجاست ہے بلکہ خالی قوت سے ملنے نہین ہے اور کر بحسب وزن کے
بارہ سو رطل عراقی ہوتا ہے مترجم کہتا ہے کہ بحساب اوزان متعارفہ کے ان بلاد ہند مین
جیسا کہ جناب علیین مکان طاب ثراہ نے روضۃ الاحکام مین لکھا ہے بقدر ساڑھے آٹھ
من پختہ سے کچھ زیادہ ہوتا ہے اور بحساب مساحت کے ساڑھے تین بالشت طول اوسیقدر
عرض و عمق ہونا چاہیے اور اگر طول و عرض و عمق حوض کا مختلف ہو جاے کہ مکسر بیالیس بالشت
اور سات ثمن ایک بالشت کا ہے معتبر بالشت سے پس اگر پانی بقدر کر نہ ہو اگرچہ تقدیر
قلیل کم ہو تو بھی نجس ہو جاویگا بمجرد ملاقات نجاست کے اگرچہ نجاست پر پانی بہ چلے
یا نجاست ایسی ہو کہ بسبب بیرا وس کے ممکن نہ ہو مثل سر سوزن کے خون سے اور اگر
شک کرے کہ پانی مقدار کر تک پہونچا یا نہین پہونچا تو بنا اسپر کرے کہ نہین پہونچا اور
اگر شک کرے مقدار کر مین کہ آیا کم ہوا یا نہین ہوا تو بنا اسپر کرے کہ مقدار باقی ہے اور
قلیل برتن آب کا دعوی پانی ہے جو ملاقات نجاست سے نجس نہ ہوا اور قطرہ سے ممزوج ہوتا ہے ظاہر کا اور
اتصال کا نہین ہے قسم چوتھی آب چاہ اور نجس نہین ہوتا ہے مگر بتغیر لیکن مستحب ہے کہ کھینچا جاے
اگر کوئی نجاست کنوئین مین پڑے بلکہ بعض غیر نجاسات مین بھی بنا بر احوط عدم ترک
خصوصاً جبکہ پانی کر سے کم ہو اور تشریح مقادیر کی گیارہ قسمین ہین اول کھینچنا تمام پانی کا

کھینچنا یا بیت کر شراب کہ اگر ایک قطرہ اسکا پڑے تیس ڈول کافی ہیں اگرچہ افضل کھینچنا
تمام پانی کا ہے اور اسیطرح سنت ہے کھینچنا تمام پانی کا واسطے منی اور خون حیض و
نفاس و استحاضہ اور بیل اگر مر جاوے اور اونٹ نر ہو یا مادہ اور آب انگور جسمیں جوش آگیا ہو اور
دو ثلث جل نہ ہوں اور عرق جنب کا حرام و پسینہ شتر جلال کا اور واسطے سگ کے خوک کے
اگر زندہ باہر آویں بنا بر احوط اور واسطے فضلہ اور بول غیر ماکول اللحم کے حتی کہ انسان کے
بول صبی اور مرد اگرچہ استحباباً تمام پانی کھینچنا انمیں بھی خوب ہے اور اسیطرح واسطے
بول اور فضلہ اور خون نجس العین کے اور واسطے مرنے فیل اور کافر کے جبکہ اس میں جا کر
یا زندہ باہر آوے اور واسطے اون نجاسات کی جنکا ذکر احادیث میں نہیں ہے اور اگر ممکن نہو
کھینچنا تمام پانیکا یا مستلزم مشقت ہو بسبب کثرت آب کے چار مرد باری باری دو دو
ملکر کھینچیں ایکدن طلوع صبح صادق سے مغرب تک اور مبتدی کھینچنا صبح سے متصل
صبح صادق کے کریں اور منتہی بعد مغرب کے اور اگر اخلال عمل میں ہو مثل کاہلی و سستی
یا بعض اوقات مشغول نہ ہوں کھینچنے میں اعادہ کرنا چاہئے دوسرے کھینچنا ایک کر پانی کا واسطے
موت قاطر اور الاغ اور مادہ گاو کے تیسرے کھینچنا ستر ڈولونکا واسطے موت انسان کے
مرد ہو یا عورت بالغ ہو یا طفل چوتھے کھینچنا پچاس ڈولونکا واسطے گرنے مقدار کثیر کے
خون طاہر العین سے سوا خون حیض و نفاس و استحاضہ کے اور خون ذبح کو بعض
میں اکتفا تیس اور چالیس پر خوب ہے اور واسطے براز انسان کے جو تر ہو یا بر گند
ہو گیا ہو اور صورت ثانی میں اکتفا چالیس پر بھی خوب ہے بلکہ پچاس ڈول کھینچنا احوط ہے
پانچویں کھینچنا چالیس ڈولونکا واسطے گرنے گول مردار و مر جانے بلی اور سیار اور لومڑی
اور خرگوش اور کتا اور مثل ان جانوروں کی چھٹے کھینچنا تیس ڈولونکا واسطے گرنے
آب باران کے جسمیں بول اور غایط اور فضلہ سگ ہو یا ایک ان میں سے ساتویں
کھینچنا دس ڈولونکا واسطے براز خشک اور خون قلیل کے آٹھویں کھینچنا سات ڈول

واسطے مرنے چند جانور کے جو کہ بعد اسکے کبوتر سے چھوٹے اور شتر مرغ سے بڑے
نہوں اور واسطے مرجانے موش کے جب اجزا اوسکے اگندہ ہو جاویں یا پہول جاوے
اور واسطے نہانے جنب کے یا فقط داخل ہونا اوسکا پانی میں آوے اور واسطے گرنے کتے
کے جب زندہ نکل آوے اور واسطے بول طفل نابالغ کے بعد اسکے کہ کہانا لگے اور مرنے چھپکلی
کے جب پہول جاوے نو ڈول کہینچنا پانچ ڈولونکا اور اگر افضل ہو تو گیارہ بلکہ بعض چالیس ہو یا دہ ہو
دسویں کہینچنا تین ڈولونکا واسطے مینڈک اور بچھو اور سانپ کے اور اسیطرح واسطے موت
موش کے اگر پہولا نہ ہو اور اجزا پراگندہ نہوے ہوں گنہگار ہوں ایک ڈول واسطے گرنے پوست
وزغہ یعنی مینڈک کے کہ جو اوس سے زندگی میں جدا ہوا ہو اور واسطے بول شیر خوار کے
جسکا سن دو سال سے زیادہ نہوا ہو اور مرنے کنجشک کے برابر مانند اسکے اور ڈول میں تصرف کے
کرنا سب انواع قسم کے کوئین کے ہو اور ہر مقدار اوس ڈول سے کہینچنے کے ویسی کی بیچ میں ہو
لیکن اگر خلاف اس کے کوئیں کے جنمین ہاتھ سے نسبت اوس قسم کے کوئون کے بڑے ڈول سے کہینچنے کی عادت
ہو تو احوط بلکہ اقوی مراعات اسکی ہے اور اگر بجای چھوٹے ڈول کے بڑے ڈول سے کہینچے
ہی اور وہ ڈول کے بہر بہی طریق متعارف کا اعتبار ہے اور کہینچنے میں تمام پانی کو ڈول شرط
نہیں ہے اور کہینچنے والے میں عدالت اور اسلام اور مرد ہونا اور قصد اور نیت معتبر نہیں ہے اور حکم
حیوان اور انسان میں بہی فرق نہیں ہے اور جمیع آلات نجاست میں بعد نکالنے عین نجاست
کے جو مقدار معین ہے نزح کی اوسکی نجاست میں کہینچنا چاہئیے مگر جہان تمام پانی کہینچنے کا حکم
ہے ہاں اگر اثنای نزح میں بہی نجاست نکالی جاوے تو بہی کافی ہے اور اگر سبب نزح کی متعدد
ہوں مثلاً دو چوہے کوئیں میں مرجاویں حکم بہی متعدد ہوگا ہمیں اگر پانی کوئیں میں باقی رہ جاوے
ایک دوسرے کی مثل ہوں مانند اسکے کہ دو چوہے گر پڑیں یا ایک دوسرے کی مثل نہوں مثل اسکے کہ
ایک چوہا اور ایک بلی گر پڑی **قسم پانچویں** جہوٹہا پانی یعنی جس پانی کو کسی آدمی یا حیوان
نے پیا ہو یا جہوا ہو پس پانی جہوٹہا نجس العین کا نجس ہے اور طاہر العین کا طاہر اگرچہ

نہ ہو یا اون جانورون کی ہو جو نجاست کہاتے ہین لکن بشرطیکہ موضع ملاقات طاہر ہو یا خشک ہو جاے
سے ہو **فصل دوسری** بیان مین باقی مطہرات کے ہے اور وہ کئی چیزین ہین پہلے آفتاب
اور وہ پاک کرتا ہے زمین کو نجاست بول سے جب خشک کر دے لکن شرط یہہ ہے کہ دہوپ سے
خشک ہو گو ہوا تند ہو بلکہ ظاہر یہہ ہے کہ جو نجاست جرم نہین رکھتی ہے آفتاب اوسے پاک
کرتا ہے **دوسرے** زمین اور وہ پاک کرتی ہے تہ قدم اور تہ چلمچہ اور تہ نعلین کو بشرطیکہ
عین نجاست برطرف ہو دراہ چلنے سے یا ملنے سے اور احوط چلنا بقدر پندرہ ہاتہ کے
ہے اگرچہ نجاست کم مین برطرف ہو جاوے **تیسرے** استحالہ یعنی حقیقت نجس یا متنجس کا دوسری
چیز کی حقیقت سے بدل جانا جو نجس نہ ہو اور بدل جانا اوصاف کا یا پراگندہ ہونا اجزا کا
اعتبار نہین ہے اور باعث حصول طہارت کا نہین ہوتا ہے اور استحالہ کے اقسام بہت ہین مثل خاک
ہو جانے فضلہ کے یا دہوان ہو جانے کے اور کوئلہ نجس لکڑیکا اجتناب اوس سے احوط ہے **چوتھے**
اسلام اور وہ پاک کرتا ہے بدن اور رطوبات کافر مثل آب بینی و آب دہن و بلغم وغیرہ
کے اور اسیطرح جو چیز متصل اوس کے بدن کے ہو مثل بال اور ناخون اور دانت وغیرہ کے لکن
ظروف اور مثل اوس کے جن چیزونکو بطور رطوبت اوسنے حالت کفر مین چہوا ہو نجاست اونکی باقی رہتی
ہین **پانچوین** کم ہونا اور یہہ آب انگور جوشیدہ نجس کو پاک کرتا ہے جسکی نجاست بسبب جوش
ہونیکے حاصل ہوئی ہو بشرطیکہ دو ثلث جل جاوین حرارت آگ سے اور اگر آفتاب یا ہوا سے
دو ثلث کم ہو جاوین تو احوط اجتناب ہے **چھٹے** انتقال نجاست کا ایک محل سے طرف
دوسرے محل کے بشرطیکہ نجاست اوسکی بسبب اوس کے اضافت کے پہلے محل کیطرف ہو اور
بعد انتقال کے محل ثانی کیطرف مضاف ہو جاوے اگر مضاف ہونا اوس محل کیطرف مستلزم حکم
طہارت کا ہو مثل اوس کے کہ خون انسان کا اور اون حیوانات کا جو خون جہندہ رکہتے ہین کہ مثل
پانچہہ یا جون ہے لو اور خون انسان وغیرہ کا اوس سے [illegible] ہے بلکہ مثل [illegible] کا خون
[illegible] اسکی [illegible] اور یہہ شرط [illegible] ہے کہ جب [illegible] ہو کہ اصل مین یہ خون [illegible]

قسم اول آفتاب
دوسری قسم زمین
تیسری قسم استحالہ
چوتھی قسم اسلام
پانچوین قسم نقصان
چھٹی قسم انتقال

کا تھا اور اگر نہ دیکھا ہو اور نہ جانتا ہو طہارت اظہر ہے **ساتوین** سنگ کہنہ استنجا
او رمثل ان کے جن چیزون سے استنجا کیا جاوے سوا پانی کے ساتھ شرط مذکورہ کے
اٹھوین استبراء اور یہ سبب اوس کے محکوم بطہارت ہوتی ہے رطوبت مشتبہ بول اور منی
پس اگر استبرا نہ کیا ہو نجس ہے اور استبرا منی سے یہہ ہے کہ پیشاب کرے اور طریق استبراء بول
سابق میں مذکور ہوا **نوین** جدا ہونا غسالہ کا اور یہہ مطہر ہے اون طوبات کا جو باقی رہجاتی
ہین بعد نچوڑنے کے **دسوین** برطرف ہونا نجاست کا بدن حیوان سے سوا
انسان کے بشرطیکہ احتمال طہارت ہو اگرچہ بعید ہی ہو علی الاحوط اور برطرف ہونا نجاست
کا بواطن سے مثل باطن دماغ اور گوش اور دہن کی اور احوط اجتناب ہے اجزائی غذای
باقی ماندہ سے درمیان دانتون کے جب نجس ہو جاوین **گیارہوین** نکلنا خون کا
محل ذبح اور جانورون مین جو ذبح ہوتے ہین اور محل نحر سے اونٹ مین بمقدار متعارف یہہ
مطہر ہے خون باقی ماندہ کا اعضاے ماکولہ مین لیکن غیر ماکولہ مین مثل تلی کے پس احوط
اجتناب ہے **بارہوین** غائب ہونا اور یہہ مطہر ہے مسلمان کے بدن اور کپڑے کا ساتھ
دو شرطون کے ایک یہہ کہ اوسکو علم نجاست کا ہو اور دوسری یہہ کہ تطہیر کرنا اوسکا محتمل ہو اور
احوط یہہ ہے کہ علاوہ ان دو شرطون کے دیکھے کہ وہی مسلمان ایسا استعمال کرتا ہے جسکا
طاہر بحسب اغلب حال مسلم کے یہہ ہے کہ وہ استعمال بعد تطہیر کے ہے **خاتمہ** جائز ہے
استعمال کرنا سوا ظروف طلائی اور نقرئی اور پوست میتہ کی جملہ ظروف کا کہ جو باقی
معادن وغیرہ سے بنائے گئے ہون ہر چند جواہر نفیسہ کے ہون یا غیر اوس کے بشرط طاہر و غیر
غصبی ہونے کے تطہیر مین بلکہ مطلقاً لیکن وہ ظرف کہ جو مردار کے چمڑے کا ہو جائز نہین ہے استعمال
اوسکا اور اسیطرح ظروف طلائی اور نقرئی کا لیکن جو چیز کھانے پینے کی اوس مین ہو حرام نہین ہوجاتی
ہے اور اسیطرح نفع عین مباحہ اون کے ہو سکتا ہے اور اسیطرح ظرف غصبی ہے اگرچہ ان
سے تو مین فعل حرام ہو گا لیکن طہارت ہو جاوے گی اور اگر وضو یا غسل کے ظرف طلا

یا تو وہ یا ظرف غصبی سے اظہر صحت ہے اور احوط اعادہ ہے مگر دو صورتیں کہ ظرف وضو یا غسل
ہو ظرف غصبی میں یا اور ممکن نہ ہو بدون اوسکے استعمال کے کہ اس صورت میں نہ وضو اور غسل
حرام بھی ہوگا اور باطل بھی ہے تم **کتاب الطہارت** و تیلوہ **کتاب الصلوٰۃ**
مقصد دوسرا نماز میں اور اسمین کئی بحث ہیں **بحث اول** مقدمات نماز
میں اور اس میں کئی باب ہیں **باب اول** بیان میں اسباب کی ہے کہ واجب
کئی نمازیں ہیں واضح ہو کہ نماز واجب کی چھ قسمیں ہیں نماز یومیہ اور جمعہ اور عیدین
اور آیات اور طواف اور واجب بسبب امر خارج کے مثل استیجار اور نذر اور عہد اور یمین
کے اور مانند اوس کے جو باپ سے فوت ہوا اور نماز یومیہ یعنی جو نماز کہ ہر شبانہ روز میں
ہر مکلف پر جو خالی حیض و نفاس سے ہو اور تمام رہو شرعا طہارت اختیاری یا اضطراری
پر پانچ نمازیں ہیں حضر میں مجموع اونکی رکعات سترہ ہیں ظہر کی چار عصر کی چار عشا کی
چار مغرب کی تین صبح کی دو مگر روز جمعہ کہ عوض ظہر کے دو رکعت جمعہ کی واجب ہوتی ہے
عینا یا تخییر استاتیہ اون شروط کے جنکا ذکر آگے آویگا اور سفر میں اور حالت خوف میں ہر
چار رکعت سے دو رکعتیں کم ہو جاتی ہیں اور باقی میں کچھ کم نہیں ہوتی ہیں **باب
دوسرا** بیان میں اوقات نماز یومیہ واجب ہے ہر نماز کے لئے فرائض یومیہ سے دو وقت
ہیں اول وقت فضیلت اور دوسرے وقت اجزا یعنی ادا واجب ہے پس وقت اول نماز ظہر کا
زوال آفتاب ہے دائرہ نصف النہار سے یہانتک کہ سایہ شاخص کا برابر اوس کے ہو وے
اور وقت دوسرا بعد گذرنے وقت اول کے ہے یہانتک کہ غروب میں مقدار ادا کرنے نماز عصر
کے مدت باقی رہے اور وقت اول نماز عصر کا بعد گذرنے اتنی مدت کے جسمین نماز ظہر ہو سکے
شروع ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے یہانتک کہ سایہ شاخص کا دونا اوس سے ہو جاوے
اور وقت دوسرا بعد گذرنے وقت اول کے ہے مغرب تک اور وقت اول نماز مغرب کا غروب سے
ہے یہانتک کہ طرف ہووے شفق مغربی اور وہ سرخی ہے کہ جو سمت مغرب میں پیدا ہوتی

غروب آفتاب ہے اور وقت دوسرا بعد وقت اول کے ہے یہانتک کہ باقی ہے نصف شب
مین اتنی مدت کہ جسمین نماز عشا ہو سکے اور وقت اول نماز عشا کا شروع ہوتا بعد
گذرنے اتنی مقدار کے غروب آفتاب سے جتنی مدت مین نماز مغرب پڑہی جاوے اور باقی
رہتا ہے تا بہ نصف شب واسطے مختار کے لیکن مضطر یعنی جس شخص کو نماز مغرب مین پڑہنا
نصف اول مین ممکن نہو بہ سبب کسی عذر کے مثل اسکے سو جاوے یا بہول جاوے یا حیض
و نفاس باقی ہو یا کوئی اور عذر ہو پس اظہر یہہ ہے کہ اوسکے لئے وقت مغرب مین کہلا ہے یہانتک
طلوع صبح تک لیکن اولی یہہ ہے کہ نیت مین تعیین ادا اور قضا کی نکرے بلکہ جس نے
عمدا نصف اول مین مغرب کو ادا نکیا ہو وہ بہی اگر پڑہے قبل صبح کے تو اولی یہہ ہے
کہ نیت مین تعیین ادا اور قضا نکرے اور وقت اول نماز صبح کا طلوع صبح صادق
ہے یہانتک کہ حمرت مشرق مین ظاہر ہوا اور وقت دوسرا بعد اول کے ہے طلوع آفتاب
تک اور علامت دخول وقت مغرب کی برطرف ہونا حمرت مشرقیہ کا اور گذر جانا اوسکا
سمت الراس سے ہے اور علامت نصف شب کی جو آخر وقت نماز عشا ہے گذر جانا اون
ستارون کا جو وقت غروب آفتاب طلوع کرین سمت الراس سے اور علامت صبح صادق کی
ظاہر ہونا سپیدی کا اور پہیلنا اوسکا عرض افق مین اور علامت زوال کی یہہ ہے کہ سایہ شاخص کا
بڑہے بعد کم ہونیکے یا پیدا ہووے بعد برطرف ہونیکے لیکن یہہ دوسرے علامت اوس وقت مین ہے کہ
جب آفتاب سمت الراس پر یا دیر اوسدن عبور کرے مثل مکہ معظمہ کے بعض اوقات
مین اور پہیلی علامت اور اوقات مین سوا اوقات مذکورہ کے غالبا لہذا اکثر شہرون مین اکثر
اوقات مین تشخیص زوال کی اسی علامت سے ہوتی ہے اور جائز نہین ہے تاخیر کرنا نماز پنجگانہ کی
کہ وقت اوسکا گذر جاوے اور پڑہنا قبل وقت کے پس اگر نماز قبل وقت کے پڑہے نماز باطل
ہوگی تمام نماز قبل وقت کے واقع ہوئی ہو یا بعض عمدا تعجیل کے ہو یا بہول سے مسئلہ کا
ہو یا نہ جانتا ہو اور وقت پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو بلکہ اگر نماز کے ... وقت مین واقع ہو

حالانکہ وہ شخص جانتا ہو کہ وقت داخل نہین ہوا تو بہی نماز اوسکی باطل ہے اور اگر بہول
گیا ہو وا... ہو نماد قت مین ظاہر ا صحت ہی اور جائز نہین ہے اعتماد کرنا مظنہ
دخول وقت پر جب ممکن ہو علم اگرچہ حاصل ہوا ہو مظنہ اذان معتمد سی یا قول کسی
ایک عادل کے بلکہ دو عادل کے بہی بنا بر احوط او رجائز ہے جب ممکن نہ ہو علم
لیکن احوط یہ ہے کہ توقف کرے یہان تک کہ یقین دخول وقت کا ہو جاوے اور جب
ظاہر ہو کہ گمان اوسکا غلط تہا چاہئے کہ اعادہ نماز کا کرے اگر وقت اثنائے
نماز مین نہ آگیا ہو اور اگر وقت ہو گیا ہو اثنائے نماز مین اگرچہ قبل سلام کے ہو اعادہ
لازم نہ ہوگا اور اگر کوئی شخص مشغول نماز عصر یا عشا ہو قبل نماز ظہر اور مغرب
کے پہر اگر یاد آوے اثنائے نماز مین عدول کرے عصر سے طرف ظہر کے اور
عشا سے طرف مغرب کے اور اگر بعد فراغ کے یاد آوے نماز اوسکی جو پڑہی ہے
صحیح ہوگی اگر وقت مختص مین نماز مقدم کی واقع نہ ہوی ہو اور احوط مراعات
اس شرط کی ہے اس مسئلہ عدول مین بہی اور جائز نہین ہے نوافل غیر یومیہ اور قضا
نوافل یومیہ کے بعد داخل ہونے وقت فریضہ کے اور قبل ادا کرنے فریضہ وقت کے اور
اسیطرح جائز نہین ہے نافلہ واسطے اوس شخص کے جسکے ذمہ پر قضا فریضہ کی ہو نہ نافلہ
روز اور نہ نافلہ شب

باب سیوم

قبلہ اون لوگون کے لئے جو مسجد الحرام مین ہون
نفس کعبہ معظمہ ہے اور اسیطرح جو لوگ توجہ عین کعبہ کرنے پر قادر ہون اگرچہ
مسجد سے باہر ہون اور قبلہ اون لوگونکا جو دور مکہ معظمہ سے ہین جہتہ اور
سمت کعبہ ہے نہ نفس کعبہ بہر کیف قبلہ رو ہونا واجب ہے واجب نمازون مین
اور شرط بہی ہے اگر قدرت ہو خواہ نماز ایستادہ پڑہے خواہ بیٹہ کے خواہ
لیٹ کے لیکن اسصورت مین اگر کروٹ سے ہو تو اس لیٹنا چاہیے جسطرح مردیکو
قبر مین لٹاتے ہین اور اگر چیت ہو تو جسطرح مریض کو احتضار مین لٹانا چاہیے

اوسطرح پہ لیٹے اور اگر ممکن ہو رو بقبلہ ہونا فقط بعض اعضا کا نہیں ہو تو ان کی جسیطرح ادا
اسیطرح شروع ہی رو بقبلہ ہونا یا اثنا میں اجزاء خبیثہ کے یعنی جا بجا جسم کے ہوں ہیولے اعضا
میں اور اسیطرح واجب ہے سجدہ سہو میں اور واجب ہے استقبال حال احتضار اور غسل
اور دفن میت اور ذبح حیوان میں اور واجب ہے علم قبلہ کا تاکہ بشرط قدرت نماز بطرف قبلہ باجہت

اگر ممکن ہو یقین کا بجز اعلان عامل ہو یا فاسق ہو یا کافر سے اور اگر عاجز ہو ظن کے حاصل
کرنے سے جاروں طرف نماز پڑھے اگر وقت وسیع ہو اور اگر نماز پڑھی ایک طرف بنا بر
ظن قبلہ کے بعد ظاہر ہوا کہ پشت بقبلہ تہا اعادہ کرے اگر وقت باقی ہو اور اگر
نہ باقی ہو تو بہی جو قضا خالی قوت سے نہیں ہے بلکہ اگر ظاہر ہو کہ قبلہ محاذی یمین یا یسار
کے تہا تو بہی قضا احوط ہے ہاں اگر درمیان یمین و یسار کے ہو اعادہ و قضا لازم
نہیں ہے اور اگر اثنای نماز میں ظاہر ہو کہ رو بقبلہ نہیں ہے قبلہ کیطرف پہر جاوے اگر انحراف
یمین و یسار کیطرف اسقدر نہ ہوا ہو کہ قبلہ جسمیں مقابل یمین و یسار کے ہو جاتا اور اگر
اس قدر انحراف ہو گیا ہو اعادہ لازم ہے اور اگر بعد نماز کے متنبہ ہو کہ قبلہ سے منحرف تہا
اتنا کہ جسمیں اعادہ کرنا چاہئے اور وقت فقط ایک رکعت کا باقی ہو تو بہی وجوب اعادہ خالی
قوت سے نہیں ہے در صورتیکہ پشت بقبلہ پڑہی ہو بلکہ یمین و یسار میں بہی باب چہارم
جائز ہے نماز ادس مکان میں جو نجاست متعدیہ سے یعنی ایسی نجاست جو بدن یا
لباس میں سرایت کرے خالی ہو اور تصرف اوسمیں جائز ہو خواہ وہ اصل مکان مملوک اوسی
شخص کا ہو یا ملک غیر ہو لیکن منفعت مکان ملک اوس شخص کی ہو گئی ہو خواہ اوس سبب
کہ اوسی شخص نے کرایہ لیا ہو اور خواہ اس جہت سے کہ مالک نے منفعت مکان کی بطور وصیت
اوس میں رہنے کی اوس شخص کے نزدیک ہو یا مانند اسکے اور خواہ یہ شخص مالک منفعت
نہیں ہے بلکہ مالک نے فقط تصرف کی اجازت دی ہو صریحا یا اجازت دی ہے خاص نماز
پڑھنے کی صراحتاً یا فحواءً اور خواہ مکان مباح الاصل ہو مشغول نہیں ہوا ہو کسی کے

خواہ حلال ہو اوسکا اون تصرف پر شاہد ہو مثل اسکے کہ رسم و دوستی ہو اور مالک میں
ایسی ہو کہ منشاء رضا مالک کا ہووے اور مانند اسکے اور معتبر ہے حاصل ہونا علم کا
ساتھ رضائے مالک کے شاہد حال سے پس اگر علم حاصل ہو بلکہ مظنہ ہو نماز صحیح ہوگی لیکن صحرا
اور مکانات جنمین داخل ہو ہیں کوئی مانع مثل دیوار وغیرہ کے نہ ہو نماز اونمین جبتک کہ آثار
مالک کے ناراضی کے ظاہر نہ ہوں صحیح ہے بلکہ جائز ہے نماز اون میں اگرچہ مالک غیر ولی ہو
بھی ہو اور اسیطرح جائز ہے نماز پڑھنا گھر میں باپ اور ماں اور فرزند اور دادا اور دادی
اور بھائی اور بہن اور چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ اور دوست کے بدون اجازت
کے بلکہ اگر شک رضا میں ان لوگوں کی ہو یا مظنہ ناراضی کا ہو تو بھی جائز ہے
لیکن احوط اس صورت میں یعنی جب مظنہ ناراضی کا ہو ترک ہے اور احوط اس سے ترک نماز
ہے گھر میں اون لوگوں کے جبکہ اجازت اونکی مکان میں داخل ہونیکی نہ ہو بلکہ خالی قوۃ
سے نہیں ہے اور جائز نہیں ہے نماز مکان غصبی میں اور نہ بھی ساتھ علم غصبیت کے بدون اضطرار کے لیکن اگر نجانتا ہو غصبی
مکان کا اور نماز پڑھی اوسمیں تو نہ گنہگار ہوگا اور نہ نماز باطل ہوگی اور اگر غصبی ہونا مکان کا جانتا ہو اور حرام ہونا
نماز کا مکان غصبی میں نجانتا ہو نماز اوسکی باطل ہوگی اگر بطلان نماز مکان غصبی میں
میں معلوم ہو اور اسیطرح جبکہ حرمت جانتا ہو اور بطلان نماز نہ جانتا ہو تقصیر
بلکہ مطلقا اور اسیطرح اگر نجانتا ہو حرمت اور نہ فساد اور مقصر ہو تحصیل احکام
میں یعنی باوصف تنبہ کے تحقیق مسائل میں کمی کی ہو نماز اوسکی بھی باطل ہے اور
اگر مقصر نہ ہو اور وقت میں مسئلہ معلوم ہو تو واجب ہے اعادہ نماز کا اعادہ واجب ہے
اعادہ میں اکتفا کرنا بجہت قربت پر اور جو شخص جاہل ہو بدون تقصیر کے اور بعد
وقت کے مسئلہ معلوم ہوا تو قضا ہے لیکن وجوب اسکا محل اشکال ہے کیونکہ جب
نہ جانتا غلطی بعجان سے نہیں ہے اور شرط ہے پاک ہونا سجدہ گاہ کا بقدر واجب
اور اگر سجدہ کرے نجاست پر والتہ احوط اعادہ ہے وقت میں اور قضا ہے

وقت

وقت کے ہی اگر سجدہ واجب ہونا اعادہ کا خالی بیجان سے نہیں ہے اور جو وقت نہ ہو تو قضا کا لکہا ہے صلوۃ میں ہے
اور یہی حکم ہے جو ہونے جانیکا لکن احتیاط یہاں ناسمجھنے اور ظاہر ہونا سجدہ گاہ کا زمین ہے یا اون چیزون
سے جو اوگتی ہیں زمین سے بشرطیکہ پہننے اور کہانے کی نہ ہون بسبب عادت کے جیسا کہ
کہ کتان اور روئی پر بہی سجدہ جائز نہیں ہے اور جو چیز زمین سے نہیں اوگتی مثل
بلکہ اور رنگٹی اور ہڑا اور کہال اور گوشت اور چربی اور باقی اجزائی حیوان
اور حریر کے سجدہ اوس پر جائز نہیں ہے اور جو چیز زمین سے نکلی لکن اجزا ارضیہ سے منتقل
ہو گئی ہون اور اسم میں اوسپر صادق نہ ہو جیسا کہ سونا اور چاندی اور تانبا اور
پیتل اور لوہا اور الماس اور زمرد اور فیروزہ اور عقیق اور یاقوت اور زمرد اور مثل
اوسکے سجدہ اوسپر جائز نہیں ہے اور اسیطرح گیلی مٹی پر اور اگر سجدہ کرے سہوا
یا خطا اوس چیز پر جسپر سجدہ جائز نہیں ہے سجدہ اوسکا صحیح ہے اور واجب نہیں ہے
اعادہ اگر ذکر واجب تمام کر چکا ہو اگرچہ سر سجدہ سے نہ اوٹھایا ہو لکن اگر جھکا
کہینچے پیشانی کو ایسی چیز پر جس پر سجدہ صحیح ہو اور اعادہ ذکر کرے البتہ اور
اگر اثنای نماز میں سجدہ گاہ کو کوئی ڈکا اور ٹہا لیجا وے یا بسبب تاریکی کے سجدہ گاہ نہ ملے
نماز اوسکی باطل ہے مگر یہ کہ وقت اتنا تنگ ہو کہ ایک رکعت نماز بہی پڑہ سکے
لباس مصلی میں واجب ہے مرد پر اور خنثی پر چہپانا قبل اور دبر اور بیضتین کا
نماز واجب میں ساتہ قدرت اور تنبہ کے اور نماز سنتی میں شرط ہے دیکہنی والا
کوئی ہو یا نہ ہو اور کمر سے تا بہ زانو یا تا نصف ساق واجب نہیں ہے لکن احوط ہے
اور عورت پر واجب ہے چہپانا تمام بدن کا مگر منہ اور دونو کفدست اور ظاہر دونو
قدم کا اور باطن قدمین کا چہپانا احوط ہے کہ اگر چہپانا تمام بدن کا جو مقدمہ
واجب ہو موضع سجود کی پیشانی سے اور واجب ہے چہپانا سر کے بالونکا بہی اگرچہ
لڑکی نابالغہ پر چہپانا سر کا نماز میں واجب نہیں ہے ستر واجب ہے کہ نماز بلا

اور لباس کی نماز مین اور شرطین ہین صحت مین اور اسیطرح شرط ہی مباح ہونا لباس کا
نہین ہی نماز غصبی کپڑے مین بلکہ باطل ہے اگر غصبیت معلوم ہو اور ضرورت اوسکے
پہننے کی نہو پس اگر مجبور ہو یا غصبیت معلوم نہو نماز صحیح ہو گی اور اسیطرح اگر سیا
جاوے غصبی ہونا اور جائز ہی ہونا لباس کا جمیع نباتات سے مثل روئی اور کتان وغیرہ
کے اور اسیطرح پوست حیوان ماکول اللحم سے بغیر اسکے تذکیہ یعنی ذبح شرعی بشرط اسکے ہو
اور کھال ہو گو دباغت نہکی گئی ہو اور اسیطرح جائز ہی نماز پشمینہ مین اسکے اور اسیطرح
مین بالونکی جو حیوان ماکول اللحم سے ہون اگر چہ تذکیہ نہوا ہو یا مردہ کے بال ہون لیکن
اگر اوسکی کھال کے کچھ ٹکڑے ہمراہ ہون تو اونکی جڑونکا پاک کرلینا واجب ہوگا اور جائز ہے پہننا
اوس کپڑے کا جو خز یا سنجاب کے بالون سے بنا ہو بلکہ کھال سے بھی لیکن احوط اجتناب
ہی نماز مین سوا اوس کپڑے کے جو خز کے بالونکا ہو اور جائز ہی مردون کے لیے
پہننا حریر کا جسمین خلط ہو ایسی چیز کا جسمین نماز صحیح ہی گو حریر دس گنا ہو جبکہ
حریر محض نہ ہو سکو نہ کہین اور حرام ہی مرد پر پہننا حریر محض کا غیر نماز مین اور نماز
اوس مین باطل ہے اگر چہ ساتر عورت نہ ہو اور جائز ہی ضرورت مین اور جائز
نہین ہی ٹوپی اور ازار بند اور جراب اور مانند اسکے جو چیزین ساتر نہین
اور جائز ہی پہننا حریر کا عورتونکو نماز مین اور غیر نماز مین اور جائز نہین ہے
مرد کے لیے پہننا طلا بافت کا بلکہ نماز اوسمین باطل ہے اور اگر کپڑا اتنا ہو کہ
جبر گیا ہو جب تک بھی پہننا اوسکا اور حرام ہی مرد پر انگوٹھی سونیکی اور اسیطرح
رکھنا طلا کا حرام نہین ہی نماز مین اور نہ غیر نماز مین سکہ دار ہو یا غیر سکہ دار
اور عورت پر پہننا طلا کا اور نماز اوسمین پڑہنا حرام نہین ہی اور حرام ہے اور
میت مین اور باطل ہے نماز اوس لباس مین جسکا مشکوک ہونا غیر لباس نماز اوسمین تمام ہو
یا نہ ہو اور اسیطرح پوست مین اوس جانور کے جو ماکول اللحم ہو اور

اوس کے بول و فضلہ اوسکی بیٹ کو مثل بول اور عرق اور لعاب دہن اور اونکی اون اور
استخوان اور مانند اوس کے بہ سبب حکم حرمت اون بالون کے ہین جنکو بیان
ہوئی ہیں یہانتک کہ ایک بال بھی اگر کپڑے میں چپٹا ہو یا تمام اوسکو بھی
کے لگے ہوں یا پسینہ اوسکا یا اور رطوبات اوسکی کپڑے میں موجود ہوں
اور اوس میں نماز صحیح نہ ہوگی لیکن بہ سبب اشکال اون چیزوں میں ہے لعاب و مثانہ
اتنا گوشت رکھتا ہو جسکا کھانا ممکن ہے اور اگر شک ہو کسی چیز میں کہ آیا
ماکول اللحم سے ہے یا نہیں جائز نہیں ہے نماز اوس میں اور اگر نماز پڑھے بیچ
غیر ماکول اللحم میں بھولے سے یا غفلت سے بطلان نماز اوس صورت میں اگرچہ
اعادہ محل تامل ہے لیکن احوط اعادہ بہ نیت قربت ہے نہ بہ نیت وجوب اور
اگر جہالت سے نماز پڑھی ہے باطل ہوگی خواہ اشتباہ ہوا ہو اس میں کہ
ماکول اللحم نہیں ہے یا اسمیں کہ غیر ماکول اللحم میں نماز جائز نہیں ہے اور اگر جہالت
بہ حرمت اوسکی گوشت کے اور معذور ہو یعنی جانتا نہیں حرمت کو تو بھی وجوب
اعادہ خالی قوت سے نہیں ہے **بحث دوم** مقارنات نماز میں اور اس میں
ایک مقصد اور کئی باب ہیں مقدمہ اذان و اقامت میں ہے واضح ہو کہ اذان
بہ صحیح اشہر اٹھارہ فصلیں ہیں چار تکبیریں بلفظ اللہ اکبر اور دو مرتبہ شہادت
توحید بلفظ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور دو مرتبہ شہادت
رسالت أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ اور دو مرتبہ حی
علی الصلاۃ اور دو مرتبہ حی علی الفلاح اور دو مرتبہ حی علی خیر العمل ہے دو مرتبہ
تکبیر بلفظ اللہ اکبر اور دو مرتبہ تہلیل بلفظ لا الہ الا اللہ اور بعد شہادت حضرت امیر
المومنین علی بن ابیطالب کے کہنا اوس میں بخیر الجملہ کہنا نہ بہ قصد جزو ہے لیکن
بہ قصد رجحان و تیمنا ذکر اون کا نہایت خوب ہے اور اقامت

مثل اذان کے ہے مگر اول مین دو تکبیرین نہین ہین اور آخر مین ایک تہلیل
کم ہے اور بعد حی علی خیر العمل کے دو مرتبہ قد قامت الصلوۃ زائد ہے پس فقرات
اقامت کے مجموع سترہ ہین اور سنت ہے اذان و اقامت نماز پنجگانہ مین ادا ہو یا
قضا فرادی ہو یا جماعت مرد ہو یا عورت اور جس شخص کے ذمہ نمازین قضا
ہون اور ارادہ کرے کئی نمازین پڑہنے کا پہلا ایک مرتبہ آذان و اقامت
کہے اور باقی نمازون مین فقط اقامت پر اکتفا کر سکتا ہے اور افضل کہنا دونونکا
ہے ساتھ ہر نماز کے اور اسیطرح جب دو نمازونکو ایک وقت مین پڑہے
دوسرے اذان ترک کر سکتا ہے بلکہ سفر مین ترک دوسری آذان کا کر سکتا ہے
مطلقاً خواہ دو نمازون مین جمع کرے یا نہ کرے اور سوا نماز پنجگانہ کے کسی
نماز واجب و سنتی مین آذان و اقامت نہین ہے لکن نماز عیدین اور آیات اور
استسقا اور نماز میت مین جب بجماعت ہو سنت ہے تین مرتبہ الصلوۃ
کہنا اور وقت کہنے کا جب ہے کہ نماز میت کے لئے کہڑا ہونے لگے یا بعد کہڑے
ہونیکے اور قبل شروع کے اور احوط ترک اذان و اکتفا باقامت ہے چند مقامات
مین مثل اذان نماز عصر کے جمعہ کے دن خصوصاً جب کہ جمع کرے دو نمازون
مین اور اسیطرح اذان عصر عرفہ کے دن اوس شخص کے لیئے جو عرفات
مین ہو یا اور اسیطرح اذان عشا اوس شخص کے لیے جو مغرب مین مشعر الحرام
مین پڑہتا ہے اور مثل اس کے ہے بنا بر اقوی سقوط اذان و اقامہ دونون اوس
شخص سے جو مسجد مین جاوے نماز جماعت کے لیے اور امام فارغ ہو چکا ہو لیکن
اگر ارادہ جماعت کا منتشر نہوا ہو تو بہی ساقط ہے بلکہ اگر امام مشغول نماز ہو اور فارغ
نہوا ہو تو بہی معذور نہین ہے سقوط جانتا ہے کہ وہان نماز جماعت ہوتی
ہے یا نہ جانتا ہو واقف ہو عدالت امام سے یا نہ واقف ہو یا فسق امام

کو جانتا ہو لیکن جانتا ہو کہ نماز جماعت کل یا توین سی یا بعض سے بوجہ صحیح واقع ہوئی ہے
یا یہہ کہ اموین مجہول الحال ہون اور نہ معلوم ہو کہ جماعت اونسی بطور صحیح
ہے یا فاسد اور اگر جانتا ہو فسق امام کو اور اسباب کو کہ نماز کسی ہا ہو نگی
صحیح نہین ہوی ساقط نہ ہوگی اذان اور اقامت اور فرق نہین ہے سقوط
اذان و اقامة مین یہہ کہ تری نماز مقصود ہو اس شخص کو جو اہل جماعت
نے شرع بھی ہے بلکہ اگر جماعت نے ظہر پڑہی ہو اور یہہ شخص بارادہ عصر گیا
ہو تو بھی سقوط ہوگا ہان اگر جماعت نے مثلاً نماز عصر پڑہی ہو اور یہہ شخص
بارادہ مغرب جاوے تو اذان و اقامت ساقط نہ ہوگی اور فرق نہین ہے
اس مین کہ یہہ شخص جانتا ہو کہ جماعت نے اذان و اقامت کہی ہے یا نہ کہا
ہو بلکہ اسیقدر کافی ہے کہ نہ کہنا معلوم نہ ہو اسیطرح فرق نہین ہے
اس مین کہ امام اور یہہ شخص دونو حاضر ہوان یا مسافر یا امام حاضر ہو اور
یہہ مسافر ہو یا بالعکس اور سقوط اذان و اقامة مخصوص اوس جماعت کی ساتھ
نہین ہے جو پہلے وارد ہو بلکہ جو شخص وارد ہو جب تک کہ جماعت اوّل کے
بعض اشخاص باقی رہین گو دوسری جماعت کے لوگ متفرق ہو گئے ہون
اذان اقامة اوس سے ساقط ہوگی اور اگر عورتین وارد ہون جماعت
مین مردون کی تو اون سے بھی اذان و اقامت ساقط ہوگی جس صورت
مین سقوط مردون سے ہوتا ہے **باب اوّل** نیت کے بیان مین ہے
حقیقت اوس کی ایسا جیسا کہ مقصود ہے تحقیق مین مثل قصد اور تعین
فعل ہے اگر مشترک ہو مثل قضا سے نماز ظہر کے اگر کئی دن کی ہو یا ایک
ہی ہو اور ملک نیت کی ہو ادا یا جارہ وغیرہ اسیطرح واجب ہوئی ہو
اور قصد قربت کرنا بحث وضو مین اور قصد وجوب یا ندب مین اور

استحباب سنت مین اور ادا وقت مین اور قضا غیر وقت مین اور تمام کرنا جمعہ کا ظہر
مین یہہ کچھہ ضرور نہین ہے لکن اچھا ہی اور معتبر نہین ہے زبان سے کہنا نیت مین بلکہ
نماز مین کہنا اور جمعہ مین مکروہ ہی اگر اقامت کہی ہو اور وقت نیت قبل نماز سے ہو متصل
نزدیک تکبیرۃ الاحرام کی یعنی شروع تکبیرۃ الاحرام مین با نیت ہو اور واجب ہے
باقی رکہنا نیت کا آخر نماز تک اور نیت شرط ہے نہ رکن لکن شرط وجودی ہے یعنی
ترک سے اوس کے نماز باطل ہوتی ہے عمدا ترک کیا ہو یا سہو سے یا جہالت سے
اور اثناء نماز مین غافل ہو جانا نیت سے مبطل نماز نہین ہے

باب دوم

قیام مین واجب ہے کہڑا ہونا نماز واجبی مین یومیہ ہو یا غیر یومیہ وقت تکبیرۃ الاحرام
کہنے کے اور حال قراءت مین اور متصل رکوع سے اور بعد رکوع ہر چند ساقط ہو کر
مستحب ہے ہو اور رکن انمین فقط دو قیام مین ایک قیام وقت تکبیر کے اور دوسرا قیام
متصل برکوع اور مراد رکن سے وہ جز ہے کہ جسکا چھوٹ جانا عمدا ہو یا سہوا
نماز کو باطل کرے اور قیام متصل برکوع سے جزو آخر قیام کا ہے جسکے بعد بلا فصل
رکوع کیا جاتا ہے اور شرط صحت ہے حال نیت مین اور سنت ہے حال مندوبات مین
اور مراد سنت سے یہہ ہے کہ ترک قیام مع اوس عمل مندوب کے کرنا جائز ہے
نہ یہہ کہ عمل مذکور بیٹھہ کے کر سکتا ہے اسواسطے کہ عمل کو سنت ہے لکن قیام شرط
اس کی صحت کی ہے اور قیام جو معتبر نماز مین ہے قیام ساتہ انتصاب کے
کی ہے یعنی کہڑا ہونا اسطرح سے کہ عرفا انتصاب صادق ہو اور کہیں کہ سیدہا
کہڑا ہے اور یہہ حاصل اوس وقت ہوتا ہے کہ جب پیٹہہ آدمی کی سیدہی ہو اور لازم ہے
حالت قیام مین کسی چیز پر تکیہ نہ کرے اسطور سے کہ اگر تکیہ ہٹا لیا جاوے گر پڑے
اور تکیہ کرے عمدا تو بہی باطل ہو گی اور اگر سہو کرے اوس قیام مین
جو رکن ہے تو بہی اچہا بطلان ہے اور واجب ہے کہڑا ہونا دونون

استقرار اور چاہیے کہ پیرونکو اٹھانہ پھیلا جب تک ہیئت قیام کی جاتی رہے اور اسیطرح لازم ہی
حالت قیام میں یعنی جنبش نکرنا اور اگر عاجز ہو کہ ہمیشہ ہو نہیں تو تکیہ کے تو تکیہ کرے اور
اگر بعض نماز میں قادر ہو قیام پر اور بعض میں نہ ہو تو بقدر امکان قیام واجب ہوگا اور اگر قدرت
قیام کی فقط ایک جزو میں ہو لیکن جزو معین نہ ہو بلکہ اختیار میں اس کے ہو چاہیے پہلے جزو میں
کھڑا ہو چاہے دوسرے میں تو اس صورت میں پہلے جزو میں کھڑا ہونا چاہیے لیکن اگر دوسرے جزو میں
قیام رکن ہو اور اول میں رکن نہ ہو تو خالی اشکال سے نہ ہوگا پس قیام کا ترک نہ کرے اور
اگر عاجز ہو کھڑے ہونے سے بیٹھ جاوے جس جگہ شاخ ہو اور شرط بیٹھنے کی ہو زمین پر لیکن
معنی ہے کہ اپنے امکان سے باہر دیکھے قیام کو اور اگر باوصف عاجز ہونے کے استادہ نماز پڑھے
نماز باطل ہے اور کافی ہے تحقیق عجز میں الم شدید جسکا تحمل شاق ہو یا باعث زیادتی مرض کا ہو
یا حدوث مرض کا اور مظنہ کافی ہے ان امور میں اگر بیٹھنے سے بھی عاجز ہو بدون تکیہ کے
تکیہ کرے کسی چیز پر اور اگر سیدھا بیٹھنا نہ ہو سکتا ہو تو جتنا ممکن ہو اوسی پر اکتفا کرے اور اگر
اصلا ممکن نہ ہو حتی کہ باعانت غیر لولیتے کے نماز پڑھے اور داہنی کروٹ کو بائیں کروٹ پر مقدم رکھے اگر
ہو سکے اور بائیں کروٹ لیٹنے کو مقدم رکھے چت لیٹنے پر اگر ہو سکے اور ان احوال میں تکیہ کسی چیز پر
نہ کرے مگر جبکہ عاجز ہو اور جیسا تاخیر نماز ہے معذور کیلئے آخر وقت تک خصوصا جب ابتدا
عذر کی ہو بلکہ وجوب اوسکا اس صورت میں خالی قوت سے نہیں ہے **باب سوم**
تکبیرۃ الاحرام واجب ہے اور رکن ہے نماز میں یعنی باطل ہوتی ہے نماز نہ کہنے سے اوس کے
خواہ عمدا نہ کہے یا بھولنے سے یا جہالت سے اور یہی حکم ہے ہر رکن کا پس اگر
تکبیرۃ الاحرام نہ کہی ہو تو تکبیر رکوع فقط کافی نہ ہوگی اور ایک تکبیر مشترک تکبیرۃ الاحرام
اور تکبیر رکوع کی نیت سے نہیں ہو سکتی ہے حتی کہ اگر ماموم ہو اور خوف نہ پانے
رکوع امام کا رکھتا ہو تو بھی ایک تکبیر کافی دونوں سے نہ ہوگی اور تکبیرۃ الاحرام میں وہی سب
شرایط ہیں جو سب نماز میں ہیں مثل استقبال طہارت وغیرہ کے اور نزد اکثر علما کے یہ شرط ہے

باب سوم تکبیرۃ الاحرام میں

کہتے ہیں تکبیرۃ افتتاح یعنی ابتدائے نماز اوس سے کرے اور واجب ہے کہ تمام تکبیر حالت قیام میں کہے پس اگر شروع
تکبیر سے کرے اور بے تمام کیئے رکوع میں چلا جاوے ماموم ہو خواہ غیر ماموم تو یا اوٹھتے میں کہی نماز
اوسکی باطل ہے اور واجب ہے زبان سے کہنا تکبیرۃ الاحرام کا اسطور سے کہ لفظ اللہ اکبر زبان پر جاری کرے
اور اللہ اور اکبر دونوں میں ہمزہ قطع کہے خواہ بلند آواز سے کہے خواہ آہستہ پس اگر کوئی حرف نہیں کہا جاوے گا تو نماز باطل
ہوگی اور اسیطرح باطل ہوگی اگر کہے اکبر اللہ یا عوض میں لفظ اللہ کے یا لفظ اکبر کے کوئی لفظ اور ہم
معنی کہے یا ترجمہ اوسکا کہے اور اگر یاد نہو تکبیرۃ الاحرام تو سیکھنا اوسکا لیسے واجب ہوگا گو واجب دنیا پڑے اور
تاخیر اول وقت سے واسطے یاد کرنے تکبیرۃ الاحرام کے اگر یاد کرنا ممکن ہو واجب ہے اور اگر نوکری ہو یا نہو اور سیکھنا
ممکن نہو یا وقت تنگ ہو تو جتنی یاد ہو اوسی پر اکتفا کرے لکن بعض صورت مسئلہ میں اکتفا خالی تامل سے
نہیں ہے اور اگر اصلا ممکن نہو تو کہنا اکتفا اوسکے ترجمہ پر کرے اور اگر ترجمہ اوسکا کئی زبانوں میں جانتا ہو
تو احوط یہ ہے کہ سریانی اور عبرانی انکو فارسی پر مقدم کہے اور بعد ان دونوں کے فارسی کو مقدم کہنا
احوط ہے اسیطرح موخر کرنا زبان ترکی کا احوط ہے اور گونگے کو جتنا ممکن ہو کہنا اوتنا کہے اور اگر
اصلا ممکن نہو احوط یہ ہے کہ دل میں کہے اور اشارہ اونگلی سے کرے اور حرکت زبان کو دے اور ہلاوے
تکبیرۃ الاحرام کے اور چھ تکبیریں کہنا مستحب ہے اور اس میں اختیار ہے کہ جسکو چاہے تکبیرۃ الاحرام
قرار دے مگر افضل یہ ہے کہ ساتویں تکبیر میں قصد تکبیرۃ الاحرام کا کرے اور اگر شک ہو کہ
تکبیرۃ الاحرام کہی یا نہیں پس اگر قرأت شروع کر چکا ہو تو التفات اس شک کیطرف نہ کرے بلکہ جو فعل کہ
بعد تکبیرۃ الاحرام محل اوسکا ہے مثل دعائے توجہ اور استعاذہ کے اوسکو بھی اگر شروع کر چکا ہو تو بھی
التفات نہ کرے اور اگر محل تکبیر سے نہ بڑہا ہو اور شک کرے تو تکبیرۃ الاحرام کہے اور یہی حکم
ہے جمیع افعال نماز کا اور اگر شک ہو کہ تکبیر جو کہی ہے تکبیرۃ الاحرام ہے یا تکبیر رکوع یا تکبیر قنوت
رکوع بنا کرے تکبیرۃ الاحرام ہونے پر اور اسیطرح اگر شک کرے اثنا میں کہ تکبیر قبل رکوع کہی
یا بعد رکوع کے بنا اوس پر کرے باب چہارم بیان قرأت میں نماز واجب ہے پڑھنا حمد کا
پہلے اور دوسرے رکعت میں نماز واجب کے خواہ دو رکعتی نماز ہو مثل صبح یا سہ رکعتی مثل مغرب یا چہار

مثل ظہر وغیرہ کے امام یعنی پیش نماز یا منفرد یعنی جو تنہا نماز پڑہے اور ماموم پر اگر تیسری رکعت
مین یا چوتھی مین شریک ہوا اور اگر دوسری مین شریک ہو تو اپنی دوسری رکعت مین قرات
کریگا وجوبا اور حکم پہلی رکعت کا مثل حکم شرکت کے رکعت اول امام مین ہے اور وہ آگے آویگا
پڑہنا حمد کا رکن نہین ہے بلکہ جزو واجب ہے نماز واجب مین اور شرط صحت ہے واجب اور سنت مین
پس اگر پڑہنا حمد کا بھول جاوے نماز باطل نہوگی لیکن اگر رکوع سے پہلے یاد آجاوے تو پڑہنا واجب
ہوگا خواہ قبل سورہ کے یاد آجاوے خواہ بعد لیکن اگر بعد یاد آجاوے تو بعد حمد اعادہ سورہ کا لازم ہوگا
اور اگر رکوع مین یاد آوے تو فقط دو سجدہ سہو بعد نماز علی الاولی کرنا ہونگے اور اسیطرح اگر تیسری اور
چوتھی رکعت جان کے قرات نکرے اور رکوع مین یاد آوے کہ پہلی یا دوسری تھی تو فقط دو سجدہ سہو احتیاطا
بعد نماز کے کرے ہان اگر قبل رکوع کے یاد آوے تو قرات واجب ہوگی اور اگر شک کرے پڑہنے
مین حمد اور سورہ کے بعد رکوع مین جانے کے تو اعتنا اوس پر نہین ہے اور اسیطرح اعتنا نکرے
اگر شک کرے پڑہنے مین حمد کے بعد سورہ شروع کرنے کے بلکہ اگر شک کرے آیت مین بعد
شروع کرنے دوسری آیت کے تو احتیاطا آیہ مشکوک بقصد قربت مطلقہ نہ بقصد جزئیت
پڑہے اور واجب ہے پڑہنا حمد کا مطابق قرات متواترہ کے پس پڑہنا مطابق قرات
نافع اور ابن کثیر اور ابی عمرو اور ابن عامر اور حمزہ اور کسائی کے بنا بر اصح جائز اور قراء ابو جعفر
اور یعقوب اور خلف کا ترک کرنا اولی ہے اور اسیطرح چاہیے ادا کرنا حروف کا مخارج سے الفاظ کا صحیح
کہنا [illegible] اور [illegible] اور حروف کا اور یہی ترتیب سے کہنا جس ترتیب سے [illegible] الرحمن الرحیم
جزو پہلی آیت ہے ہر سورہ کے سوا سورہ برات کے اور اگر کوئی لفظ حمد یا سورہ کی [illegible]
لفظ کا کافی ہے قبل اوس کے جو غلط ہوا ہو اوسکا دوبارہ کہنا [illegible]
شدید اتصال [illegible] ماقبل سے ہو مثل انعمت علیہم الذین وغیر المغضوب علیہم اور اگر کوئی [illegible]
سکتا ہو دوبارہ کہنا اوسی لفظ کا واجب ہے اور اسیطرح چاہیے [illegible]
حرکات اور سکنات [illegible] اور اعراب کا اگر وقف نکرے اور [illegible] لحاظ کرنا [illegible]

اور ادغام صغیر اور مثل لازم کا لیکن وجوب انکا اور سوا انکے جو کچھ کہ بیان کے نزدیک لازم ہے
مشکل ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ واجب نہیں ہے مگر ادغام اور مثل لازم کہ حکم تجوید جب ان میں مشکل ہے
پس احتیاط سکتوں کے بیان اور ادغام ایک کلمہ میں اور اسیطرح جو کچھ کہ لغت عرب میں جدا ہو نہ کہنا
اور اسکا واجب ہے اور احوط یہہ ہے کہ وصل بسکون اور وقف بحرکت نکرے یعنی جہان وقف کرے وہان
حرف آخر کی حرکت کو باقی نہ رکھے بلکہ گرا دے اور قبیح سانس لینے کے ٹھہر کے دوسری لفظ کہے اور
جہان وقف نکرے وہان حرف آخر کی حرکت نہ گرانے بلکہ باقی رکھے اور وقف بلا تو دوسری لفظ کہے لیکن
لزوم اسکا بھی مشکل ہے اور جو شخص تمام نہ جانتا ہو سیکھنا اسپر واجب ہے اور اگر ممکن نہ ہو یا وقت
تنگ ہو نماز بجماعت پڑھے اگر ممکن ہو اور اگر ممکن نہو احوط یہہ ہے کہ کسی پڑھنے والے کے ساتھ ساتھ
پڑھتا جاوے اور اگر یہہ بھی ممکن نہ ہو قرآن میں دیکھ کے پڑھے اور اگر نہ ہو سکے تو جتنا حمد یاد ہو
جتنی کہ اگر ایک آیت بھی یاد ہو تو اسیکو مکرر پڑھے اتنا کہ مقدار حمد کے برابر ہو جاوے اور اگر یہہ
بھی نہ ہو سکے تو اور آیات قرآنی سوا حمد کے مقدار برابر اسکے پڑھے اگر یاد ہوں ورنہ تہلیل اور تکبیر اور
تسبیح کہے مثل الاحوط اور واجب ہے کہ تہلیل اور تکبیر اور تسبیح کو مکرر بمقدار حمد کے بجا لاوے اور
دونوں صورتوں میں چاہئے کہ حروف ملفوظی برابر حمد کے ہوں نہ حروف مکتوبی اور اگر گونگا ہو تو جتنا
اوس سے ہو سکے بجا لاوے اور جماعت میں نماز کا پڑھنا اوسپر واجب نہیں ہے اور حرام ہے کہنا آمین کا آخر
حمد کے بلکہ حرام ہے مثل مطلقاً برابر احوط اور تیسری اور چوتھی رکعت میں اختیار ہے چاہے فقط حمد
پڑھے اور چاہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ تین مرتبہ احتیاطاً
پڑھے اور ترک اس احتیاط کا نکرے اور اسیطرح احوط ہے پڑھنا استغفار کا آخر تسبیحات میں لیکن
اور جو شخص بھولے دونوں پڑھنا حمد کا بھول جاوے احتیاط یہہ ہے کہ آخری رکعتوں میں بھی پڑھے لیکن لازم نہیں
ہے اور پڑھنا تسبیح مذکور کا افضل حمد سے ہے اور تسبیحات کہنا بسم اللہ کہنا حمد میں ہے
بلکہ اگر اس نیت سے کہے کہ کہنا اسکا سنت ہے تو حرام ہے [illegible] اور تسبیحات کا ترتیب
مذکور سے پڑھنا چاہئے یعنی پہلے سُبْحَانَ اللّٰهِ [illegible] وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ بعد اس کے

ولا الہ الا اللہ بعد کہے واللہ اکبر اور اگر شک کرے عدد تسبیحات میں بنا کرے کم پر اور
احوط یہ ہے کہ بعد شروع کرنے تسبیحات کے عدول طرف حمد کے نہ کرے بلکہ خالی ہونا سے
نہیں ہے اور احوط یہ ہے کہ ایک رکعت میں تسبیحات اور دوسری رکعت میں حمد نہ پڑھے اور
واجب ہے کہ بعد حمد کے پہلی اور دوسری رکعت میں ایک سورہ اور پورا پڑھے وقت وسیع اور حالت
امکان و اختیار میں اور واجب ہے تقدیم حمد کی سورہ پر اور اگر سہواً پہلے حمد کے پڑھا ہو سورہ کو اگر قبل
رکوع کے یاد آجاوے اعادہ کرے سورے کا بعد حمد کے اور اگر رکوع میں یاد آوے یا بعد تو حاجت تدارک کی
نہیں ہے اور حرام ہے نماز واجب میں پڑھنا دو سورتوں کا ایک رکعت میں اور باطل ہے نماز اور سورہ طولانی
کا وقت تنگ میں کہ جسکے پڑھنے سے بعض افعال نماز بعد وقت کے واقع ہوں اور پڑھنا عزائم کا
اور وہ چار سورہ ہیں جنمیں سجدہ واجب ہے اور اگر سہواً پڑھے اور یاد نہ آوے نماز میں یا یاد آوے
بعد رکوع کے تو نماز صحیح ہے اور اگر یاد آوے قبل رکوع کے اور آیہ سجدہ نہ پڑھی ہو ترک کرے
اوس سورے کو اور دوسرا سورہ پڑھے اور اگر سورہ تمام ہو گیا ہو اور وقت سہو یاد آوے ظاہر کافی ہے
بلکہ اگر بعد آیہ سجدہ کی یاد آوے تو بھی ظاہراً کافی ہوگا اور دونوں صورتوں میں سجدہ تلاوت بعد
نماز کے کرے اور احوط یہ ہے کہ اثنائے نماز میں بھی سجدہ بطور اشارہ کرے اور والضحیٰ
اور الم نشرح یہ دونوں ایک سورہ ہیں اور الفیل اور لایلف یہ دونوں بھی ایک سورہ ہیں
لکن بسم اللہ کہنا درمیان میں واجب ہے اور حرام ہے سورہ قل ہو اللہ احد
شروع کر کے عدول کرنا اور [illegible] کسی اور سورہ کی طرف اور اسی طرح قل یا ایہا
الکافرون سے عدول کرنا بعد شروع کے مگر نماز جمعہ اور ظہر روز جمعہ میں عدول
طرف سورہ جمعہ اور منافقین کے کر سکتا ہے اور سوا قل ہو اللہ اور قل یا ایہا الکافرون کے
ہر سورہ میں عدول جائز ہے جب تک آدھے سے زیادہ نہ پڑھ لیا ہو کما یفصح میں بھی احوط
تعیین ہی واجب ہے یعنی کہ معین کر لینا سورے کا وقت شروع کرنے بسم اللہ کے اور اگر عدول کرے ایک
سورے سے تو دوسرے سورے کی بسم اللہ کو دوبارہ تعیین کر کے بسم اللہ کہے بغیر اعادہ بسم اللہ

کا کرے ورنہ نماز باطل ہو گی اور واجب ہے بلند آواز کرنا مرد پر قرأت میں پہلی اور دوسری رکعت میں
مگر نماز ظہر و عصر میں کہ ان دونوں میں پہلی اور دوسری میں آہستہ قرأت کرنا واجب ہے اور تیسری اور چوتھی
رکعت میں خواہ قرأت کرے خواہ تسبیح پڑھے اخفات واجب ہے پس اگر مقام جہر میں اخفات کرے
یا مقام اخفات میں جہر کرے عمداً حالانکہ وجوب اوسکا جانتا ہو نماز باطل ہو گی اور اگر بھول گیا ہو یا مسئلہ
نہ جانتا ہو نماز صحیح ہو گی اور عورت پر پہلی اور دوسری رکعت میں واجب نہیں ہے جہر بلکہ اخفات جایز ہے جہر کرنا
جایز اخفات نیز بشرطیکہ علم نامحرم کے سننے کا نہ رکھتی ہو اور اگر یقین اسکا ہو تو احوط یہ ہے کہ جہر نہ کرے اور تیسری اور
چوتھی رکعت میں جب واجب ہوا اخفات کا اوس پر خالی رجحان سے نہیں ہے اور حکم جہر اور اخفات ادا اور قضا میں ایک
ہی ہے لیکن جو شخص نماز جماعت میں تیسری یا چوتھی میں شریک ہو واجب ہے کہ قرأت کرے اور اخفات کرے
تو نماز جہریہ ہو اور بعد متابعت کے امام حکم اوسکا حکم منفرد کا ہے اور اقل مرتبہ جہر کا یہ ہے کہ جو شخص
قریب ہو اور متوجہ ہو اور اونچا نہ سنتا ہو وہ آواز اوسکی سنے بشرطیکہ جوہر آواز ظاہر ہو اور منتہا
جہر یہ ہے کہ افراط بلند ہونے میں آواز کی نہووے اور اقل مرتبہ اخفات کا یہ ہے کہ خود آواز
اپنی سنے ساتھ توجہ اور عدم مانع کے اور منتہی یہ ہے کہ جہر کے حد میں نہ داخل ہو
پنجم رکوع ہے رکوع میں واجب ہے رکوع ہر رکعت میں ایک مرتبہ مگر نماز آیات میں کہ ہر رکعت میں پانچ رکوع
ہیں اور رکوع رکن ہے نماز اوسکے ترک سے باطل ہوتی ہے اگرچہ جہالت سے ہو اور اگر سہو
ترک کرے اور دونوں سجدوں تک یاد نہ آوے نماز باطل ہے خواہ تیسری یا چوتھی میں بالاتفاق
اسکا ہو اور اگر بعد پہلے سجدہ کے اور قبل دوسرے سجدے کے یاد آوے احوط یہ ہے کہ اوٹھ
کے رکوع کرے اور نماز تمام کرے اور پھر اعادہ کرے اور اگر قبل پہلے سجدہ کے یاد آوے
احوط یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو اور رکوع کرے بعد اوس کے نماز اعادہ کرے اور اگر قیام
متصل برکوع کو ترک کیا ہو تو چاہئے کہ سیدھا کھڑا ہو اور رکوع کرے اور اگر
قیام متصل برکوع بجا لایا ہو اور بعد ختم ہونے کے رکوع بھول گیا ہو اور بیٹھ گیا ہو تو بصورت
[illegible] رکوع کرے اور [illegible] اعادہ نماز کرے [illegible]

ممکن ہے کہا جاوے کہ اگر فراموشی بعد پہونچنے کے حد رکوع تک ہو داخل فراموشی بلا طمانیت
اور ذکر میں ہے پس احتیاط اس صورت میں یہہ ہے کہ تدارک رکوع نہ کرے اور بعد فراغ
اعادہ نماز کا کرے اور اگر تھوڑا خم ہوا اور حد رکوع تک نہ پہونچا ہو کہ رکوع بھول جاوے
یا سیدہا ہو جاوے اور رکوع کرے لیکن احوط اعادہ نماز ہے اور اگر سیدہا کہڑا ہوا اور نہ یاد ہو
رکوع کر چکا ہے یا ابھی نہین کیا تو رکوع کرے اور اگر سجدہ مین داخل ہونیکے بعد شک ہو رکوع
مین تو اعتبار اوسکا نہین ہے اور اگر خم ہو سجدہ کیلیئے اور شک کرے کہ رکوع کیا یا نہین کیا
تو احتیاطاً تدارک رکوع کرے اور اعادہ نماز کرے لیکن اعتبار کرنا طرف شک کے دور نہین ہے
از اولی ہوا اور بنا بر تقدیر ترک اعادہ نماز نہ کرے اور اگر تدارک رکوع مین یاد آجاوے کہ
رکوع کر چکا ہے نماز اوسکی باطل ہے اور واجب ہے رکوع مین جہکنا اتنا کہ دونون ہتھیلیان
زانو پر رکھہ سکے اور جو شخص خلقی یا بہ سبب مرض کے ہیئت راکع ہو واجب ہے واسطے
رکوع کے تھوڑا اور خم ہوا اور کسی عذر سے خم نہو سکتا ہو رکوع کیلیئے جتنا چاہیئے تو جتنا
ہو سکے خم ہو اور اگر اصلاً ممکن نہو اشارہ سر سے کرے اور اگر یہہ بھی ممکن نہ ہو
دونو آنکھون سے اشارہ کرے اور اگر نہ ممکن ہو تو ایک آنکھہ سے اور واجب ہے ذکر
مین اور ٹہرنا بقدر ذکر کے اور سیدہا ہونا بعد رکوع کے اور ٹہرنا بعد سیدہے ہونیکے اتنا جسکو
عرفاً ٹہرنا کہین بقدر ... اور جو انمین ممکن نہو واجب ہوگا اور کوئی انمین سے رکن نہین ہے
اور حکم ان کے سہو کا مثل حکم شک کے ہے اور حکم شک کا تکبیرۃ الاحرام مین گذرا اور واجب
ذکر رکوع مین سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ایکمرتبہ یا سُبْحَانَ اللّٰہِ تین مرتبہ اور احوط زیادہ
کرنا سجدہ کا جو سبحان ربی العظیم کے ہے بلکہ خالی قوت سے نہین ہے بلکہ احوط مین تین مرتبہ
کہنا سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ کا ہے وقت وسعت مین اور زیادہ اس سے
مستحب ہے اور احوط یہہ ہے کہ ذکر واجب کو معین کر لے اگر زائد واجب سے کہنا قصد
ہوا اور احوط یہہ ہے کہ پہلی مرتبہ مین قصد وجوب کرے اور حال ضرورت مین کافی ایکمرتبہ

سبحان الله اور واجب ہے مبہم کہنا الفاظ کا اور ادا کرنا حروف کا مخارج طبیعہ سے اور
مراعات حرکات نبانی اور اعرابی کا

باب ششم

بیان مین سجود کے ہی واجب ہر رکعت
مین دو سجدے ہین پس اگر دو سجدے کسی رکعت مین نہ کرے عمداً خواہ جہالت سے نماز اوس کی
باطل ہے اور اگر سہواً نکرے پس اگر یہ دونو سجدے جو بھول گیا ہی رکعت آخرہ کے نہین
تو حکم یہ ہے کہ اگر قبل رکوع رکعت لاحقہ کے یاد آوے اوس رکعت کو چھوڑ کے سجدے
بجا لاوے اور پھر کھڑا ہو باقی کو ادا کرے [illegible] بعد رکوع کے
یاد آوے [illegible] دونو سجدے جو بھول گیا ہو پس اگر قبل
سلام واجب کے یاد آوے تو دونو سجدے بجا لاوے اور اعادہ تشہد کرے اور اگر بعد سلام
واجب کے یاد آوے تو نماز باطل ہو گئی اور اسیطرح اگر کسی رکعت مین چار سجدے کرے عمداً
یا سہواً یا جہالت سے تو بھی نماز باطل ہوئی اور اگر ایک سجدہ کسی رکعت مین بھول جاوے
پس اگر رکعت آخیرہ نہو اور قبل رکوع رکعت لاحقہ کے یاد آجاوے یا رکعت رکعت آخیرہ
ہو اور قبل سلام واجب کے یاد آجاوے تو دونو صورتون مین واجب ہے رجوع کرنا طرف
سجدے کے اور بعد فراغ کے بجالانا واجبات متاخرہ کا اوسی سجدے سے اور اگر اثنا
رکوع مین یا بعد رکوع کے پہلے شق مین اور بعد سلام واجب کے دوسری صورت مین یاد آوے
تو حاجت تدارک کی نماز مین نہین ہے بلکہ نماز کو تمام کر کے قضا سجدہ منسیہ کی واجب ہے
اور سجدہ سہو بھی لیکن چاہیے کہ پہلے قضا سجدے کی کرے بعد اوس کے سجدہ سہو کرے اور
شک کا حکم گذرا تکبیرۃ الاحرام مین اور اگر شک اس مین کرے کہ ایک سجدہ کیا یا دو تو اگر
ایک بجا اگر تشہد شروع نہ کیا ہو اور نہ اوٹھا ہو اور نہ کھڑا ہو چکا ہو اور اگر بعد کھڑے ہونیکے
یہ شک ہو تو اعتبار اوس کا نہ ہوگا اور اگر وقت تشہد کے یا وقت اوٹھنے کے شک
کرے احوط یہ ہے کہ اعتنا نکرے اور پھر اعادہ نماز کرے اور اگر تدارک کرے ہر گاہ
[illegible]

ٹک کرے کہ دو یا کہے یا تین تا غنا کرے اور واجب ہے جھکنا اس قدر کہ پیشانی ٹکنے کی جگہ بمقام
پام سے چار انگل سے زیادہ بلند نہ ہو اور اچھا یہ ہے کہ اس سے زیادہ پست بھی نہ ہو اور باقی اعضا
سجود میں پستی اور بلندی زائد چار انگل سے مضر نہیں ہے اگرچہ اچھا یہ ہے کہ زائد اس سے نہ ہو
اور اگر پڑے پیشانی ایسی چیز پر جو چار انگل سے زیادہ بلند ہو تو واجب ہے کہ پیشانی کو اٹھا کر
دوسری جگہ جو اتنی بلند نہ ہو رکھے یا پیشانی کو کھینچ کر ایسی جگہ پہ لے آوے جو چار انگل
یا کم اس سے بلند ہو اور اگر پڑے پیشانی ایسی چیز پر جس پر سجدہ نہیں جائز ہے واجب ہے
کھینچ لانا پیشانی کا اس چیز تک جس پر سجدہ جائز ہو اور اٹھانا پیشانی کا اس صورت میں جائز
نہیں ہے اور اگر اتنا جھکنا ممکن نہ ہو جتنا ممکن ہو جھکے اور سجدہ گاہ کو بلند کر کے پیشانی
اوس پر رکھے اور اگر اصلاً جھکنا ممکن نہ ہو سجدہ گاہ کو اوٹھا کے ماتھے سے لگا دے اور اشارہ سر کا کرے اور
اگر نہ ہو دے تو آنکھوں سے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ایک آنکھ سے اور اچھا یہ ہے کہ اشارہ سجود کا اکثر ہو یا
سے زیادہ ہو اشارہ رکوع سے اور اگر ممکن ہو رکھنا بعض اعضا سجود کا واجب ہے رکھنا اونکا
اور اگر سجدہ میں پیشانی کے رکھنے میں باقی اعضا کے پیشانی کا رکھنا مقدم ہے اور
حالت اختیار میں زمین پر رکھنا سات چیزوں کا اعضا سے پیشانی اور دونوں
دست اور دونوں زانو اور دونوں انگوٹھے پیر کے اور کافی ہے رکھنے میں مسمی اور اچھا یہ ہے کہ انگلیاں
دونوں انگوٹھوں کے طول میں رکھے اور چاہیے کہ بوجھ زمین پر ڈالے فقط رکھ دینا اعضا کا
اس کے واسطے کافی نہیں زمین پر ڈالے کافی نہیں ہے اور واجب ہے سجدہ میں ذکر اور ٹھہرنا بقدر ذکر
اور سر اوٹھانا سجدے سے اور ٹھہرنا بعد سر اوٹھانے کے سجدہ اول سے اور اختلاف ہے ذکر سجود میں
اور مختار یہ ہے کہ ذکر سجود واجب ہے اور احوط مثل ذکر رکوع کے ہے مگر یہ کہ تسبیح کبری میں
بجاے العظیم کے الاعلیٰ کہے **باب ہفتم** تشہد و سلام میں اور اس باب میں دو فصلیں
ہیں **باب اول** تشہد واجب ہے دو رکعتی نماز میں ایک دفعہ بعد دوسری رکعت کے
اور تین اور چار رکعتی میں دو دفعہ ایک بعد دوسری رکعت کے اور دوسرے بعد تیسری رکعت چوتھی کے

نمازوں مین بہی دو دفعہ واجب ہے پہلا بعد دوسری رکعت کے اور دوسرا بعد چوتھی کے اور
نوافل مین سنت ہے اور شرط صحت ہے اور واجب ہے بیٹھنا حال تشہد مین اور استقرار بقدر
ذکر واجب کے اور ذکر واجب شہادتین اور صلوات ہین اولی اور جو کافی ہے اسطرح کہے اشہد
اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
اور بلفظ زیادہ اس سے بہتر ہے کہ یون کہے اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ
لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ بلکہ وجوب
اسکا خالی قوت سے نہین ہے اور واجب ہے تشہد مین محافظت عربیت کی اور ترتیب کلمات
بطور مذکور اور پے در پے پڑہنا اونکا اور تشہد رکن نہین ہے پس اگر بہول جاوے تشہد اول
کو اور یاد آوے قبل رکوع کے بیٹہ کے تشہد پڑہے اور اگر یاد آوے بعد رکوع مین جاکر نماز
تمام کرے اور بعد فراغ تشہد کے قضا کرے وجوبًا اور دو سجدہ سہو بعد اوسکے کرے اور اگر تشہد اخیر بہول
جاوے پس اگر قبل سلام کے یاد آوے پڑہے اور اگر بعد سلام کے یاد آوے قضا کرے اور سجدہ سہو کرے
اور اگر حدث صادر ہوا ہو تو احتیاطًا اعادہ نماز کا بہی کرے بعد قضا تشہد اور سجدہ سہو کے
اور حکم شک تشہد مین وہی ہے جو گذرا تکبیرۃ الاحرام مین اور کرنا سجدہ سہو کا بعد قضا تشہد
کے واجب ہے **فصل دوم** واجب ہے سلام نماز واجب بلکہ جزو نماز ہے اور اوسکی دو عبارتین
ہین ایک اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اور دوسرا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
پس جسکو ان دونون مین سے پڑہے نماز سے خارج ہوگا اور جو کافی ہے السلام علیکم کے ساتھ
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ بہی کہے اور اس احتیاط کو ترک نہ کرے اور مستحب ہے کہنا وبرکاتہ کا
بعد ورحمۃ اللہ کے اور جو کافی ہے کہ دونو سلام پڑہے بہ ترتیب کو رعایت ذکر ہین دوا مرکے اول
قنوت دوسری رکعت مین ہر نماز کے سنت ہے لیکن نماز شفع مین جو وتر کے ہے اور اگر قصد مطلق رجا
پڑہے اولی ہوگا اور پہلی رکعت مین نماز جمعہ کے قبل رکوع کے اور دوسری مین بعد رکوع کے سنت
ہے اور نماز عیدین مین پہلی رکعت مین پانچ قنوت قبل رکوع اور دوسری مین چار قنوت

رکوع کے سنت ہین اور سنت ہی قنوت قبل رکوع نماز وتر مین بلکہ نماز یومیہ مین خصوصاً نماز
جہریہ مین احتیاط یہی ہے کہ ترک نہ کرے پڑہنا قنوت کا دوم شرائط اور اجزا اور واجبات اور مستحبات
مین عورت اور مرد کا ایک ہی حکم ہے مگر یہہ کہ سنت ہی عورتونکو دونو پیر ملا کے رکہنا اور ہاتھونکو
سینہ پر اور حال رکوع مین دو زانوؤن پر اور وقت جانے کے سجدہ مین اعضا کو باہم ملا کر رکہنا اور
ابتدا کرنا بیٹھنے مین دونو زانوؤن سے قبل دونو ہاتہون کی اور بیٹہنا الیتین پر بعد اٹھنے کے سجدہ سے
جانا اور حال سجدہ مین زمین سے ملنا اور اعضا کو ایک دوسرے پر رکہنا اور دونو ہاتھونکو زمین پر
پہیلا کے رکہنا اور بیٹہنا الیتین پر اور ملانا دونون زانوکو نکا اور بلند کرنا گہٹنونکا زمین سے
اور تلوؤنکو زمین پر رکہنا اور وقت اٹھنے کے سیدہے اوٹھے اور پشت کو بلند نکرے اور
اطفال پر نماز مستحب ہے لیکن اور احکام نماز مین لڑکا مثل مرد کے اور لڑکی مثل عورت
کے ہی مگر ستر ڈہانکنی مین بحث سوم نماز آیات مین واجب ہوتی ہے نماز مرد اور عورت
اور خنثی پر چاند گہن اور سورج گہن سے پورا ہو یا نہ ہو اور زلزلہ سے سبب معروف ہو یا نہ ہو اور ہوا
تند اور سرخ اور تاریک شدید اور کڑک اور چمک مین جو عادت سے باہر ہو اور جس سے اکثر لوگ
ڈرین اور یہہ نماز دو رکعت ہی ہر رکعت مین پانچ رکوع اور دو سجدے واجب ہین اور مجموعہ دس رکوع
ہوتی ہین اور ہر رکعت مین واجب ہی پڑہنا تمام حمد کا اگر ہر رکعت مین سورہ تمام پڑہے بعد حمد کے اور
اسیطرح جس رکعت مین سورہ تمام پڑہے اور پہلی اور چہٹی رکعت مین سورہ تمام چاہیے پڑہے
اور مصلی کو اختیار ہے اس مین کہ چاہے ہر رکعت مین حمد بعد سورہ تمام پڑہے اور چاہے تمام
اور چہٹی رکعت مین پڑہا اور تفریق کرلے ہر ایک کو دونو سورہ مین سے دس رکعت پر کل جائز
ہے بعض ایک سورہ کے پانچ رکعت مین اور باقی پانچ رکعت مین پانچ سورون کا پڑہنا
اور اسیطرح جائز ہے جمع کرنا درمیان ایک رکعت کے پانچ رکعتون لیکن درمیان تمام
سورہ کاملہ کے اور قراءت بعض کے لیکن بہتر احتیاط یہ ہے کہ ہر رکعت مین پانچ سورے پڑہے
یا ہر پانچ رکعت مین ایک سورہ تمام کرے اور بہتر ہے نماز سے ... کہ اور جلد ختم کرنا شروع کرے

بحث سوم بیان نماز آیات

سے ہی اوسوقت تک کہ جب بالکل چھوٹ جاوے لیکن احوط یہہ ہے کہ اتنی تاخیر نکرے
چھوٹنا شروع ہو اور نماز زلزلکی اور باقی اخاویف اسمانی کی آخر عمر تک ادا ہے لیکن فوراً واجب
ہونا بعید نہیں ہے اور احوط یہہ ہے کہ تاخیر نکرے اور شرط ہی ادائے نماز آیات مین مطلع ہونا اسکا
ہر اور اسیطرح شرط ہی گنجایش رکھنا وقت کا بقدر ادائے نماز با قول واجب کسوف اور خسوف کی
مین بنابر مشہور اور احوط پڑہنا نماز کا ہی مطلقاً اور زلزلہ مین شرط نہین ہے گنجایش وقت
اور واجب ہے قضا نماز گہن کی اگر پورا گہن ہو خواہ سہواً نماز نہ پڑہی ہو یا عمداً بعد علم
ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اور جب پورا گہن نہو تو اگر علم نہ ہوا ہو اوسکا یہانتک کہ وقت اوسکا گذر گیا
قضا واجب نہین ہی اور اگر معلوم ہو وقت مین لیکن نہ پڑہی عمداً یا سہواً قضا واجب ہے
اور جب کوئی آیت وقت نماز یومیہ مین ظاہر ہو جسکا وقت تنگ ہو اوسکو مقدم کرے اور
اگر دونونکا وقت وسیع ہو مخیر ہے جسکو چاہے مقدم کرے لیکن تقدیم یومیہ احوط ہے

مبحث چہارم لواحق نماز مین اور اس مین کئی باب ہین باب اول

مبطلات نماز مین جائز نہین ہے توڑنا نماز کا باختیار اور بخوف یا ضرر مین مثل گر پڑنے
غلام لڑکے کے اور مارنے سانپ کے جو کاٹنا چاہتا ہو جائز ہے اور باطل ہوتی ہے نماز
ٹوٹنے سی وضو یا غسل یا تیمم کے اور کلیتہ اوس فعل سے کہ جو محو کرے صورت نماز
اور سکوت طویل سے جو ایسا ہو بلکہ ترک فعل کثیر مطلقاً احوط ہے گو صورت صلواۃ
محو نکرے لیکن اگر سہواً واقع ہو تو مبطل نہو گا مثل فعل قلیل اور سکوت قلیل کے
اور بہی باطل ہوتی ہے نماز کہانے سے اور پینے سے عمداً اگر فعل کثیر ہو اور اگر یہہ بہی
نہو بطلان مشکل ہے لیکن احوط ہے اور سہواً کہانا اور پینا مبطل نہین ہے اگرچہ
فعل کثیر ہو مگر جب صورت نماز محو ہو جاوے اسیطرح مبطل نماز ہے کلام کرنا عمداً
یا جہلاً اور سہواً مبطل نہین ہے لیکن واجب ہے اوپر اوسکے سجدۂ سہو اور مراد
کلام مبطل سے وہ لفظ ہے جسمین دو حرف ہون یا زیادہ گو مہمل ہون یا ایک

حرف ہو جس سے معنی سمجھے مین آوین اور کانکھنا اور کراہنا اور ٹھنڈی سانس لینا کلام
کلام مین ہی اگر حرف ادس سے پیدا ہو اور خوف خدا سے آہ کہنا دوزخ ہی کہ جائز ہو اور
باطل کرتا ہے نماز کو ہنسنا قہقہہ مارکے عمداً اور مبطل نہین ہے سہواً اور اسیطرح
بہی اور قہقہہ بے اختیار حکم عمد مین ہے اور رونا کسی میت یا امور دنیا کیلئے مبطل اور خوف
خدا سے افضل اعمال ہے نماز مین اور عمداً پشت قبلہ کرنا بلا انحراف تمام بدن کا قبلہ سے گو نسیت
قبلہ ہو اور پہیرنا مونہہ کا قبلہ سے جبتک استدبار تک ہو پہونچے مبطل ہے بلا انحراف
گو بکہ استدبار نہ ہو بنا بر احوط مثل اوسکی ہے اور جواب سلام دینا نماز مین واجب ہے
فوراً سلام کرنیوالا بالغ ہو یا طفل ممیز مرد ہو یا عورت اور واجب ہے سنانا جواب کا اور اگر
کوئی مانع ہو جیسا کا مثل اس کے کہ سلام کنندہ بہرا ہو یا غل ہو تو اسطرح کہنا واجب
ہے بر تقدیر نہ ہونے مانع کے سنلیتا اور واجب ہے کہ جواب سلام نماز مین مثل سلام
دیا جاوے اگر سلام کنندہ سلام علیکم یا سلام علیک یا السلام علیکم یا السلام علیکم
کہے پس جواب مین سلام علیکم کہے علیکم السلام نہ کہے **باب دوم**
احکام شک و سہو مین اور اس مین چار فصلین ہین **فصل اول احکام سہو مین**
نماز مین ایک رکعت یا کئی رکعتین زیادہ پڑہنا عمداً یا سہواً سبب بطلان نماز کا ہے
تشہد درمیان اصل نماز اور رکعات زائد کے بیٹہا ہو یا نہ لیکن اگر ایک رکعت
سہواً زیادہ کرے اور قبل رکوع کے یاد آجاوے واجب ہے بیٹہ جاوے اور تشہد
پڑہے اور سلام کہے اور دو سجدہ سہو کے بسبب زیادتی قیام کے بلکہ دو سجدہ اور بسبب
زیادتی تسبیح کے اگر تسبیح شروع کرنیکے بعد یاد آیا ہو بجا لاوے اور اگر ایک رکعت یا کئی رکعت
سہواً کم پڑہی ہین اور یاد آوے قبل فعل منافی نماز کے تو واجب ہے کہ نماز کو تمام کرے اور
اسیطرح اگر یاد آوے بعد فعل منافی نماز کے لیکن بشرطیکہ وہ منافی صورت سہو مین مبطل نہ
اور اگر منافی سہواً و عمداً مبطل نماز ہو تو نماز کو از سر نو پڑہے **فصل دوم** سجدہ سہو کے

باب دوم احکام سہو مین

واجب ہوتی ہین اوس شخص پر جو سہواً کلام کرے نماز مین یا گمان پر تمام ہوجانے
نماز کے اور جو ترک کرے ایک سجدہ بیکو سہواً یا تشہد اول کو اور رکوع کرنیکے بعد یاد آوے
یا دوسرے تشہد کو بھول جاوے یا سلام بے موقع کہا ہو یا شک اسمین ہو کہ چار رکعتین
پڑہین یا پانچ درآن حالیکہ بیٹہا ہوا اور ترک نکرے احتیاطاً کو ساتھ بجا لانے
سجدہ سہو کے اسواسطے ہر زیادتی اور کمی کے جو مبطل نماز نہ ہو اور احتیاطاً واسطے
قیام کے محل قعود مین اور قعود کے محل قیام مین دو سجدہ سہو کرے اور اگر سہو ہوا
سجود سہو مین امام اور ماموم دونون کرین اور اگر سبب سجدہ فقط ایک
سے زرد ہو خاص وہی سجدہ کرے نہ دوسرا شخص اور محل سجدہ سہو کا بعد سلام
اور قبل قیام کے ہی اور طریقہ سجدہ سہو کا یہ ہے کہ پہلے نیت کرے کہ دو سجدہ کرتا ہون
واسطے زیادتی یا کمی کے جو واقع ہوئی ہے نماز مین مجھسے قربۃً الی اللہ اور جو ظاہر
یہ ہے کہ جہان جہان سجدہ واجب ہے وہان واجب کی نیت بھی کرے بعد از ان
سجدہ مین جاوے پھر سر اوٹھاوے مثل سجدہ نماز کے پھر دوبارہ سجدہ کرے اور سر
اوٹھاوے اور تشہد پڑہے اور احوط بلکہ اقوی یہ ہے کہ تشہد تمام پڑہے جسطرح نماز
مین پڑہا جاتا ہی بعد از ان السلام علیکم کہے اور احوط یہ ہے کہ ورحمۃ اللہ و برکاتہ
کو زیادہ کرے اور جائز ہے السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کو بہی قبل السلام علیکم
کے یا بعد کہے اور احوط یہ ہے کہ جو سجدہ نماز مین جو کچھہ کیا جاتا ہے وہ سجدہ سہو مین
بھی کرے اور جو ترک کیا جاتا ہے اوسکو یہان بھی ترک کرے اور سجدہ نماز
مین اور سجدہ سہو مین کسی بات مین فرق نکرے مگر ذکر سجدہ سہو مین یہ کہنا
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ یا کہے بِسْمِ اللّٰهِ
وَبِاللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ یا کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ

دونون شریک ہون تو

بنیت ہمین بلفظ السلام علیکم
سلام کرے ۱۲ منہ

اللهم صل علی محمد و آل محمد اور واجب ہے فوراً بجا لانا سجود سہو کا اور اگر تاخیر کرے
یا ترک کرے نماز باطل نہوگی اور بر تقدیر تاخیر احوط یہ ہے کہ ترک نکرے اگرچہ
فاصلہ سلام نماز سے بہت ہو چکا ہو اور اگر بھول گیا ہو جب یاد آوے کرے اور اگر
کئی سبب سجدہ سہو کے ایک نماز میں ہو گئے ہوں واجب ہے کہ ہر ایک کے لئے دو سجدے کرے اور
اولی یہ ہے کہ پہلے کیلئے پہلے کرے اور اسیطرح باقی کے لئے ترتیب سے

فصل سوم

احکام شک میں اگر نماز پڑھنیوالیکو یقیناً یاد ہوں جتنی اجزا بجا لایا ہے اور جسقدر رکعتیں
پڑھیں ہیں بنا یا اوپر کرنا واجب ہے اور اگر یاد نہوں لیکن گمان غالب ہو وہ بھی
کافی ہے اور اگر ابتدا ظن اور ہو اور پھر ظن اوسکے خلاف کا حاصل ہو جاوے اعتبار ظن
اخیر پر کرے اور اگر شک عارض ہو افعال نماز میں یا عدد رکعات میں واجب ہے
تروی یعنی سوچنا اور یاد کرنا یہانتک کہ ایک طرف کا اعتقاد یقینی یا ظنی
حاصل ہو جاوے پس اگر بعد تروی کے ایک شق معلوم یا مظنون ہو جاوے بنا
اوسپر کرے اور اگر شک ہو اس میں کہ ظن ہے یا شک تو حکم شک جاری
کرے اور اگر بعد تروی کے علم و ظن کچھ حاصل نہ ہو بلکہ شک باقی رہے پس اگر
افعال میں ہو حکم اسکا گذرا اور اگر رکعات میں ہو تو دو حال سے خالی نہیں ہے
یا نماز سنت ہوگی یا واجب اگر سنت ہو مصلی مخیر ہے چاہے بنا کرے کم پر اور
چاہے بنا کرے اکثر پر مثل اسکے کہ شک کرے ایک میں اور دو میں تو اختیار ہے
چاہے ایک قرار دے اور چاہے دو لیکن افضل یہ ہے کہ کم پر بنا کرے اور اگر بنا کرنا اکثر
پر مستلزم زیادتی عدد رکعات کا ہو مثل اسکے کہ شک کرے دو اور تین میں نماز نافلہ
میں لازم ہے کہ کم پر بنا کرے اور سجدہ سہو اور نماز احتیاط نماز سنتی کے مشکوک میں نہیں ہے
اور اگر شک عدد رکعات میں نماز واجب کے واقع ہو پس اگر نماز دو رکعتی ہو مثل
صبح اور ظہر کے سفر میں اور کسوف اور عیدین کی نماز باطل ہے اور اسیطرح اگر

نماز سہ رکعتی ہو اور اسیطرح اگر شک اس مین ہو کہ رکعت پہلی ہے یا نہین نماز
چو رکعتی مین یا یاد نہ ہو کہ کئے رکعتین پڑہی ہین یا شک اس مین ہو کہ چہ یا
زیادہ چہ سے پڑہین نماز باطل ہے اور اگر شک واقع ہوا مین کہ جو رکعت پڑہتا ہے
یہ آخر ظہر کی ہے یا اول عصر کی یا یہ شک ہو کہ آخر مغرب کی ہے یا اول عشاء کی پہلی
صورت مین آخر ظہر کی قرار دے اور دوسری صورت مین آخر مغرب کی اور اگر شک دو مین
اور زیادہ مین ہو اور شک درمیان دو اور تین اور دو اور چار کے اگر حال قیام مین
ہو یا اثنائے رکوع مین ہو یا درمیان رکوع اور سجود کے ہو یا درمیان سجدۂ اول
کے ہو یا بیچ السجدتین ہو یا دوسرے سجدہ مین ہو قبل ذکر واجب کے نماز ان صورتون
مین باطل ہے اور اگر بعد ذکر واجب کے سجدۂ ثانیہ مین اور قبل سر اوٹھانے کے شک
ہو کہ دوسری رکعت ہے یا زائد احوط یہ ہے کہ بنا اکثر پر کرکے نماز تمام
اور نماز احتیاط پڑہے بعد پہر اعادہ نماز کا کرے اور اگر سر اوٹھانے مین
یا بعد سر اوٹھانے کے شک ہو حکم اوس کا بہ تفصیل ذکر ہوگا اور اگر
شک ہو دو اور پانچ مین یا زیادہ مین نماز باطل ہے اور اسیطرح مبطل ہے
شک درمیان دو اور تین اور پانچ کے اور درمیان دو اور چہ اور درمیان
تین اور چہ کے اور مثل اس کے جن جن صورتون مین تردد ہو پانچ سے کم
اور زیادہ مین اور اسیطرح مبطل ہے شک عدد رکعات مین جو نماز چو رکعتی
مین ہو مگر اٹھ صورتون مین صورت پہلی شک ہو دو اور تین مین بعد سر اوٹھانے کے
دوسرے سجدے سے پس اس صورت مین بنا کرے تین پر اور نماز تمام کرے اور بعد
نماز کے ایک رکعت نماز احتیاط کہڑے ہو کے یا دو رکعت بیٹھ کے پڑہے اور
احوط اول ہے اور مزید احتیاط اعادہ نماز ہے بعد رکعت احتیاط کے صورت
دوسری شک ہو تین اور چار مین اس صورت مین بنا کرے چار پر اور نماز

کہ نماز باطل
ہوگی اور لازم ہے
اوس [illegible] سے
زیادہ اور [illegible]
[illegible]

بیٹھ جاوے اور تشہد پڑھے اور سلام کہے اور دو سجدہ سہو کرے واسطے واقع ہونے شک کے چار
اور پانچ میں کہ اس صورت میں سجدہ سہو کرنا لازم ہے اور دو سجدے اور کرے احتیاطاً بہ سبب
زیادتی قیام کے اور اعادہ نماز بھی کرے یہ احکام ہیں شک کے اگر اثنای نماز میں واقع ہو اور
اگر شک بعد نماز کے ہو تو اوسکا اعتبار نہیں ہے اور اگر آدمی کثیر الشک ہو تو اوسکا شک
اثنای نماز میں بھی معتبر نہیں ہے خواہ عدد رکعات میں ہو اور خواہ افعال میں خواہ پہلی
رکعت میں خواہ دوسری رکعت میں پس کثیر الشک ہر صورت میں بنا کریگا وقوع فعل
مشکوک پر مگر جس صورت میں وقوع فعل مشکوک کا مستلزم بطلان نماز کا ہو بنا کریگا
عدم وقوع فعل مشکوک صحت صلوٰۃ پر اور اسیطرح اعتبار نہیں ہے امام اور ماموم کے شک کا جسکو
دوسرے کو یقیناً یاد ہو یا مظنون ہو بلکہ امام کو یا ماموم کو جسکو شک ہو بنا کریگا
دوسرے کے علم اور ظن پر پس اگر امام یا ماموم کو یقیناً یاد ہو کافی ہے دوسرے کے لئے اور اگر
مظنون ہو اور اوسکی مظنۃ سے دوسرے کو ظن حاصل نہ ہو تو مشکل ہے یعنی اگر ظن حاصل ہو جاے
تو عمل موافق اوسکے ہوگا بلا اشکال اور مثل اسکے ہے جبکہ امام یا ماموم کو یقین ایک
امر کا اور دوسرے کو گمان ہو اوسکے خلاف کا لیکن پہر گمان اوسکا بدل جاوے اور موافق
دوسرے کے یقین کے ہو جاوے اور اگر ہر ایک کو یقین ہو یا ظن ہو خلاف دوسرے کے ہر شخص بنا
کریگا اپنے اعتقاد پر اور اگر دونو کو شک ہو اور ایک ہی امر میں ہو دونو کو لازم ہے
عمل حکم پر اوس شک کے اور اگر ایک کو ایک باب میں شک ہو اور دوسرے کو دوسرے
باب میں شک ہو اور ممکن ہو بنا کرنا ہر ایک کا اوس چیز پر جو دوسرے کو یاد ہے
مثل اسکے کہ ایک شخص شک کرے دو اور تین میں اور دوسرا تین اور چار میں پس
دونو بنا کریں گے تین پر اس سبب سے کہ پہلے کو یاد ہے زیادہ نہ ہونا تین سے اور دوسرے کو
یاد ہے کم نہ ہونا تین سے پس متعین ہو جاویگا عدد رکعت کا ہونا اور اگر جمع [illegible]

مثل اسکے کہ ایک شخص کو شک ہو دو اور تین مین اور دوسری کو چار اور پانچ
مین پس جایز ہے کہ ماموم قصد انفراد کرے اور امام اور ماموم ہر ایک عمل کرین اپنی شک
پر پس سبب ہے کہ اس ایک شخص کو یاد ہے زیادہ نہ ہونا تین سے اور دوسرے کو یاد ہے
کم نہ ہونا چار سے پس رجوع ممکن نہ ہوگی اور اگر سب ماموم متفق نہ ہون اور درمیان
انکے بہی اختلاف ہو پس اگر بعض کو بعض کے قول سے ظن حاصل ہو جاوے عمل کرینگے
اپنے اپنے ظن پر اور اگر حاصل نہ ہو تو ایک کو دوسرے کا اتباع جایز ہوگا اور قول
ایک کا دوسرے کے لئے حجت نہ ہوگا گو ایکطرف کثرت بہی ہو اور اسیطرح واسطے
امام کے **فصل چہارم** احکام نماز احتیاط مین نماز احتیاط واجب ہے اور
ترکیب اوسکی یہہ ہے کہ پہلی نیت کرے کہ دو رکعت نماز پڑہتا ہون واسطے
احتیاط کے اوس شے جس کے ہونیکا اجزاے نماز مین سے احتمال ہے قربۃً الی اللہ
اور زبان سے کہنا اسکا ضرور نہین ہے بلکہ جایز نہین ہے گو اور مقامون مین جایز
بہی ہو اور نظر بہین ہے قصد وجوب لیکن احوط یہہ ہے کہ ترک نکرے پس بعد نیت کے
تکبیرۃ الاحرام کہے بعد اوس کے سورہ حمد پڑہے آہستہ یہانتک کہ بسم اللہ بہی
احتیاطاً باواز بلند نہ کہے اور رکوع اور سجود عمل مین لاوے پہر اوٹہہ کر دوسری
رکعت پڑہے اور تشہد پڑہے اور سلام کہے اور اگر دو رکعتین بیٹہہ کے پڑہے
تو بہی اسیطرح پڑہے مگر یہہ کہ اس نماز کو دو دفعہ بیٹہہ کے پڑہے مثل نافلہ کے
اور اگر ایک رکعت استادہ پڑہے تشہد و سلام اوسی رکعت مین پڑہے اور نماز احتیاط
مین اذان و اقامت و قنوت نہین ہے اور شرایط اور موانع جو نماز فریضہ مین ہین
وہ سب نماز احتیاط مین ہین اور واجب ہے پڑہنا نماز احتیاط کا بعد نماز کے
اور قبل سرزد ہونے کسی منافی کے اور اگر ترک کرے نماز احتیاط کو اور اوسکے
مقام پر اعادہ اصل نماز کا کرے کافی نہ ہوگا اور اگر قبل پڑہنے نماز احتیاط کے

فصل چہارم احکام نماز احتیاط مین

[illegible]

معلوم ہو جاوے کہ نماز احتیاط کی حاجت نہیں ہے تو نماز احتیاط کو نہ پڑہے اور اگر یاد آوے
نقصان عدد رکعات کا قبل نماز احتیاط تو نماز کو تمام کرے اگر کوئی مبطل عمداً
اور سہواً مثل حدث کے نکیا ہو اور اگر کیا ہے تو نماز باطل ہو گی اور اگر بعد نماز احتیاط کے یاد
آوے کم ہونا فریضہ کا پس اگر یاد آوے کہ ایک رکعت کم پڑہی ہے اور نماز احتیاط بہی
ایک رکعت کہڑے ہو کے پڑہی ہو یا دو رکعتیں کم پڑہی ہیں اور نماز احتیاط بہی
دو رکعت کہڑے ہو کے پڑہی ہو تو نماز صحیح ہو گی اور اگر یاد آوے کہ نماز میں ایک
رکعت کم ہوئی تہی حالانکہ نماز احتیاط پہلی دو رکعتیں پڑہی ہوں کہڑے ہو کے
اور پہر دو رکعتیں بیٹہ کے تو احوط اعادہ ہے ہر چند قول بصحت بے وجہ نہیں ہے
بلکہ احوط اعادہ سب صورتوں میں ہے جب کسی نماز کی یاد آوے بعد نماز احتیاط
کے یا اثنا میں اور اگر بعد نماز احتیاط کے شک ہو اس میں کہ نماز احتیاط موافق
ہے یا مخالف نماز صحیح ہے باب سوم نماز قضا میں واجب ہے قضا اوس
شخص پر جو مرتد ہو اور حال ارتداد میں وقت ایک فریضہ کا یا زیادہ کا گذرا
ہو اور اوس شخص پر جو نماز نہ پڑہے باوصف پائے جانے شرائط کے یا نہ پڑہے
سے یا سو جاوے وقت میں یا نہ یاد رہے یا اور سستی و اسطے طہارت کے یا فوت
ہووے نماز بسبب نشہ کے اگر خود باعث ہوا ہو نشہ کا خواہ جانتا ہو کہ یہ چیز
کرتی ہے یا نہ اور سنی اور غالی اور باقی فرق باطلہ پر اہل قبلہ سے بعد اختیار
کرنے مذہب حق کے قضا اون نمازوں کی واجب نہیں ہے جو پہلے پڑہی ہیں اور
اسیطرح نہیں واجب ہے قضا اون نمازوں کی جو طفولیت یا جنون یا
بیہوشی یا کفر اصلی یا حیض یا نفاس میں نہیں پڑہی ہوں اگر یہ امور تمام
تمام وقت میں ہوں اور اگر تمام وقت میں نہ ہوں بلکہ بقدر وقت خالی ان
ہو ان سے اول میں یا آخر میں گذرا ہو اور نہ پڑہی ہو تو قضا اوس نماز کی

باب سوم نماز قضا میں

واجب ہوگی اور اگر آخر وقت بقدر ایک رکعت کے خالی ان اعذار سے ہوا تو واجب
ہے نماز اور ادا ہوگی اگر پڑہی ورنہ قضا واجب ہوگی اور واجب ہے قضا مین ترتیب
یعنی جو پہلے فوت ہوئی ہو اوسکو پہلے پڑہنا چاہئے اگر یاد ہو اور اگر یاد نہ ہو تو بہی
احوط بلکہ اقوی مراعات ترتیب ہے یہہ حکم ہے قضائے نماز ہای یومیہ کا اور واجب
نہین ہے پڑہنا نماز قضا کا قبل ادا کے لیکن احوط ہے اگر وقت ادا کا تنگ نہ ہو خصوصاً
جب نماز قضا ایک ہی ہو خصوصاً جبکہ اوسی دن کی ہو بلکہ نماز اوسی دن کی قضا
ایک ہو یا زیادہ قبل ادا کے پڑہنا احوط ہے اور معتبر ہے اتمام اور قصر مین حال
فوات پس جو نماز سفر مین فوت ہوئی ہے ہو قضا اوسکی بقصر ہوگی حضر مین بہی اور جو
حضر مین فوت ہو قضا اوس کی تمام ہوگی سفر مین بہی اور جو شخص اول وقت
مین مسافر ہو اور آخر وقت مین حاضر یا بالعکس قضا مین اعتبار آخر وقت کا
ہوگا اور اگر کسی شخص سے ایک نماز فوت ہو گئی ہو اور یاد نہ ہو کہ کونسی نماز
تہی تو ایک نماز صبح کی پڑہے اور ایک مغرب کی اور ایک چار رکعتی پڑہے اور یہہ
نیت کرے کہ جو مجہہ سے فوت ہوئی ہے چار رکعتی مین سے ظہر ہو یا عصر ہو یا عشا
قضا اوسکی پڑہتا ہون قربۃ الی اللہ اور جہر و اخفات مین اس صورت مین
اختیار ہے اور اگر سفر مین فوت ہوئی ہو ایک نماز مغرب پڑہے اور ایک دو رکعتی
پڑہے لیکن احوط ہے کہ چار نمازین دو رکعتی پڑہے اور ایک مغرب کی **باب**
چہارم نماز جماعت مین سنت ہے جماعت واجبی نمازون مین یومیہ ہون
یا غیر یومیہ مین تاکید زیادہ ہے اور جمعہ اور عیدین مین واجب ہے ساتھ اجتماع
شرائط کے اور اسیطرح واجب ہے جماعت مین پڑہنا نماز واجبی کا اوس
شخص پر جو حمد اور سورہ غلط جانتا ہو اور بسبب تنگ ہونے وقت کے سیکہ
نہ سکتا ہو اور اگر قادر سیکہنے پر بعد وقت کے بہی نہ ہو تو جماعت واجب

باب چہارم نماز جماعت مین

نہ ہوگی لیکن احوط پڑھنا جماعت میں ہے اور سنتی نمازوں میں جائز نہیں ہے سوائے
استسقا کی اور عیدین کی اور جماعت ہو نہیں کم سے کم دو شخص ہونا چاہئیں ایک
امام اور ایک ماموم اور شرط ہے نماز جماعت میں بالغ اور عاقل اور مومن اور عادل
ہونا امام کا اور مجذوم اور مبروص اور محدود بحد شرعی اور ولد الزنا اور اعرابی نہ ہونا
اور اگر ماموم مرد ہوں تو شرط ہے امام کا مرد ہونا اور اگر قادر قیام پر ہوں
تو شرط ہے امام کا قائم ہونا اور اگر ماموم تمام قرأت واجب صحیح پڑھ سکتا ہو اور کسی
حرف کو کسی سے بدلتا نہ ہو اور لحن اور غلطی نکرتا ہو تو شرط ہے امام کا بھی خالی ہونا
ان عیوب سے اور شرط ہے صحت جماعت میں یہہ کہ درمیان امام اور ماموم کے کوئی
چیز حائل نہ ہو جو مانع ہو دیکھنے سے ماموم کے امام کو مگر یہ کہ ماموم عورت اور امام
مرد ہو اور اسیطرح شرط ہے کہ ماموم سبب دوری امام سے نہ ہو اور احوط یہہ ہے کہ فاصلہ
ایک قدم سے زیادہ نہ ہو یعنی سجدہ گاہ ماموم سے موقف امام تک اور صف مقدم منزلہ
امام کے ہے اس مسئلہ میں اور مسئلہ حائل میں اور پہلی صف میں ایک آدمی کی جگہہ
یا کچہہ زائد خالی رہنا مضر نہیں ہے اور صف اخیر میں جتنی جگہہ بیچمیں خالی ہو نقصان
نہیں ہے اور درمیان کی صفوں میں ساتہہ اتصال صفوف کے جو جہت واسطے قرب
فاصلہ کے معلوم نہیں ہے اور شرط ہے جماعت میں کہ جگہ قیام امام کی بلند تر جای قیام
ماموم سے بہ قدر معتد بہ نہو اور زمین سراشیب میں مضائقہ نہیں ہے مگر یہہ کہ بہت
سراشیب ہو اور ماموم کا بلندی پر ہونا جائز ہے زمین سراشیب ہو یا نہ ہو بلندی
کم ہو یا زیادہ اور اسیطرح شرط ہے ایک ہونا امام کا اور ماموم کا قصد اقتدا
کرنا اور تعیین امام کی پس اگر قصد کرے اقتدا کا ایک شخص سے اور بعد
معلوم ہو کہ امام دوسرا شخص تہا نماز اوسکی باطل ہے اور اگر قصد کرے
اقتدا کا ساتہہ امام حاضر کے اس گمان پر کہ فلان شخص ہے پہر معلوم ہو کہ اوس

شخص ہیتا احوط اعادہ ہی اور شرط ہی کہ ماموم آگی امام سی نہ ہو بلکہ تہوڑا موخر ہو اور جانب
ہی پہلو مین امام کی کہڑا ہونا ماموم کو مگر عورت کی احوط اوسکو یہ ہی کہ تمام بدن سی پیچہی مرد
کی ہو اور شرط ہی موافق ہونا نماز امام اور ماموم کا ہیئت اور کیفیت مین پس جائز
نہین ہی اقتدا کرنا نماز یومیہ مین ساتہہ نماز میت یا عیدین یا آیات کی اور بالعکس
لیکن عدد رکعات مین موافقت واجب نہین ہے اور واجب ہے ماموم پر متابعت کرنا امام
کی افعال مین یعنی کسی فعل کو پہلی امام سی نہ کرے بلکہ احوط یہ ہی کہ بعد امام کی کرے
اور اقوال مین ہی فقط تکبیرۃ الاحرام کا بعد امام کی کہنا چاہیے اور اسیطرح تسلیم کا
مگر یہ کہ نیت انفراد کرے اور باقی اقوال مین بہہ واجب نہین ہے بنا بر مشہور کی لیکن
احوط متابعت ہے بلکہ رعایت اس احتیاط کی اون اقوال مین جنکو جانتا ہو یا ظن
رکہتا ہو کہ امام نی ابہی نہین کہا ہیتا مطلوب ہی پس ترک نہ ہونے اور اگر امام تکبیرۃ الاحرام
کی دوبارہ تکبیرۃ الاحرام کہی اور ماموم شریک ہو چکا ہو بعد پہلی تکبیر کے عدول کرنے
طرف نیت انفراد کی اور اگر ماموم سر اوٹہاوی رکوع سی یا سجود سی یا جاوی رکوع یا
سجود مین قبل امام کی سہوا یا خطا پس جسوقت متنبہ ہو اگر اوسیوقت امام بہی داخل
ہو جاوی اوس حال مین جسمین ماموم ہے تو نماز ماموم کی صحیح ہوگی اور اگر امام نہ ہوگی
تو رجوع کرے طرف متابعت امام کی لیکن احوط اعادہ نماز بہی ہے صورت تکرار
رکوع مین جسطرح کہ اگر عمدا رجوع نکرے احوط اعادہ نماز ہی مطلقا اور جماعت
اور فضیلت اوس کی حاصل ہوتی ہی شریک ہونی سے قبل رکوع امام کی اور
رکوع مین قبل فراغ کی ذکر سے بلکہ بعد فراغ کی ذکر سی بہی اور ان سب صورتون
مین دو تکبیرین کہی ایک واجب بقصد تکبیرۃ الاحرام اور دوسری سنت بقصد تکبیر
رکوع اور اگر اتنی مہلت نہ ہو تو تکبیر رکوع کو ترک کرے اور اگر پہونچے رکوع امام
مین لیکن صف تک پہونچنی مین خوف ہو امام کی سر اوٹہانیکا اور کوئی مانع

یعنی ثواب جماعت نہین ملیگا [illegible] منہ

اقتدا کا مثل بہت دوری اور حائل اور بلندی امام کی نہ ہو تو جس جگہ ہے وہیں تکبیر
الاحرام کہے اور رکوع میں جاوے اور رکوع میں یا بعد رکوع کے صف میں ملجاوے اور بہتر یہ
کہ بیچ میں سے جدا نہ ہونے پاوے ہر چند لازم نہیں ہے لیکن حائل کرین احتیاط یہ ہے کہ
حرکت ترک نکرے اور اگر ماموم پہلی رکعت میں نہ ہو تو جس رکعت میں شریک ہوا ہو
پہلی اپنے قرار دے اور باقی بعد سلام پہیر امام کے پڑہے اور واجب ہے ماموم پر قرائت
ہی پہلی اور دوسری رکعت میں اگر پہلی اور دوسری میں شریک نہ ہوا ہو اور اگر
نہ پڑہ سکے اکتفا کرے فقط حمد پر اور اگر پڑہتے میں حمد کے رکوع امام فوت ہوتا ہو
تو نیت انفراد کر لے اور حمد کو تمام کرے اس صورت میں اعادہ نماز کا لازم نہیں
یا حمد کو نا تمام چہوڑ کے رکوع میں چلا جاوے ساتھ امام کے یا حمد کو تمام کرے اور متابعت
رکوع میں ترک کرے اور سجدے میں ملحق ہو لیکن ان دونو صورتوں میں احتیاط
باعادہ نماز ترک نہ کرے اسیطرح اگر بہول جاوے قرات لو یاد اوسوقت آوے کہ
جب پڑہنا حمد کا مستلزم ہو ترک متابعت کو اور اگر بعد نماز کے معلوم ہو فاسق
یا کافر یا بے وضو ہونا امام کا نماز ماموم کے باطل نہیں ہے اور اگر اثناء میں معلوم ہو
عدول کرے طرف نیت انفراد کی اور نماز اپنی تمام کرے

باب پنجم

قصر و اتمام میں واجب ہے سفر میں قصر کرنا چار رکعتی نماز میں یعنی ترک کرنا
اخیر کی دو رکعتوں کا سات شرطوں کے ساتھ اول یہ کہ سفر بقدر مسافت
ہو اور مسافت آٹھ فرسخ ہے باعتبار ایک روز کامل میں قطار اونٹ کی
اور قافلہ طے کرے روز متوسط میں متعارف چال سے خواہ اتنی دور جانا
مقصود ہو یا نصف اسکی جانا اور اوسی دن پہرنا مقصود ہو اور اگر اوس دن
قصد پہرنیکا نہ ہو بلکہ قصد مراجعت کا اور دن ہو مگر اندر دس دن کے تو احوط
اتمام ہے اور احوط اوس سے جمع ہے درمیان قصر و اتمام کے اس طرح پر کہ پہلے

تمام پڑہے پہر قصر اور یہہ ترک نہ ہو جبتک قاطع سفر پایا جاوے مثل وطن کے اور فرق نہین ہے
اس حکم مین درمیان نماز اور روزے کے پس احوط یہہ ہے کہ روزہ رکہے اور پہر قضا بہی کرے
اور یہہ بہی شرط ہے کہ مسافت مین کچہہ کمی نہ ہو حتی کہ اگر تہوڑی سی بہی کمی ہوگی تو قصر نہ ہوگا
اور اگر شک کرے کہ سفر بقدر مسافت ہے یا نہین اور نہ ظاہر ہوتا اس شک کا مکلف نہو
چاہئے نماز تمام پڑہے شرط دوسری قصد مسافت ہے پس اگر بے قصد بقدر مسافت طے کرے
باعث قصر نہ ہوگا البتہ مراجعت مین قصر کریگا اگر مسافت آٹہہ فرسخ یا زیادہ ہے
اسیطرح اگر ابتدا بے قصد جاوے اور پہر قصد آٹہہ فرسخ کا کرے قصر کرنا چاہئے
اور اگر چار فرسخ مثلاً بے قصد کے گیا ہو اور پہر ارادہ یہہ کرے کہ دو فرسخ اور آگے بڑہ کے پہرا
کرونگا اسصورت مین اور جو مثل اسکی ہو یعنی مسافت ذہاب ساتہہ مقدار مسافت مراجعت کے آٹہہ فرسخ
ہوجاتے ہون احوط یہہ ہے کہ جمع کرے قصر اور اتمام مین اور فرق نہین ہے قصد مین درمیان اسکے کہ قصد
بالاصالہ ہو یا تبعیت مثل غلام اور کنیز اور زوجہ وغیرہ کے ہر چند مجبور ہون شرط سوم قصد مسافت
باقی رہنا منتہاے مسافت تک پس اگر ارادہ مراجعت کا کرے قبل طے کرنے آٹہہ فرسخ کے
یا متردد ہوجاوے یا بجانے مین چاہئے نماز تمام کرے اور اگر گہر سے بقصد مسافت نکلے بعد
ازان انتظار کرنا پڑے رفقا کا اور جانا موقوف ہو اونکے چلنے پر اگر چار فرسخ یا زیادہ
طے کر چکا ہو جمع کرے قصر و اتمام مین احتیاطاً مگر یہہ کہ ارادہ اقامت کا دس تمام پر دس
دن کا کرے یا مہینہ انتظار مین گذر جاوے تو ان دونون صورتون مین اتمام کریگا
اور اگر چار فرسخ بہی نہ چلا ہو اور اتفاق ہو توقف کا انتظار رفقا مین اور لوگون کی معیت
موقوف ہوجانا تو بہی اتمام کریگا شرط چہارم یہہ ہے کہ ساتہہ قصد مسافت کے ارادہ دس دن کے
اقامت کا اثناے راہ مین نہ ابتدا سے اور نہ اثناے راہ مین حادث ہو ورنہ
اتمام واجب ہوگا اور حکم اقامت عشرہ مین ہے گذرنا وطن کا اثناے راہ مین اور
مراد وطن سے وہ مقام ہے جسکو عرف مین وطن کہین گو املاک اور مکان نہ ہون

نرلیتا ہو اور کافی ہے صدق وطن مین ہونا شہر کا محل توطن باپ کا دادا نے الگ کیا یہ قصد
اعراض اسنی کیا ہو گو تعصد وطن بہی نکیا ہو لیکن فقط رہنا کسی شہر مین مدت
قصد ہمیشہ رہنے کے یا واسطی تحصیل علم یا واسطی تجارت کی گو برسون ہو جاوے
کافی نہین ہے وطن ہو جانے مین خصوص ایسی شہر مین آثناے سفر مین وارد ہونا
سبب جواز اتمام صلواۃ کا نہ ہوگا تاوقتیکہ قصد اقامۃ عشرہ بدرستے شرط یا ئجو
یہہ ہے کہ مسافرخانہ مدوش نہ ہو مثل اون کے جیسے اوقات میں جنگلون میں رہتے
مثل صحرا سے ہو یا یہہ کی سفر پیشہ کا ہو مثل جمال اور قاطرجی اور ملاح
اور قاصد اور تاجر وغیرہ کی اور اگر سفر ایسے کوئی شخص اتفاقیہ کرے جسکا پیشہ
ہمیشہ سفر کرنا ہی اگر زیارت یا حج کیلئے سفر کرے یا اور کسی ضرورت خاص کے لئے
رجوبہ حیثیت پیشہ کے نہ ہو تو احوط واولی یہہ ہے کہ جمع کرے قصر و اتمام مین اور
واجب ہوتا ہے تمام کرنا نماز کا تیسرے سفر مین اوس شخص پر جو سفر کو عمل اور پیشہ
قرار دے اور دوسرے سفر مین احوط جمع ہے درمیان قصر و اتمام کے اور حکم کثیر السفر
زائل ہوتا ہے اقامۃ عشرہ سے کسی مقام پر وطن ہو یا غیر وطن ہر گاہ بقصد ارادہ
ہو بلکہ وطن مین اگر بے ارادہ کی بہی دس دن اتفاق رہنے کا ہو کثیر السفر نہ
رہیگا بعد اوس کے اگر پہر اتفاق سفر ہو پہلے سفر مین قصر کرے اور دوسرے مین احتیاطا
جمع کرے اور تیسرے مین اتمام معین ہے اور اسیطرح حکم کثیر السفر زائل ہوتا ہے
اگر کسی جگہہ چالیس دن متردد رہے اور جانے مین بسر کرے اور اگر کسی شخص کو کوئی
ضرورت درپیش ہو کہ تین سفر پے درپے کرے بدون اس کے کہ سفر کرنیکو پیشہ
قرار دینا مقصود ہو تو یہہ باعث تمام کرنے نماز کا سفر مین نہ ہوگا اور اگر کسی جگہہ
دس دن بدون قصد اقامۃ کے رہا ہو اور بسبب جہالت مسئلہ کے نماز تمام
پڑہتے ہو سبب خروج کا حکم کثیر السفر سے نہ ہوگا شرط چہٹا یہہ ہے کہ سفر حرام

اور نہ غایت سفر حرام ہو اور منافی کسی امر واجب کا واجبات مین سے نہ ہو اور سفر شکار
عبث نہ ہو لیکن اگر سفر حرام ہو مثل فرار کے جہاد سے یا خدمت سے مالک کے یا تمام حرام ہو
مثل سفر اوس شخص کے جو بغرض اضرار مومنین یا مسلمین یا مثل قمر یا اعانت ظالم کے
سفر کرے یا منافی واجب کا ہو مثل سفر اوس شخص کے کہ جسکو تحصیل علم واجب ہو
اور سفر مین ممکن نہ ہو یا سفر صید لہو ہو تو نماز قصر نہ ہوگی اور اگر شکار قوت عیال
کے لئے ہو تو قصر کرے بلکہ اگر تجارت کے لئے ہو تو بھی وجوب قصر خالی از رجحان نہین
ہے اور احوط جمع ہے درمیان قصر و اتمام کے شرط ساتوین جواز قصر کی یہہ ہے
کہ شہر سے اتنا دور ہو جاوے کہ دیوارین شہر کی دکہائی نہ دین اور آواز اذان شہر
سنائی نہ دے اور اگر فقط ایک امر ان دونون مین سے پایا جاوے مثلاً دیوارین
دکہائی دیتی ہون اور آواز نہ سنائی دیتی ہو یا عکس اسکا ہو اور تاخیر نماز
مین اتنی کہ مگر سکتا ہو جیسے اس حد تک پہونچ جاوے جہان نہ آواز آوے اور نہ دیوار
دکہائی دیوین تو احوط یہہ ہے کہ جمع کرے قصر و اتمام مین اور معتبر آواز موذن
مین اور نظر مین دیکہنے والے کے اور سماعت مین سننے والے کے اور شہر کے توسط ہی اسی طرح
معتبر ہے خالی ہونا ہوا کا شدت آواز سے اور جبکہ دیکہنے والا یا دیوار یا موذن
یا سننے والا نہ ہو تو بنا کیجاویگی تقدیر اور فرض پر یعنی اگر دیوار ہوتی اور دیکہنے والا
بھی ہوتا تو دکہائی دیتی یا نہ دکہائی دیتی اور مثل اس کے اور اعتبار اس شرط کا
آنے اور جانے دونون مین برابر ہے ہر چند احوط آنے مین جمع درمیان قصر و اتمام
کے ہے یا تاخیر کرنا نماز مین یہانتک کہ اپنے مکان مین پہونچ جاوے اور فرق نہین ہے اس
شرط مین درمیان وطن کے اور بلد اقامت کے پس واجب ہے قصر کرنا یا جائز ان
سب شرائط کے اور مستثنی ہے اوس شخص سے جو عالم ہو ان شرائط کا مگر مسجد
مکہ اور مدینہ مین کہ ان دونون مین اختیار ہے درمیان قصر و اتمام کے لیکن تمام

بلندی اور پستی مین

افضل ہے اور اول احوط ہے اور ملحق کیا ہے بعض نے مسجد کوفہ اور حائر سید الشہداء کا
بھی لیکن احوط اقتصار مسجد مکہ اور مدینہ پر ہے پس اگر تمام کرے نماز محل قصر مین
باوصف علم کے نماز باطل ہے اعادہ لازم ہوگا وقت مین اور قضا بعد وقت کے
اور اگر جاہل ہو وجوب قصر سے اور تمام کرے قضا و اعادہ کی ضرورت نہوگی
تحقیق مسئلہ مین تفصیل کے ساتھ ہے لیکن سید استاد کے فتوے مین ہے کہ جب جاہل اصل حکم
قصر و اتمام کا ہو اور اگر اصل حکم کو جانتا ہو لیکن محل اوسکا نہ جانتا ہو یا باقی
احکام قصر کو نجانتا ہو یا محل اتمام مین وجوب اتمام نجانتا ہو اور قصر کرے تو ان
صورتون مین نماز باطل ہوگی اور اگر بھول گیا ہو واجب ہونا قصر کا سفر مین اور
تمام پڑھ لے پھر یاد آوے پس اگر وقت باقی ہو اعادہ کرے اور اگر گذر گیا ہو
تو کچھ ضرورت نہین ہے اور جہان دس دن رہنے کا قصد کرلے صحرا ہو یا آباد
شہر ہو یا قریہ اتمام وہان لازم ہے لیکن اگر پھر قصد جاتا رہے پس اگر ایک نماز
چار رکعتی تمام پڑھ چکا ہو تو جبتک وہان رہے تمام پڑھے جاوے اور اگر کوئی نماز
چار رکعتی تمام نہ پڑھی ہو اور قصد اقامت جاتا رہے تو قصر پڑھے اور احوط یہ ہے
کہ تصمیم قصد کرے اس بات کا کہ نسبت محل اقامت کی جو حد ترخص ہے اوس سے
باہر نہ نکلیگا بلکہ جس شہر مین اقامت ہو قصد کرے کہ حد سے اس شہر کے باہر
نجاوینگا پس اگر حد ترخص سے باہر نکلا ہو اور پلٹنے کے بعد محل اقامت مین دس
دن رہنے کا قصد نہ ہو احتیاط یہ ہے کہ قصر و اتمام مین جمع کرے اور ترک
اس احتیاط کو نکرے اسیطرح احوط یہ ہے کہ قبل تمام ہونے اقامت کے قطع
حد ترخص سے نہو اور اگر کسی شخص کو منظور ہو کہ دیہات مین مزرعہ مین بیٹھے
مثل چار یا پانچ مہینے کر رہے اور کسی ایک مقام خاص مین دس دن علی الاتصال رہنے کا قصد کرے
اور ما بین ان مقامات کے مسافت آیندہ فرسخ کی نہو احوط یہ ہے کہ ان مقامات مین بھی بعد اتمام کے قصر کرے

کتاب الصوم

مقصد تیسرا مسائل صوم میں واضح ہو کہ روزہ کی کئی قسم ہوتا ہے واجب اور مندوب
اور مکروہ اور حرام اور ہر ایک کے لئے ان اقسام میں سے بہت احکام ہیں اور اس
مقصد میں چند بحث ہیں **بحث اول** بیچ ماہیت اور شرائط اور کیفیت
اور احکام اوس کے بیان میں اور اوس میں کئی باب ہیں **باب اول**
شرائط وجوب و صحت میں وجوب روزہ میں کئی شرط ہیں اول عقل بلوغ دوسرے
عقل تیسرے ویسے سفر میں نہ ہونا جس میں نماز قصر ہوتی ہے چوتھے نہ ہونا مرض اور
مشقت شدید کا جسکا تحمل عادۃً ہو نہ سکے اور خوف جان کا اور آبرو کا اور مال کا
جسکا حفظ واجب ہو پانچویں بیہوش نہ ہونا اسطرح کہ جسمیں حواس مغلوب ہو جاویں
چھٹے نہ ہونا حیض و نفاس کا اور صحت میں بھی یہی شرطیں ہیں سوا بلوغ کے
اور علاوہ انکے اور کئی شرطیں ہیں اول ایمان دوم نہ ہونا روزہ عید الفطر کا
اور اضحی میں اور روزہ غیر رمضان کا رمضان میں اور نہ کم ہونا زمانہ کا
ایک مہینہ ایک سے بھی اون روزوں میں جن میں دو مہینے کے روزے پے در پے ہیں جیسے
میں سوم قضای ماہ رمضان اور روزہ کفارہ کی ذمہ میں نہ ہونا روزہ سنتی کے
صحت میں شرط ہے چہارم اجازت شوہر کی اور مالک کی روزہ سنتی میں
زوجہ اور غلام اور کنیز کے اور واجب موسع میں اذن شرط نہیں ہے بلکہ خلاف
زوجہ اور مالک بھی ہونا مضر نہیں ہے اور احتیاط خوب ہے اور روزہ
سنتی میں اولاد کی شرط ہے نہ منع کرنا باپ کا اور ماں کا پنجم جاننا
احکام صوم کا اجتہاد یا تقلید سے مگر جو احکام ضروریات میں سے ہوں
یا یقینا صوم ہوں اون میں تقلید ضرور نہیں ہے پس اگر مسئلہ کا ہر کرے
اور مسائل روزہ کے جانتا ہو اور نہ مفطرات بیچ سکے ہوں اوس کے خلاف

جو لایق اعتماد نہ ہو اور اعتقاد وجوب اعتماد کا اوس پر نہ رکھتا ہو روزہ صحیح نہو گا
اوپر عالم ہے جملہ عبادات میں البتہ جو محض غافل ہو اور لنفس الامر میں ترک ہو اون
چیزوں کا جو مفطرات صوم میں اوس کے عمل میں آوی اور جاہل اعتقاد بھی اسکا رکھتا ہو کہ کسی
مفطرات سے واقع ہوا ہو وجوب قضا ایسے شخص پر معلوم نہیں ہے اور روزہ سنتی بلکہ مطلق عمل
مستحب میں اتنا کافی ہے کہ حرام نہ ہونا اوسکا جانتا ہو اور استحباب میں کوئی حدیث
یا قول کسی مجتہد کا پایا ہو یا قول کسی کا وجوب جانتا ہو اور اپنی مجتہد سے عدم وجوب
اوسکا معلوم ہو کہ اتنا رجحان فعل میں کافی ہے اور جو کچھ کہ بیت شبہہ میں مستحباب
ہو وین اگر بہ قصد خصوصیت کے نکرے بلکہ بامید ثواب بجا لاوے ثواب ہو گا
چھٹے نیت قربت پوشیدہ نہ رہے کہ خالی ہونا استحاضہ سے شرط صحت صوم نہیں
ہے یعنی روزہ مستحاضہ کا صحیح ہے اگر غسل روز و شب واسطے نماز کے بجا لاوے
اور احوط یہہ ہے کہ وضو اور بدلنا روئی کا اور جو کچھ سوا اوس کے مستحاضہ کو چاہئے
کرے ہر چند صحت روزہ کی سوائے اغسال کے کسی اور امر پر موقوف نہیں ہے اور
اغسال میں سے جس پر صحت موقوف ہے وہ ظاہرا اغسال روز میں اور غسل
شب گذشتہ ہے بشرطیکہ غسل نماز صبح قبل طلوع صبح کے نکرے والا صحت
صوم میں وہ کفایت کریگا غسل شب گذشتہ سے اور غسل شب آیندہ کو بعض
صحت صوم میں دخل نہیں ہے اگرچہ کر لینا اوس کا بھی احوط ہے بعد بجا لانا غسل صبح
کا قبل اوس کے بقصد نافلہ کے احوط ہے اور مریض کا روزہ صحیح نہیں ہے
اگر ضرر کرے اور ضرر میں معتبر یہہ ہے کہ معلوم یا مظنون ہو بلکہ کفایت خوف
ضرر بھی بعید نہیں ہے اگرچہ احوط جمع درمیان روزہ اور قضا کے ہے اور
کافی ہے مظنون ہونے میں ضرر کے وجود علامت یا تجربہ یا قول اوس شخص کا
جس کے قول سے ظن ہو اگرچہ وہ شخص کافر ہو اور سفر میں روزہ واجب صحیح نہیں

ہے مگر تین روزے بدل ہدی کے اور اٹھارہ روزے بدل بدنہ کے اوس شخص
کے لیے جو عرفات سے قبل غروب آفتاب کے چلا آیا نکلا ہو اور روزہ نذر کا اگر
نذر کی ہو سفر اور حضر دونوں میں یا سفر میں رکھنے کے اور روزہ مندوب کا
مکروہ ہونا سفر میں خالی قوت سے نہیں ہے لکن احوط ترک ہے مگر تین روزے
حاجت کے مدینہ میں اور اگر روزہ رکھیں صاحبان اعذار سابقہ صحیح نہ ہوگا
اور قضا واجب ہوگی مگر جو مسافر جاہل مسئلہ ہو اور روزہ رکھے اوس کا
صحیح ہے اور قضا ضرور نہیں ہے بخلاف اوس شخص کے جو بھول گیا ہو
اور اگر اثنائے روزہ میں مسئلہ یاد آوے یا معلوم ہو واجب ہے افطار
کرنا **فصل دوسری** واجب ہے افطار کرنا حائض اور نفسا پر اگر
آوے حیض یا نفاس قبل غروب کے یا موقوف ہو بعد طلوع صبح کے اور جو
بالغ ہو قبل غروب کے یا مسلمان ہو اوس پر امساک کرنا بقیہ روز کا واجب
نہیں ہے لکن اگر کوئی مفطر قبل بلوغ کے عمل میں نہ لایا ہو اور بلوغ بعد
مبطل صوم کے ہوا ہو بلکہ مطلقاً تو امساک احوط ہے اسیطرح اگر
قبل اسلام کے مفطر صوم عمل میں نہ آیا ہو اور اسلام قبل ظہر کے قبول
کیا ہو احوط ہے امساک بقیہ روز میں اور یہی حکم ہے دیوانہ اور
بے ہوش کا اگر افاقہ ہو قبل غروب کے اور اسیطرح واجب نہیں ہے
امساک مریض اور مسافر پر اگر صحیح اور حاضر ہو جاوے قبل ظہر کے اور
افطار کیا ہو قبل اوس کے اور اگر افطار نہ کیا ہو واجب ہوگا تمام کرنا
روزہ کا اور اگر حاصل ہو جاوے عذر مرض اثنائے صوم میں افطار
کرے خواہ قبل زوال کے ہو خواہ بعد اور مسافر اگر بعد زوال کے نکلے تمام
کرے لکن احوط یہ ہے کہ سفر نہ کرے قبل ظہر کے مگر بعد کہ نیت سفر

احوط ہے یہ یا معلوم نہیں ہوا کہ بعد نصف نہار کے ... اگر روزہ دار ... افطار کرنا ... قبل ظہر کے ... معین ہے ...

رات سے نیت کرلیتا ہو اور اگر نیت نہ کرلیتا ہو تو اوس روزے کو تمام کرے اور
قضا بھی کرے اور جو مرد یا عورت بسبب پیرانہ سالی کے عاجز ہو روزے
سے ترک صوم اوسکو کرنا چاہیے اور اسیطرح صاحب مرض عطش کو جبکہ امید
نہ ہونا ہو لیکن واجب ہے ہر ایک پر ان میں سے انفاق کرنا عوض میں
ہر روزہ کے ایک مد طعام سے اور واجب نہیں ہے قضا مرد پیر اور زن
پیر پر مطلقاً آسان ہو قضا یا نہ لیکن بصورت اول میں احوط ہے اور
اور نیز یہ احتیاط ترک نہ ہو اور صاحب عطش اگر صحت اوسکو مرض سے
حاصل ہو قبل دوسرے رمضان کے قضا اوس پر واجب ہوگی والا علا اور
جائز ہے اوسکو پانی پینا بیسر ہو کے اور اسیطرح واجب ہے ترک
صوم حاملہ پر اگر وضع حمل نزدیک ہو اور خوف ہو اوسکو اپنا یا لڑکے
کا یا دونوں کا اور اسیطرح واجب ہے افطار مرضعہ پر اگر دودھ
کم ہو اور خوف ہو ضرر طفل کا یا اوسکی ہو کے یا پیاسے رہنے کا اور
تصدق کرے گی زن مذکورہ ایک مد طعام عوض ہر روزہ کے
اور قضا بعد زوال عذر کے اور مراد مرضعہ سے عام ہے اس سے
کہ ماں ہو یا انا یا سخت بلالی ہو اور جب ممکن ہو واسطے مرضعہ کے
ساتھ منع ضرر کے طفل سے اپنی عوض اور کسی سے پلوانا دودھ
افطار صوم نہیں کرسکتی ہے اور لازم کہ تصدق مال مرضعہ سے ہو
اور اگر یہ ہو کہ روزہ رکھیں روزہ ان کا باطل ہے باب دوم
بیان میں حقیقت روزہ کے ہے اور اس باب کی کئی فصلیں ہیں فصل اول
ابتدائے وقت صوم طلوع صبح صادق ہے پس واجب ہے ترک
کرنا وقت مذکور سے اون امور کا جنکا ذکر آوے گا اور ترک کرنا

مباشرت کا قبل صبح کے اسقدر جسمین غسل سے فراغت قبل صبح کے ہو سکے اور حکم مباشرت یمین ہے استمنا اور آخر وقت اوسکا بنا بر اقوی و احوط برطرف ہونا حمرت مشرقیہ کا اور گذر جانا اوسکا بالائے سر سے ہے

فصل دوم نیت کا ذکر

نیت میں قصد کرنا روزہ کا قربۃً الی اللہ اور معین کر لینا اوسکا اگر معین ہو اور قصد کرنا وجوب کا یا استحباب کا یا تصور کرنا ان امور کا ضرور نہیں ہے اور روزہ بے قصد معتبر کے باطل ہے خواہ عمداً ہو خواہ سہواً اور اجارہ کے روزہ میں قصد نیابت میت لازم ہے اور وقت نیت شب ہے پس اگر ترک کرے عمداً نیت کو یہانتک کہ صبح ہو جاوے روزہ صحیح نہیں ہے اور قضا واجب ہے نہ کفارہ اور اسیطرح باطل ہے روزہ اوس شخص کا جسکا شب کو قصد یہہ ہو کہ صبح کو روزہ نہ رکھونگا اور بعد نیت صوم کے مفطرات کا عمل میں لانا قبل صبح کے سبب بطلان نیت کا نہیں ہوتا ہے اور تجدید نیت ضرور نہیں ہے اور حال اضطرار میں وقت نیت ظہر تک باقی رہتا ہے مثل اسکے کہ نیت کرنا بھول گیا ہو یا نہ معلوم ہو پہلی رمضان کے اور یا مانند اسکے تو اگر ظہر تک یاد آوے اور فوراً نیت کرے تو وہ روزہ صحیح ہو جاویگا اور اگر فوراً بعد یاد آنے کے نیت نکرے روزہ باطل ہوگا اور واجب غیر معین میں مثل قضاء رمضان اور نذر مطلق وغیرہ کے زوال تک تجدید نیت کر سکتا ہے اگر منافی صوم عمل میں نہ لایا ہو اور مندوب میں جائز ہے نیت کرنا قریب غروب آفتاب تک اگر بعد نیت کے کچھہ دن باقی رہے اور کافی نہیں ہے نیت روزہ رمضان کی قبل دخول ماہ رمضان کے اور جائز ہے اول ماہ میں نیت پوری مہینے کے روزوں کی اور اکتفا کر سکتا ہے اور ہر شب نیت جداگانہ بھی کر سکتا ہے اور یہی احوط ہے بلکہ یہہ احتیاط ترک نہو سکے اور ماہ رمضان میں روزہ غیر رمضان نہیں ہو سکتا ہے نہ واجب نہ سنت نہ سفر میں نہ حضر میں لیکن اگر داخل ہونا شہر رمضان کا مشکوک ہو مثل یوم الشک

کی یا بہولے سے نیت غیر رمضان کی ہو تو وہ رمضان ہی محسوب ہوگا اور سنت ہی روزہ آخر شعبان کا جب شک ہو چاند مین اور اگر بہ نیت رمضان رکھی روزہ باطل ہوگا اور اسیطرح اگر تردید کرے روزہ رمضان اور شعبان مین اور اگر یوم الشک مین ثابت ہو جاوے چاند قبل زوال کے اور کوئی منافی نہوا تجدید نیت کرے اور روزہ محسوب ہوگا رمضان مین اور اگر بعد ظہر کے ثابت ہو واجب ہے امساک کرنا بقیہ روز مین اور قضا کرنا بعد رمضان کی اور اگر نیت شعبان سی یوم الشک مین روزہ رکہا ہو جسوقت معلوم ہو ظاہر ہونا ہلال رمضان کا تجدید نیت رمضان کر لے روزہ اوسکا صحیح ہی اور اگر نیت روزہ کر کے غافل ہو جاوے روزہ سے ذکو یا سو جاوے روزہ باطل نہوگا اور اسیطرح جب نیت کرے افطار نکیا ہو لکن احوط قضا ہی بخلاف اسکی کہ اگر نیت ترک صوم کی بالفعل کرے یا قصد ریا کرے کہ روزہ اسوقت مین قطعا ہی اور اگر لڑکا بالغ ہو قبل ظہر کے غیر منافی صوم سی تجدید کرے نیت روزہ کی اور اگر بعد بالغ ہو مجزی نہوگا اور نہ قضا واجب ہوگی

فصل سوم بیان مین اون چیزون کی ہے جنکا ترک روزہ دار کے لئے ضروری ہی اور وہ دس چیزین مین پہلی کہانا دوسری پینا مطلقاً خواہ عادت اوس کے کہانے اور پینے کی ہو مثل روٹی اور پانی کے یا نہ ہو مثل خاک اور سنگریزہ اور قطرہ درختونکا خواہ کہانا اور پینا اوسکا متعارف ہو یا غیر متعارف ہو مثل نگل جانا بقیہ غذا کے جو دانتون مین رہجاتا ہی کہ یہ بہی مبطل ہی اور اگر سہوا نگلجاوے تو روزہ باطل نہ ہوگا گو خلال کرنے مین تقصیر کی ہو لکن احوط قضا کرنا ہی اگر خیال نکیا ہو مبطل نہین ہے نکلنا آب دہن کا بطریق عادت اگرچہ طعم اوسکا بسبب [illegible]

یعنی بعض کے نزدیک ۱۲ منہ

افطار نہ کرے بعض علماء کے نزدیک [illegible]

مین محفوظ نہ ہوا ہو اور جو منہہ مین جمع کر کے نکلنی کا ترک احوط ہی اسیطرح احوط ہی
نہ پہنچنا فضلات اور رطوبات کا سر سی طرف حلق کے اور آب دہن کا منہہ سے
باہر لا کے نکلنا مبطل ہے اور بعض ہین ہر چوسنا انگوٹھی کا واسطی دفع تشنگی کے
اور چبانا طعام کا واسطی طفل کے یا دآنیکا واسطی بہرائی مرغ اور کبوتر کے اور چکہنا
نمک شوربا اور مانند اسکی جبتک عمداً کوئی جز حلق مین نجاوی اور احوط اور
موافق احتیاط ترک انکا ہی بے ضرورت کی اور اگر بے دون اختیار اوتر جاوین روزہ باطل
نہ ہوگا اگرچہ عبث منہہ مین ڈالا ہو لکن احوط ترک اسکا ہی اور جائز ہی کلی کرنا
جس قدر ہو لکن ٹھنڈک کے لئی کلی نہ کرنا افضل ہے سوائی وضو کی اور مکروہ ہے
تکرار کرنا اور مستحب ہے بعد کلی کرنے کے تین مرتبہ تھوکنا اور اگر کلی مین پانی
حلق مین اوتر جاوی بے قصد کے پس اگر وضوے نماز واجب ہو یا کلی دوا کو یا
ازالہ نجاست کے لئی ہو روزہ باطل نہ ہوگا اور اگر وضوے نافلہ ہو یا کلی
عبث کی ہو یا ٹھنڈک کے لئے کی ہو تو قضا لازم ہوگی اور اسیطرح اگر ناک سے
پانی حلق تک پہونچی روزہ فاسد ہوگا علی الاقوی اور جائز ہی سواک کرنا
یہانتک کہ چوب تر سے بلکہ مطلقا سنت ہی لکن سواک کو منہہ سے نکالنا
جبتک سواک کرتا رہے اور اگر سواک نکال کے پہر منہہ مین ڈالی
تو آب دہن کو نہ نگلی اور جائز ہے ڈالنا دوا کا احلیل مین اگرچہ پیٹ مین پہونچی
اور اسیطرح ڈالنا دوا کا زخم مین اسطرح کہ پیٹ مین پہونچی اور ناس لینا
اسطرح پر کہ حلق مین پہونچی اور مثل اسکے لکن اجتناب احوط ہی تیسرے جماع
کرنا یعنی داخل کرنا حشفہ کا قبل یا دبر مین عورت کی یا [illegible] یا دبر مین
مرد کی کہ یہہ مفسد صوم اور موجب قضا اور کفارہ ہی فاعل اور مفعول دونو پر اگرچہ مفعول
بہی مردہ ہو انزال ہو یا نہ ہو اور اسیطرح ذبح حیوانات مین دخول مبطل صوم ہے

اور احتلام روزہ میں مضر نہیں ہے **چوتھے** تہمت کرنا خدا یا رسول یا امام پر
کہ مبطل روزہ اور موجب قضا اور کفارہ ہے لیکن اسوقت میں مبطل ہے کہ جب کذب
جانتا ہو اور پھر منسوب کرے طرف خدا و رسول اور ائمہ معصومین کی اور اگر
اعتقاد دروغ ہونیکا نہ رکھتا ہو اور نسبت کرے حالانکہ واقع میں دروغ ہو تو روزہ
باطل نہ ہوگا اور نہ قضا و کفارہ لازم ہوگا اور احوط الحاق کرنا جناب سیدہ
کا اور باقی انبیاء و اوصیا کا اس حکم میں ساتھ ائمہ طاہرین کے ہے **پانچویں**
ارتماس پانی میں کہ یہ بھی مبطل روزہ اور موجب قضا اور کفارہ ہے اور حاصل
ہوتا ہے ارتماس اسطور سے کہ پانی میں غوطہ لگاوے بلکہ اسطور سے بھی کہ سر پانی
کے اندر ڈبو دے اگرچہ بدن یا بال سر کے باہر رہیں اور فرق نہیں ہے درمیان اسکے کہ
منافذ سر کے مثل کان ناک وغیرہ کے بند کر لئے ہوں یا نہ درمیان روزہ واجب
اور سنت کے بطلان میں اور نہ درمیان اسکے کہ دفعتاً سر پانی کے اندر لیجاوے
یا تدریجاً مگر یہ کہ ہر ایک جزو کو ایک وقت میں پانی کے اندر ڈبوے اس طور سے کہ
تمام سر ایک وقت میں نہ ڈوبنے پاوے کہ اس صورت میں حرام ہے نہ مبطل اور
اگر ارتماس بقصد غسل ہو غسل باطل ہوگا یہ سب احکام بتعمد ارتماس کے
ہیں اور اگر سہواً ہو تو روزہ باطل نہ ہوگا مگر یہ کہ اندر پانی کے یاد آوے اور
فوراً سر باہر نہ نکالے کہ اسصورت میں بھی روزہ باطل ہو جاویگا لیکن غسل دونو
صورتوں میں صحیح ہوگا اور اگر ارتماس کرے سہواً آب غصبی میں روزہ صحیح
ہوگا اور غسل باطل ہوگا اگر غصبیت جانتا ہو **چھٹے** پہونچانا غبار کا حلق میں
اور مراد اسکی [illegible] فقط دار ہی کہ یہ موجب قضا و کفارہ ہے خواہ غبار حلال
ہو جیسے آٹا یا حرام ہو مثل خاک کے اگر خود حلق تک پہونچا دے یا باعث ہو پہونچانے
کا مثل اسکے کہ ٹھہرا ہو ایسے مقام پر جہاں غبار اڑتا ہو اور تحفظ نکرے بعد

اگر تحفظ کرے جس طرح چاہے اور اس سے نہیں ظاہر ہو کہ غبار پہونچا تو کچھ قباحت نہیں ہے اور شرط
نہیں ہے غلیظ ہونا غبار کا بلکہ اتنا کافی ہے کہ محسوس ہوتا ہو اور احوط اجتناب ہے
دخان اور غبار غلیظ سے بھی بلکہ خالی قوت سے بھی نہیں ہے ساتوین قے کرنا اور یہ موجب
قضا ہے اگر تعمد کرے اور اگر بے اختیار ہووے تو کچھ ضرر نہیں ہے اور اگر ضرورت پڑے
قے لینے کی تو کرے گنہگار نہ ہوگا لیکن روزہ باطل ہوگا اور اسیطرح اگر کھانا یا پانی حلق
تک آجاوے اور پلٹ جاوے کچھ ضرر نہیں ہے اور اگر منہ میں آجاوے تو تھوک دیوے اور اگر
عمدا نگل جاوے تو قضا و کفارہ واجب ہوگا آٹھوین استمنا یعنی نکالنا منی کا بے
جماع کی اور واجب ہوتا ہے سبب اسکے کفارہ اور قضا اور اسیطرح جو فعل سبب انزال
ہو عادتا گو قصد انزال اوس سے نہ ہوا اور اگر قصد انزال ہو کسی فعل سے لیکن انزال نہ ہووے
روزہ صحیح رہیگا لیکن گنہگار ہوگا اور اگر دیکھنے سے انزال ہووے اگر بقصد انزال عمل میں لاوے
یا عادت انزال کی اوس سے رکھتا ہو موجب قضا و کفارہ ہوگا خواہ نظر طرف حلال کے
کرے یا حرام کے ورنہ فقط قضا احوط ہوگی اور کفارہ لازم نہ ہوگا اور یہی حکم ہے اجنبیہ کی
اور زن مشتہی کا اور بتصور جماع کا اگر باعث انزال ہو نوین عمل لینا بدون ضرورت کے
اور یہ حرام اور مبطل صوم اور موجب قضا و کفارہ ہے اور شیاف مکروہ ہے لیکن احوط ترک ہے
دسوین عمدا جنب رہنا صبح صادق تک خواہ جنابت احتلام سے ہوئی ہو
یا جماع وغیرہ سے بہر کیف جنب رہنا عمدا حرام ہے اور مبطل صوم ہے اور موجب قضا
و کفارہ ہے اور یہ حکم روزہ رمضان کا ہے اور اسکی قضا میں ثابت ہے بلا اشکال سکے
اور سوا ان دو کے اور روزون میں حتی کہ مستحب میں احوط افساد ہے بلکہ خالی قوت سے
نہیں ہے اور مثل جنب رہنے کی ہے باقی رہنا حیض و نفاس و استحاضہ پر یعنی
عمدا غسل نکرنا صبح تک لیکن ظاہرا موجب قضا ہے فقط نہ کفارہ اور غسل میت
مخل صحت صوم نہیں ہے اور مثل جنب رہنے کے ہے سونا دوسری نیند تک بلکہ بقصد غسل

دار رکھا یا تردد ہوا اور اگر قصد غسل کا اور صبح تک سوتا رہا تو قضا و کفارہ لازم ہوگا اور نہ ہوگا اثم
ہوگا اور اگر سو جاگے اور دوبارہ سو رہا بغیر نیت غسل کے تو قضا لازم ہوگی نہ کفارہ اور خواب حرام ہوگا اور ترک
احوط ہے اور اگر تیسری مرتبہ سوئے تو قضا و کفارہ دونو لازم ہونگے اگرچہ قصد غسل بھی ہو
جو شخص غافل ہو جنابت سے یا غسل سے قبل صبح کے یا شب نہ رہ ہو نہیں کفارہ اوسپر لازم نہ ہوگا
مگر قضا احوط اور اقوی ہے اور ممکن نہ ہو جنب اور حائض وغیرہ پر غسل واجب ہے تیمم اور احوط یہ ہے
ہے کہ بعد تیمم صبح تک جاگتا رہے اگرچہ وجوب اسکا مشکل ہے باقی رہیں اس مقام میں چند بحثیں بحث
اول یہ جو کچھ مبطلات روزہ کے ذکر ہوئے اوسوقت باطل کرتے ہیں جب عمداً سرزد ہوں پس اگر
بھولے سے کوئی فعل مبطل عمل میں آوے روزہ باطل نہ ہوگا اور اگر روزہ سے ہو یاد ہو لیکن بھول گیا
مفطر ہونا کسی چیز کا اور اوسکو عمل میں لاوے تو رجحان اسکو ہے کہ روزہ باطل ہوگا اگر بے قصد و
ارادہ کے کوئی فعل مفطر واقع ہو مثل اسکے کہ مچھر اوڑ کے حلق میں چلا جاوے یا غبار غلیظ
ایسے محل میں کہ احتراز اوس سے ممکن نہ ہو یا کوئی بجبر کوئی چیز حلق میں اوسکے ڈالدے یا کوئی
اوسکو مارے اس قدر کہ بے اختیار ہو جاوے اور خود کھاوے تو روزہ باطل نہ ہوگا اور اگر ڈراوے
ضرر بنفس یا عیال یا مال یا برادران دینی اور تحمل اوس ضرر کا لائق اوسکی حال کے
نہ ہو اور قرائن اسبات کی ہوں کہ اگر افطار نہ کریگا تو ضرر ہوئیگا اسصورت میں اگر افطار
کرے روزہ اوسکا باطل ہوگا اور قضا واجب ہوگی مثل حالت تقیہ کے مخالفین سے اور اگر شک
کرے کسی چیز میں کہ آیا مبطل ہے یا نہیں پس اگر مجتہد ہو اور ممکن نہ ہو اوسکو استنباط یا مقلد ہو اور ممکن نہ ہو
اوسکو استفتا مجتہد سے جائز نہ ہوگا استعمال اوسکا اگرچہ لزوم قضا میں اشکال ہے اور عدم وجوب
کفارہ ظاہر ہے اور اگر جاہل مقصر ہو روزہ باطل ہوگا اور قضا واجب ہوگی اور احوط وجوب کفارہ
ہے بلکہ خالی قوت سے نہیں ہے اور اگر غیر مقصر ہے کفارہ اوسپر نہ ہوگا اور وجوب قضا خالی قوت
سے نہیں ہے **بحث دوم** بیان میں اون مفطرات کے ہے جنکا عمل میں لانا حرام نہیں ہے لیکن
موجب قضا ہے اور وہ چند چیزیں ہیں اول کھانا اور پینا اور مانند اسکے بعد ان

تحقیق کرنے صبح یا دمنع قدرت کے کریہ جائز ہے جب تک یقین طلوع فجر کا نہ حاصل ہو لیکن اگر بعد معلوم ہو کہ
صبح ہو گئی تھی قضا واجب ہو گی نہ کفارہ اور اگر ملاحظہ اور تفحص کرے اور رات کے باقی ہونے پر اطمینان
ہو جاوے نہ قضا ہو گی نہ کفارہ اور اگر قدرت تفحص نہ رکہتا ہو اور بعد معلوم ہو کہ صبح تھی احتیاطاً
قضا کرے اور یہ حکم مخصوص ہے ساتھ شہر رمضان اور واجب معین کے دوسرے کہانا اور پینا اور مانند
اسکے اعتماد کرکے قول پر کسی دوسرے شخص کے جو خبر دے بقاء شب سے اور اوسکو ظن اوسکی صداقت
کا ہو اور بعد معلوم ہو کہ صبح ہو گئی تھی اور اگر علم حاصل ہو یا خود تفحص کرے قضا لازم نہ ہو گی تیسرے اگر
کوئی شخص خبر دے کہ صبح ہو گئی اور یہ گمان کرے کہ ٹہنا اوسکا اور کچھ کہا لے بعد ازان معلوم ہو صدق اسکا
لازم ہو گی قضا نہ کفارہ **بحث سوم** حرام ہے روزہ واجب معین کا افطار قبل زوال کے خواہ
قضا ماہ رمضان ہو یا سوا اوسکے اور مکروہ ہے افطار کرنا بعد زوال کے غیر قضاء رمضان
مین اور قضاے رمضان مین حرام ہے اور لازم ہے کفارہ بنا بر اظہر کے اور اگر وقت تنگ ہو قضا کا حرام ہوگا افطار
لیکن کفارہ لازم نہ ہوگا اگر افطار کرے قبل زوال کے اور اگر موجب کفارہ مکرر ایک دن ہی کرے
مکرر ہو جیگا کفارہ ... مین لازم اور احوط یہ ہے کہ مکرر کفارہ دیوے اور اگر آخر ماہ رمضان مین افطار کرے
بعد ازان معلوم ہو کہ روز عید تہا کفارہ لازم نہ ہوگا اور اگر کوئی شخص اپنی زوجہ سے بجبر جماع کرے
اور دونون روزہ سے ہون واجب ہونگے دو کفارے شوہر پر اور اگر بوجہ اتفاق کرے شوہر کی
واجب ہوگا ہر ایک پر ایک کفارہ **بحث چہارم** بیان مین علامات ماہ رمضان کے اور
وہ پانچ چیزین ہین پہلا دیکہنا چاند کا پس جو شخص خود دیکہے اور یقین اوسکو ہو جاوے روزہ
اوسپر واجب ہوگا گو اور کوئی نہ دیکہے دوسرے شعبان کے تیس دن کو پورا کرنا اس صورت مین
روزہ واجب ہوتا ہے ہر چند چاند نہ دکہائی دے اور اسیطرح ماہ عید کا معلوم ہوتا ہے رمضان کے
تیس دن پورے ہو جانے پر تیسرے گواہی دو عادلوں کی بشرطیکہ اختلاف بیان وصف ہلال کا
نہ ہو اور گواہی عورتون کی ... نہین ہے قبول کرنا شہادت کا حکم حاکم شرعی کا
مقبول ہے شہادت عادلین کی اگرچہ حاکم شرعی نے بسبب واقفیت حال کے ...

اردی ہے جو کچھی [illegible] اپنی بیان کرنا ایک کا اثر کا جو قول ہے [illegible]
اوسکا فی ہو [illegible] یا جو ذریت علم ہو اس مقام میں تحقیق ناقل ہے [illegible]
[illegible] ہو میں قضا صوم کے فوت ہونا روزہ کا بوجہ [illegible] کبھی [illegible]
یا بیہوشی یا کفر ہو اونکی قضا واجب ہوگی البتہ اگر قبل صبح صادق کے [illegible]
ہوا اور مجنون کو افاقہ ہوا اور بیہوش کو ہوش آیا ہو اور کافر مسلمان ہوا ہو پس روزہ
[illegible] قضا واجب ہوگی اور اسیطرح واجب ہے قضا ایام حیض و نفاس کے روزوں کے
اسیطرح واجب ہے قضا اوس شخص پر جو روزہ رکھنا بھول گیا ہو اور اوس شخص کی
جس نے روزہ نہ رکھا ہو باوجود شرائط وجوب کے بلوغ و عقل وغیرہ [illegible]
میں کوئی چیز [illegible] مقام [illegible] کی نہ گردانی گئی ہو مثل فدیہ کے [illegible] شیخ اور [illegible]
اور ذو العطاش وغیرہ [illegible] اور اوس شخص پر جو بھول گیا ہو غسل جنابت کرنا [illegible]
کئی دن یا تمام مہینہ اور اگر بھول گیا ہو جنابت کو تو غسل کرے [illegible]
واجب نہ ہوگی قضا اور اسیطرح واجب ہے قضا مرتد پر یعنی جو بعد اسلام کے کافر ہو جاوے
خواہ کافر ملی ہو یعنی مسلمان زادہ نہ ہو یا فطری ہو یعنی مسلمان زادہ ہو اور واجب نہیں ہے [illegible]
[illegible] اور فرق مسلمین پر جو محکوم بکفر ہیں مثل خوارج و غلات کے مگر جو روزے نہ رکھے
ہوں یا بنا بر اپنے مذہب کے بطور غیر صحیح رکھے ہوں اگرچہ بنا بر مذہب شیعہ کے صحیح ہوں قضا
اونکی [illegible] اور وجوب قضا فوری نہیں ہے اور برابر رکھنا اوسکا مستحب ہے اور ترتیب
نہیں ہے خواہ یکسال کے قضا ہوں یا زیادہ لیکن سنت ہے اور روزہ مستحب صحیح نہیں ہے
اوس شخص سے جسکے ذمہ پر روزہ واجب ہے مگر جو یاد نہ ہو واجب ہے کہ [illegible]

۱۰ جون [illegible] مطابق ماہ ذی الحجہ [illegible] مقام [illegible]
[illegible]

غلط نامہ رسالہ [illegible]

ملحق				متن			
صحیح	غلط	سطر	صفحہ	صحیح	غلط	سطر	صفحہ
پڑہنا	پرہنا	۱۵	۱۷	جناب المولوی	خباب مولوی	۴	۲
چاہیئے	چاہیے	۱۱	۱۸	نخل	نحل	۳	[illegible]
پارچوں مین ایک	پارچوں ایک	۱۳ و ۱۴	۷	حشفہ	خشفہ	۱۲	۵
زعفرانی نہ	زعفرانی .	۲۱	۱۹	اٹھوین شرط یہ ہے کہ	اٹھوین شرط کہ	۱۴	۸
الا اللہ	الااللہ	۴	۲۰	کم ہونے مقدار کی نہو	کم ہونیکی نہو	۴	۹
اگر	اور اگر	۱۴	"	.	نہ ہو	۹	"
تمانچہ	تمابخہ	۷	۲۱	نہ رکہتا ہو	ہو	۱۰	[illegible]
.	وسعت [illegible]	۱	۲۳	مالک کو کرایہ	مالک کرایہ	۱۴	"
اون	اول	۷	۲۴	انحصار اوسی	انحصاراسی	۱۷	"
جانورون	جانورن	۴	۲۷	اوسی جگہہ	ایسی جگہہ	۱۷	۹
الوہیت	الوہیب	۱۹	۲۸	.	اوس کی	۱۲	۱۰
.	یہی	۴	۲۸	اشکال	اسکال	۲	۱۲
تحقق	تحقیق	۱	۲۹	پہرکری	پہرگری	۱۰	"
اشکال	اسکال	۱۹	"	جب تک مشغول نہو	جب تک نہو	۲۰	"
تغیر حقیقی	تغیر سے	۲۱	۳۲	احوط اور حکم	احوط حکم	۱۵	۱۳
متغیر	متعیر	"	"	اور اگر قبل	اور قبل	۱۵	۱۵
اصلی	اصل	۲	۳۳	پاک ہونا اوسکا اور	پاک ہونا اور	۱۸	۱۵
ممزوج	ممروج	۱۲	"	.	اوسکا اور نیت	۱۹	"
کی ہے جو	کی جو	۲۰	"	دوسری	مطلب دو سرا	۵	۱۶
جتنی	سمتی	۲۱	"	مطلب دوسرا	مطلب پانچوان	۱۶ و ۱۷	"
گرنے	کرنے	۱۳	۳۴	مطلب تیسرا	مطلب چوتہا	۱	۱۷

۷

حاشیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱	مستنوخات	مشتوخات
〃	۵	نہ چکھہ	نہ چکھہ
〃	۱۹	چوہٹی	چوٹی
〃	۲۱	کہٹہل	[illegible]
۳۶	۱	کی نخر ابط	کی ساتھ شرائط
۳۸	۸	کی جو	کی وہ نماز ہے جو
〃	۹	کو ہر	کو واجب ہے ہر
〃	۱۰	ہر حنفر	ہیں اور حنفر
۳۸	۱۲و۱۳	ہو [illegible]	ہوتی ہے لیکن
۳۹	۱	اورہ وقت	اور وقت
۴۰	۱۳	جائز نہیں	جائز نہیں
۴۱	۴	چھپوڑن	چہاردن
〃	۱۰	خودیے	فوت ہے
۴۲	۲	اور کہاں	•
〃	۹	گی لی	گیلی
۴۳	۱۱	یا کہ	•
۴۵	۱۳	ہر اذان	ہو کر اذان کی
۴۸	۵	نماز دہی	دہی نماز
۴۹	۲۰	تکبیر الاحرام	تکبیرۃ الاحرام
〃	۲۱	کی نماز میں اور	کی اور
۵۳	نہایہ	۵۴	۵۳
〃	۲۱	سمجھے لیں	سمجھے اور اگر سب تعین [illegible]
۵۴	نہایہ	۵۲	۵۳
[illegible]	۱	میں پہلے	میں پہلے اور دوسری [illegible]

متن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۰	۲۰	ہے اور	ہے مطلقاً اور
〃	۱۲	سے ہے	•
〃	〃	سمجہ لیے	سمجھ لیتے
۶۱	۱۴	دیں سلام کہے	•
۶۳	۱۰و۱۱	تردد	تردد سے
۶۴	۱۲	اگر واقع	اگر شک واقع
۶۵	۲	ہو کی پڑھے	ہو کی پہلے پڑھے
۶۶	۲۰	وصلوۃ	وصحت صلوۃ
〃	۱۹	شخص کرے	شخص شک کرے
۷۳	۱۷	حجرہ	حجرہ کی
〃	۱۱	تبعیت	بہ تبعیت
〃	۱۸	ہو	ہر موقوف ہو
۷۴	۹	خواص کی	خاص سمجھے گئے
۷۵	۲۰	شہر کا تو	شہر کی بلندی اور پستی [illegible]
۷۹	۳	کبھی اوسکا	کبھی روزہ اوسکا
۸۰	۱۴	لازم کہ	لازم ہے کہ
۸۱	۳	بیان نیت	کافی ہے نیت
۸۲	۱۰	اور انتظار	اور افطار کرنے اور تھوڑی دیر کے اور افطار
〃	۱۰	کر اگر	•
〃	۱۹	روئی	روٹی
〃	۱۸	کہ بھی	کہ یہ بھی
۸۳	۱	ہے اسیطرح	ہے اور اسیطرح
〃	۱۶	جائز ڈالنا	جائز ہے ڈالنا

متن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۳	۱۸	کی اجتناب	کہ لیکن اجتناب
"	۱۹	یا دہڑ نہ ہو سکے	۔
۸۴	۱۰	یا نہ درمیان	یا نہ اور نہ درمیان
۸۵	۱	نیاست	قباحت
"	۱۹	حیض کا ونفاس	حیض ونفاس
۸۶	۱	ہوگا	ہوگا
"	۵	اور ممکن	اور اگر ممکن
"	"	وغیرہ پر	وغیرہ کو
"	۹	ہوگا اگر	ہوگا اور اگر
"	۱۴	پر عیال	پر یا عیال
۸۷	۸	افطار قبل	افطار کرنا لیکن ماہ رمضان اور روزہ سمین مین کفارہ بہی ... ہوتا ہے واجب ... ۱۲ منہ قبل
"	۱۰	وقت ہو	وقت تنگ ہو
"	۱۱	دن میں	روز ماہ میں ... کفارہ ... دنیا واجب ہوگا اور ماہ رمضان مین ایکدن بہی
۸۸	۳	[illegible]	... کی حالت عقل و اسلام و ... ناس ... کے بنین
"	۲۱	شبیر علی مطبع	شبیر علی مہتمم مطبع
"	اخیر	۔	[illegible]

حاشیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۳ حاشیہ	حدودہ بہی	حدود بہی
۴	سطر ۲ حاشیہ ۳	ترک حج	ترک نہ ہو حج
۹	۶	۔	یعنی اگر خوف ہو کسی ضرر کا اون چیزون مین سے جنکا ذکر ہوا یا وقت تنگ ہو اور وضو کرے تو وضو ... باطل ہے ۱۲ منہ
۱۴	۱۷		اس صورت مین باقی ... تو بہر دہو ہے
۱۶	حاشیہ اول ۵	سے بہی مطلب و عطر اغسل سنی	بہی
"	۱۶	مطلب ناخوان ...	×
۲۰	۳ حاشیہ	اس خالی	اس حالمین خالی
۲۸	۱۱	۔	۱۲ منہ
۳۰	۱۲	اول فضیلت	اول وقت فضیلت
"	۲۰	سرخی کی	سرخی یا سفیدی کی
۳۱	۱۴	۔	قوت ثابت ہے ۱۲ منہ
۳۲	۱۰	۔	"
"	۱۴	۔	یعنی ... اگر ... اور اس کو تاہی کی ... ۱۲ منہ
۳۴	۱۹	۔	... بے محل ہے ۱۲ منہ
۵۴	لفظ ...	۔	اگر القصد ... ۱۲ منہ
۵۴	۱	۔	صحت نما

حاشیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۸	۱۶	•	بلکہ صحیح اعتیاداً ترک تنبیہ ۱۲ منہ صحیح
۶۳	۱۱	•	بلکہ قبل بلکہ کرنے جائز ہے صحیح کے ۱۲ منہ مدظلہ
۴	۱۹	کرنے کے قصر	بلکہ بھی قصر ہے میں
۶۸	•	حتی یدبیل الاعمال بھی ۔ صحیح مدظلہ	•
۶۹	۲۱	•	احوط ہونا معلوم نہیں ہے ہاں مضائقہ نہیں کہ اولیٰ ہو اور سفر قصد سفر کرنے سے قبل ظہر کے افطار کرنا روزہ کا صحیح ہے ۱۲ منہ مدظلہ
۸۸	حاشیہ	ترک مطلقاً	ترک ہے ۔



بقدر امکان مقابلہ
میں دقت کی گئی

کلب باقر عفی عنہ